يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا

اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ۔

رہنمائے والدین و اساتذہ

بسلسلہ

تعلیم و تربیتِ اولاد

مرتبہ

قاری فیاض الرحمن علوی

مرکزی دار القراء جامع مسجد مدنی نمکمنڈی پشاور

www.KitaboSunnat.com

الناشر

مکتبہ علویہ نمکمنڈی پشاور

مرکزی دار القراء جامع مسجد مدنی نمکمنڈی پشاور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
محدث لائبریری
کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com
library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا

اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنی اہل کو آگ سے بچاؤ۔

رہنمائے والدین و اساتذہ

بسلسلہ

تعلیم و تربیّتِ اولاد

www.kitabosunnat.com

مرتّبہ

الاستاذ المُقری قاری فیاض الرحمٰن العلَوی

مدیر مرکزی دار القُرّاء پشاور پاکستان

ناشر

مکتبہ علویہ مرکزی دار القراء نمک منڈی پشاور فون: ۰۹۱-۲۲۱۰۶۵۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا

اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنی اہل کو آگ سے بچاؤ۔

رہنمائے والدین واساتذہ

بسلسلہ

تعلیم وتربیتِ اولاد

www.kitabosunnat.com

مرتّبہ

الاستاذ المقری قاری فیاض الرحمٰن العَلَوی

مدیر مرکزی دار القُرّاء پشاور پاکستان

ناشر

مکتبہ علویہ مرکزی دار القراء نمک منڈی پشاور فون: ۰۹۱-۲۲۱۰۶۵۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب	:	رہنمائے والدین واساتذہ
نام مؤلف	:	استاذ القراء الشیخ قاری فیاض الرحمٰن علوی سابق ممبر قومی اسمبلی پاکستان مدیر مدرسہ مرکزی دارالقراء نمک منڈی پشاور
کمپوزنگ	:	قاری فضل رحیم صدیقی مدرس مدرسہ مرکزی دارالقراء نمک منڈی پشاور
تعداد	:	۱۱۰۰ (گیارہ سو)
چاپ	:	دوم
تاریخ طبع	:	۱۴۳۸ھ مطابق 2017ء
پرنٹنگ	:	الفلاح پرنٹرز محلہ جنگی پشاور
ناشر	:	مکتبہ علویہ مرکزی دارالقراء نمک منڈی پشاور

091-2210650/0333-7888891
E-mail:darulqurra@gmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	مقدمہ	1
2	دینی تعلیم وتربیت اور سرپرستوں کی ذمہ داری	6
3	اولاد پر خرچہ کرنا صدقہ ہے: بچوں کی کفالت سے غفلت سنگین گناہ ہیں	15
4	وہ خرچ جس کا اجر سب سے بڑھ کر ہے: بیٹی ماں باپ کی جنت ہے	16
5	لخت جگر کو زندہ درگور کرنے کا حسرتناک واقعہ سنکر نبی ﷺ کے آنسو بہہ جانا	17
6	عبرت ناک آپ بیتی جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا	19
7	ایک سبق آموز واقعہ	22
8	والدین کی بدسلوکی کے بُرے نتائج	24
9	بچیاں قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے آڑ ہونگی اولاد سے سردمہری اور روکھاپن نبویؐ اخلاق کے منافی ہے	25
10	بچوں کی عزت نفس کا خیال	26
11	تعلیم وتربیت کا آغاز	29
12	بچے کا بامعنی اچھا نام رکھنے کی تاکید محسن انسانیت ﷺ کا فرمان	30
13	جب بچے کی زبان کھلنے لگے تو اسے کلمہ سکھایا جائے	35
14	بچوں اور شاگردوں کیساتھ نرمی، ملاطفت اور شفقت سے پیش آیئے	36
15	حکیم الامت حضرت العلامہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں	38
16	طلبہ اور بچوں پر سختی مضر ہے حضرت استاذیم مولانا قاری محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ	38
17	مقدمہ علامہ ابن خلدون حصہ دوم	38
18	تشدد سے جھوٹ اور بدباطنی پیدا ہوتی ہے اور خودداری سلب ہو جاتی ہے	39

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

19	حضرت حافظ الحدیث علامہ جزریؒ کی طلباء کو خیر خواہانہ نصیحت	41
20	آداب معلم ومتعلم حضرت امام القراء مولنا قاری فتح محمد صاحب نور اللہ مرقدہ	41
21	شاگرد کے آداب	45
22	قرآن، دعائیں اوراذکار نماز کی تعلیم	48
23	اسلامی آداب کی تعلیم	50
24	پاکیزہ قصے کہانی سنانے کا اہتمام	51
25	نماز کی تاکید	52
26	اولاد کی شادی	53
27	اسلامی ہدایات	54
28	شادی میں تاخیر کا وبال	55
29	مناسب رشتہ کی تلاش	56
30	شریک حیات کے انتخاب کا معیار	57
31	رسول اللہ ﷺ کی ہدایت	58
32	بیوہ، مطلقہ کے ساتھ ماں باپ اور بھائیوں کا حسن سلوک	60
33	نکاح کیلئے اجازت طلبی	61
34	رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے	61
35	موت کے بعد بھی بیوی سے وفا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں	62
36	رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ خاتون کا ستر چھپانا	62
37	حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غیر محرم عورت اور خلوت	63
38	رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ عورت کا خوشبو لگا کر باہر نکلنا	64

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

39	عورت کے جسم کا پردہ سورہ نور کی روشنی میں	65
40	نگاہوں کا پردہ شرمگاہ کے تحفظ کا باعث	65
41	چہرہ اور دونوں ہاتھوں کا پردہ عام حالات میں	65
42	ہیجڑوں سے پردہ اور اختلاط کی ممانعت	66
43	مسلمان بچیوں اور بہنوں کو چند نصیحتیں	68
44	برائی کی ابتداء اور بگاڑ کے اسباب	68
45	پیروں، فقیروں اور علماء سے پردہ	68
46	بچوں، بچیوں کو گھروں میں مرد مولویوں، حافظوں اور ماسٹروں سے ٹیوشن	68
47	مؤمنہ عورت کا شرعی لباس اور اس کے اوصاف	72
48	پتلون سکرٹ اور مؤمنہ عورت	74
49	کشادہ پتلون اور مؤمنہ عورت	75
50	مؤمنہ عورت کے لئے چست اور سفید لباس	75
50	کم سن بچیوں کے لئے مختصر لباس	76
51	کمسن بچی کے لئے پردے کا حکم	77
52	بیوی کے حقوق	78
53	ساس بہو کے ساتھ رہنے کا مسئلہ	79
54	اپنے بچوں کو بچایئے مسلمان بچے اور فرنگی تعلیم گاہیں	81
55	سلف صالحین کا طریقہ	84
56	خوشگوار ازدواجی کیلئے تقویٰ کی ضرورت ہے جسٹس مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب	86
57	اللہ کا خوف حقوق کی ادائیگی کرا سکتا ہے	87
58	گھر آنے پر اہل وعیال کا سہم جانا تو درندے کا وصف ہے	87
59	ہر کام کی درستی ''تقویٰ'' میں ہے	88

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

60	نکاح خاندانوں کو جوڑنے کا ذریعہ	88
61	دنیا کی بہترین چیز ”نیک خاتون“	89
62	دنیا کی جنت	89
63	تین چیزوں کا حصول نیک بختی کی علامت	90
64	اقوال زرین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	90
65	اقوال زرین سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	91
66	چند نصائح سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ	93
67	شراب کے مفاسد اور دینی و دنیوی نقصانات	95
68	دیوث کون ہے؟	95
69	شراب کی وجہ سے دس قسم کے لوگوں پر لعنت	98
70	آداب نبوی ﷺ	100
71	مجلس کے آداب	101
72	سلام کے آداب	101
73	چھینک اور جمائی کے آداب	102
74	سفر کے آداب	103
75	طہارت کے آداب	104
76	مہمان اور میزبان کے متعلق آداب	104
77	بعض وہ آداب جو عورتوں اور لڑکیوں کے لئے مخصوص ہیں	105
78	متفرق آداب	106
79	کھانے پینے کے آداب	107
80	بے پردگی کی تباہ کاریاں	107

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

81	ایمان کی تین عادتیں	108
82	صبر کی تین علامات	109
83	تصور عرش پر ہے وقف سجدہ ہے جبیں میری میرا اب پوچھنا کیا ہے فلک میراز میں میری	109
84	ایمان کی بنیادی تین چیزیں	109
85	﴿طلاق﴾ از کتاب الطلاق قاری فیاض الرحمٰن علوی	112
86	طلاق کنایہ	114
87	عدالت	115
88	خلع	115
89	عدالت کا دائرہ اختیار	115
90	عدالت اور خلع	116
91	شوہر کی کوتاہی	116
92	طلاق ثلاثہ مغلظہ (تین طلاق)	116
93	عملیات وتعویذات اور اس کے شرعی احکام از افادات	118
94	سحر جادو وغیرہ سے حفاظت کی اہم دعاء	120
95	جنات کے بارے میں میرا پچاس سالہ مشاہدہ فیاض الرحمٰن علوی	123
96	سرسام کی مریضہ افغانی	124
97	جنات کا عامل بھیا بجلیوں والا جہانگیر پورہ	125

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا والصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ اَرْسَلَهُ اِلٰى كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا. وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ. وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

امابعد :

اللہ رب العزت نے ذُرّیت آدم علیہ السلام پر بے شمار احسانات فرمائے ہیں:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا،

اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننے لگو تو شمار نہیں کرسکو گے۔ان سب انعامات میں ایمان کے بعد اولاد ایک بڑی نعمت ہے انبیاء علیہم السلام بھی اسکے لئے دعائیں مانگتے نظر آتے ہے۔ جبکہ یہ ایک بڑی آزمائش بھی ہے اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ. بے شک تمہارے مال واولاد فتنہ ہیں ادعیہ ماثورہ میں ایک دعاء ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّلَدٍ يَّكُوْنُ عَلَیَّ وَبَالًا ۔یااللہ میں ایسی اولاد سے پناہ مانگتا ہوں جو میرے لئے وبال بن جائے ۔مفسر قرآن مفتی اعظم پاکستان حضرت مولنا مفتی محمد شفیع صاحب رحمتہ اللہ علیہ تفسیر معارف القرآن میں تحریر فرماتے ہیں۔

اولاد کی محبت اوران کی بھلائی کی فکر مقام رسالت ونبوت بلکہ مقام خلّت کے بھی منافی نہیں ،اللہ تعالٰی کا وہ خلیل جو ایک وقت اپنے رب کا اشارہ پاکر اپنے چہیتے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے کمر بستہ نظر آتا ہے وہی دوسرے وقت اپنی اولاد کی دینی اور دنیوی آسائش اور بھلائی کے لئے اپنے رب سے دعائیں بھی کرتا ہے، دنیا سے رخصت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہونے کے وقت اپنی اولاد کو وہ چیز دے کر جانا چاہتا ہے جو اس کی نظر میں سب سے بڑی نعمت ہے یعنی اسلام عام انسانوں کی نظروں میں نعمت و دولت تو دنیا کی فانی اور ذلیل چیزیں ہیں جبکہ انبیاء علیم السلام کے نزدیک اصلی دولت ایمان اور عمل صالح اور اسلام ہے، جس طرح عام انسان اپنی موت کے وقت یہ چاہتے ہیں کہ جو بڑی سے بڑی دولت ان کے پاس ہے وہ اولاد کو دے جائیں۔

ایک سرمایہ دار تاجر کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ میری اولاد ملوں اور فیکٹریوں کی مالک ہو، ان کو امپورٹ اور ایکسپورٹ کے بڑے بڑے لائیسنس ملیں، لاکھوں اور کروڑوں کا بینک بیلنس ہو، یا ایک سروس والا انسان یہ چاہتا ہے کہ میری اولاد کو اونچے عہدے اور بڑی تنخواہیں ملیں، یا ایک صنعت پیشہ آدمی کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کی اولاد اسکی صنعت میں کمال حاصل کرے، اس کو اپنی عمر بھر کے گُر بتلادے،

اس طرح انبیاء علیم السلام اور ان کے متبعین اولیاء کرام کی سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ جس چیز کو وہ اصلی اور دائمی لازوال دولت سمجھتے ہیں وہ ان کی اولاد کو پوری پوری مل جائے اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں، اور کوششیں بھی، آخر وقت میں وصیت اسی کی کرتے ہیں جیسا کہ اٰیت۔ وَوَصّٰی بِهَا اِبْرَاهِيْمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ سے واضح ہے اولاد کے لئے کوئی دولت دین واخلاق سکھانے کے برابر نہیں:۔

انبیاء علیہم السلام کے اس طرزِ خاص میں عام انسانوں کے لئے بھی ہدایت ہے کہ وہ جس طرح ان کی دنیوی پرورش اور ان کے دنیوی آرام وراحت کا انتظام کرتے ہیں اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ ان پر لازم ہے کہ اولاد کی نظری، عملی اور اخلاقی تربیت کریں۔ بُرے راستوں اور بُرے اعمال واخلاق سے ان کو بچانے میں سعی بلیغ کریں، کہ اولاد کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سچی محبت اور اصلی خیر خواہی یہی ہے یہ کوئی عقل کی بات نہیں کہ ایک انسان اپنے بچہ کو دھوپ کی گرمی سے بچانے کے لئے تو ساری توانائی خرچ کرے اور دائمی آگ سے اور عذاب سے بچانے کے لئے کوئی دھیان نہ دے، اس کے بدن سے کانٹا نکالنے کیلئے تو سارے ذرائع اور وسائل استعمال کرے، اور بندوق کی گولی کا نشانہ بننے سے اس کو نہ بچائے۔

انبیاء علیہم السلام کے اس طرزِ عمل سے ایک اصولی بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ والدین کا اول فرض اور، اولاد کا حق یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنی اولاد کی صلاح وفلاح کی فکر کی جائے اور اس کے بعد دوسروں کی طرف توجہ کی جائے، جس میں دو حکمتیں ہیں۔

اوّل یہ کہ طبعی اور جسمی تعلق کی بناء پر وہ نصیحت کا اثر زیادہ جلد اور آسانی سے قبول کر سکیں گے، اور پھر وہ ان کی تحریک اور اصلاحی کوشش میں اُن کے دست وباز و بن کر اشاعت حق میں اُن کے معین ہوں گے،

دوئم یہ کہ اشاعتِ حق کا اس سے زیادہ سہل اور مفید راستہ کوئی نہیں کہ ہر گھر کا ذمہ دار آدمی اپنے اہل وعیال کو حق بات سکھانے اور اس پر عمل کرانے کی سعی میں دل وجان سے لگ جائے کہ اس طرح تبلیغ و تعلیم اور اصلاح و تربیت کا دائرۂ عمل سمٹ کر صرف گھروں کے ذمہ داروں تک آجاتا ہے، ان کو سکھلانا پوری قوم کو سکھانے کے ہم معنی ہو جاتا ہے، قرآن کریم نے اسی تنظیمی اصول کے پیش نظر ارشاد فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا؛ اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو بڑی آگ سے" اور رسول اللہ ﷺ جو ساری دنیا کے رسول ہیں اور جن کی ہدایت قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے عام ہے آپ ﷺ کو بھی سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے اس کا حکم دیا گیا کہ:

﴿اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾

اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیے۔

اور ارشاد ہوا ﴿ وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا ﴾ یعنی اپنے اہل وعیال کو نماز کا حکم کیجئے اور خود بھی اس کے پابند رہئے۔

آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ اس کی تعمیل فرمائی، ایک تیسری حکمت یہ بھی ہے کہ جب تک کسی شخص کے اہل وعیال اور قریبی خاندان اس کے نظریات اور عملی پروگرام میں اس کا ساتھی اور ہم رنگ نہیں ہوتا تو اس کی تعلیم وتبلیغ دوسروں پر اتنی موثر نہیں ہوتی، یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی تبلیغ کے جواب میں ابتداء اسلام کے وقت عام لوگوں کا یہ جواب ہوتا تھا کہ پہلے اپنے خاندان قریش کو تو آپ ﷺ درست کرلیں، پھر ہماری خبر لیں، اور جب خاندان میں اسلام پھیل گیا اور فتح مکہ کے وقت اس کی تکمیل ہوئی تو اس کا نتیجہ قرآن کے الفاظ میں یہ ظاہر ہوا کہ: يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا. یعنی لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج ہو کر داخل ہوں گے۔

آجکل مسلمانوں میں بے عملی اور بے دینی پھیلنے کی بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ والدین اگر خود دین سے واقف اور دیندار بھی ہیں تو اس کی فکر نہیں کرتے کہ ہماری اولاد بھی دیندار ہو کر دائمی راحت کی مستحق ہو، عام طور پر ہماری نظریں صرف اولاد کی دنیوی اور چندروزہ راحت پر رہتی ہیں اس کے لئے انتظامات کرتے رہتے ہیں دولت لازوال کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائیں کہ آخرت کی فکر میں لگ جائیں، اور اپنے لئے اور اپنی اولاد کیلئے سب سے بڑا سرمایہ ایمان اور عمل صالح کو سمجھ کر اس کی کوشش کریں۔

حضرت مفتی صاحب کا کلام مکمل ہوا۔

میں نے تعلیم و تعلّم کے میدان میں شعوری زندگی کے ساٹھ سالہ دور میں ماں باپ کے آپس کے تنازعات، اولاد کی طرف سے بے توجہی سرد مہری اور حد درجہ کی کوتاہیوں اور معلمین کی زیادتیوں اور غلط تربیت، ناجائز خدمات، اور مار پیٹ۔ گالی گلوچ اور غیر محتاط رویوں کی وجہ سے طلباء بچوں اور اولاد کی تباہی و بربادی کو جو دیکھا ہے اس مختصر رسالہ میں اسکے تذکرہ کی گنجائش نہیں، اگر میری کتاب (زندہ والدین کے یتیم بچے) طبع ہوگئی تو اس میں یہ طویل داستانیں معصوم بچوں کے بگاڑ کی دیکھ لیں گے انشاء اللہ، تاہم اس مختصر رسالہ میں قرآن وسنت اور اکابرین امت سے رہنمائی حاصل کی گئی ہے کوئی چیز اپنی طرف سے نہیں ان محسنین امّت کے مضامین کے ساتھ ان کے اسماء گرامی کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

اور میرے لئے میرے والدین، اساتذہ کرام اور جن جن حضرات کی کتب سے یہ مضامین جمع کئے گئے ان سب کیلئے نجاتِ دارین اور توشہ آخرت بنائیں امین۔

﴿ یا رب العلمین ﴾

﴿ فیاض الرحمٰن العلوی ﴾

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینی تعلیم وتربیت اور سرپرستوں کی ذمہ داری

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ رحمۃ اللہ علیہ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ (التحریم)

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو ایسی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تندخو اور سخت مزاج فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جس کا ان کو حکم دیا جاتا ہے وہ بجالاتے ہیں۔

قرآن کریم کی یہ آیت جو اس سے پہلے بارہا آپ کے سامنے پڑھی گئی ہوگی اور قرآن کریم کی تلاوت میں آپ کی نظر سے گزری ہوگی، لیکن ضروری نہیں ہے کہ جو چیز بار بار نظر کے سامنے آئے، اس پر آدمی غور بھی کرے، آپ سڑکوں پر سے گزرتے ہیں، سائن بورڈ برسوں سے لگے ہوئے ہیں۔

آپ کی نظر بھی پڑتی ہے، لیکن آپ خود سوچئے کہ آپ نے کتنی بار غور سے پڑھا اور آپ کو یاد رہا، اگر آپ سے پوچھا جائے کہ آپ جس سڑک سے گزر کر آتے ہیں، اس کے اہم اہم سائن بورڈ کس چیز کے ہیں تو کم لوگ بتا سکیں گے۔

یہ آیت بڑی چونکا دینے والی ہے اور ایسی ہے کہ اگر اس کا خطرہ نہ ہو کہ بار بار جو چیز سامنے ہوتی ہے، اس پر سے توجہ ہٹ جاتی ہے، وہ روز کی چیزوں میں سے سمجھی جانے لگتی ہے تو میں عرض کرتا اور اصرار کرتا کہ یہ آیت جلی حروف سے لکھوا کر دیواروں پر لگوا دی جائے، مسجدوں میں بھی آویزاں کر دی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿یا ایھا الذین آمنوا﴾ ــــ اے وہ لوگو! جو ایمان لا چکے ہو، یہ آمنوا ماضی کا صیغہ ہے، ہر لفظ پر غور کیجئے، قرآن مجید کا کوئی لفظ اتفاقی یا بھرتی کا نہیں ہو تا، یہ کوئی شاعر نہیں ایھا المؤمنون کہا جا سکتا ہے ایھا المسلمون کہا جا سکتا ہے۔

اے مسلمانو! اے جماعت مومنین! لیکن فرمایا: ''یا ایھا الذین آمنوا : اے وہ لوگو! جو خود ایمان لا چکے ہو: ''قوا انفسکم واھلیکم نارًا وقودھا الناس والحجارۃ '' بچاؤ اپنی جانوں کو، اپنے گھر والوں کو، اپنے متعلقین کو، اپنے ماتحتوں کو آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس آیت کے مخاطب مسلمان تھے، وہ صحابہ کرام تھے، جو قرآن مجید کے نزول کے وقت موجود تھے، وہ اولین مخاطب تھے، یوں قیامت تک کی تمام مسلمان نسلیں اور جو بھی پیدا ہوا اور اپنے کو مسلمان کہے، وہ سب مخاطب ہیں لیکن پہلے مخاطب اس کے وہ لوگ تھے، جو رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر ایمان لا چکے تھے، آپ ﷺ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا تھا، جن کو شرف صحابیت حاصل تھا اور اس میں یقیناً وہ لوگ بھی تھے جو بیعت رضوان میں شریک رہے ہوں گے، جنہوں نے حدیبیہ میں درخت کے نیچے جان دینے پر بیعت کی تھی اور جن کے متعلق ارشاد ہے:

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَافِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾

(اے پیغمبر ﷺ) جب مومن آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو خدا ان سے خوش ہوا اور جو (صدق وخلوص) ان کے دلوں میں تھا، وہ اس نے معلوم کر لیا تو ان پر تسلی نازل فرمائی اور انہیں جلد فتح عنایت کی۔

جن کو یہ انعام ملا تھا اور جن کو قیامت تک کے لیے سند دی گئی ہے کہ اللہ ان سے راضی ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایسے سند یافتہ اور بلند مرتبہ لوگ بھی اس آیت کے مخاطب ہیں، جو بیعت رضوان میں شریک ہوئے تھے اور عشرہ مبشرہ بھی اس میں یقیناً شامل ہیں اور کبار صحابہ بھی اس میں شامل ہیں اور بدر اور احد کے ''زندہ شہید'' بھی مخاطب ہیں۔

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا کوئی آدمی جان بوجھ کر اپنے بچوں اور اپنے گھر والوں کو آگ میں جھونکتا ہے، آگ میں گھسنے دیتا ہے؟ اس کا کیا مطلب کہ اللہ کہتا ہے کہ اے وہ لوگو! جو خود ایمان لا چکے ہو، اب تمہارا کام یہ ہے کہ اپنی جانوں کو بچاؤ، اپنے گھر والوں کو بچاؤ دوزخ کی آگ سے، کیا کوئی واقعہ آپ نے سیرت میں ایسا پڑھا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے (معاذ اللہ) ارادہ کیا تھا کہ اپنے بچوں کو آگ کے حوالے کردیں:

یا بچے آگ میں کودنا چاہتے تھے اور صحابہ کرامؓ اور اس وقت کے مسلمان خاموش بیٹھے ہوئے تماشا دیکھ رہے تھے اور اس صورت حال پر راضی تھے، کیا ایسا کوئی واقعہ آپ کی نظر سے گزرا ہے؟

تو کیا بے ضرورت یہ بات کہی گئی ہے کہ اے وہ لوگو! جو خود ایمان لا چکے ہو، تمہارا کام یہ ہے کہ اپنی جانوں کو، اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ، یہ کون سی آگ تھی؟

کیا اس آیت کا مطلب اس کے سوا اور کچھ ہو سکتا ہے کہ اپنے بچوں کو، اپنے گھر والوں کو ایسی چیزوں سے بچاؤ، جو آگ تک لے جانے والی ہیں، جن کا انجام یہ ہونے والا ہے کہ دوزخ میں جائیں، ورنہ وہ کون سے انسان ہیں جو اپنے بچوں کو آگ کی طرف جاتے ہوئے دیکھیں اور ان کو روک نہ لیں؟

خطرہ صرف اس بات کا ہے کہ آدمی یہ نہ جانتا ہو کہ اس کے نتیجے میں جلنا ہوتا ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ ایسے اسباب سے بچاؤ جو دوزخ کی آگ تک پہنچانے والے ہیں، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو فقہ کی زبان میں ’’اسباب مئودیہ‘‘ کہتے ہیں، یعنی وہ اسباب جو کسی نتیجے تک پہنچانے والے ہوں، فقہاء کے نزدیک وہ بھی نتائج کے حکم میں داخل ہیں، مثلاً اگر کوئی شخص کسی کو ایسی دوا دے رہا ہے، جس کے نتیجے میں موت ہوتی ہے، چاہے وہ دیر سے ہو، یہ عمل قتل ہی کے مترادف ہے اس لئے کہ اس نے وہ سبب اختیار کیا جس کے نتیجے میں موت آنا یقینی ہے تو قانون بھی اس کو قاتل کہے گا، حکیم صاحبان، ڈاکٹر صاحبان بھی اس کو قاتل ہی سمجھیں گے، یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ ایسی چیزوں سے بچاؤ جو آگ تک پہنچا دینے والی ہیں۔

اب میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ صورت حال اس وقت یہی ہے، بچوں کی دینی تعلیم کا انتظام نہ کرنا، بچوں کو اس ماحول کے بالکل حوالے کر دینا اور ان کو اس کے رحم وکرم پر چھوڑ دینا جو اس بات کا نہ مکلف ہے، نہ اس بات کا مدعی، نہ اس بات کا اہل کہ وہ بچوں کو وہ تعلیم دے گا، جس پر نجات موقوف ہے، پیغمبروں کی لائی ہوئی وہ تعلیم جس سے ناواقفیت کے نتیجے میں ایمان کا خطرہ ہے اور، آخرت کی ہلاکت ہے، تو اب یہ دیکھنا چاہئے کہ اس بات کو بچے کے لئے کیسے گوارا کیا جا رہا ہے؟

موجودہ تعلیمی نظام صرف لادینی نہیں، وہ ایک مثبت نظام تعلیم ہے، ہندو دیومالا اس میں شامل ہے، انگریزوں کے زمانے میں انگریزی پڑھی جاتی تھی، اس وقت زبان سکھانے والی ابتدائی کتابوں سے نہ کسی کے عقیدہ پر اثر پڑتا تھا نہ کسی عہد نہ کسی مخلوق کا تقدس پیدا ہوتا تھا اور نہ اس کائنات میں کسی مخلوق کا تصرف واختیار معلوم ہوتا تھا، اس وقت بھیڑیے، چیتے، بندر اور لومڑی اور بلی، کتے کے قصے بچے پڑھتے تھے، ویسے ہی گھر آتے تھے، جیسے جاتے تھے، لیکن اب صورت حال یہ نہیں ہے، سرکاری نصابی کتابوں میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ پر اثر ڈالنے والے اسباق، قصے کہانیاں اور مضامین ہوتے ہیں اور جو کسر کتابوں میں رہ جاتی ہے، وہ ماسٹر صاحبان پوری کرتے ہیں، بچوں کو کچھ اجتماعی کام ایسے کرنے پڑتے ہیں، جو اسلام کے عقیدہ توحید کے منافی ہیں۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ڈھلوان راستہ ہو، جس پر پاؤں بھی نہ جمتے ہوں، اس پر کوئی بچہ سائیکل پر بیٹھا ہوا جا رہا ہو، آگے کھائی ہو سائیکل کا بریک بھی کام نہ کرتا ہو، باپ دیکھ رہا ہے کہ بچہ سائیکل پر بیٹھا ہے اور اس سے بھی واقف ہے کہ بریک نہیں ہے ،اس سے بھی واقف ہے کہ کوئی اور ترکیب نہیں کہ وہ سائیکل پر جاتے ہوئے کھائی سے بچ سکے گا تو کیا یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس باپ نے جانتے بوجھتے اپنے بچے کو کھائی میں گرنے دیا، کیا کوئی صاحب اس سے انکار کر سکتے ہیں؟

اگر اس سے انکار نہیں کر سکتے تو اب میں آپ سے کہتا ہوں کہ موجودہ نظام تعلیم سے بچے کا ایمان کیسے سلامت رہے گا، اگر خارجی و اضافی دینی تعلیم کا انتظام نہیں ہے۔

(جس کو سائیکل میں بریک کا قائم مقام کہا جا سکتا ہے) جس میں تحفظ کا انتظام ہے کہ اسکول میں بچہ جو کچھ پڑھ کر آتا ہے، اس کی اصلاح کی جاتی ہے اور اگر اس کو کوئی ایمانی توحیدی ڈوز (Dose) دیا جاتا ہے۔

اگر صبح یا شام کے دینی مکتب ہیں، تعلیمی حلقے ہیں، گھر کا ماحول دینی ہے، تب تو یہ کسی درجہ میں بریک کے قائم مقام ہیں اور اگر ایسا نہیں تو آپ نے گویا اپنے بچوں کے کان میں کہہ دیا ہے کہ ''اسکول کی ہر بات مان لینا'' یہ کان میں کہنے ہی کے مترادف ہے کہ آپ نے بچے کا نام کسی اسکول میں لکھایا اور باہر سے کوئی انتظام نہیں کیا، گویا آپ نے اپنے بچوں کو ایک طرح کی ترغیب دی ہے کہ وہ ہر غیر اسلامی بات مانتا چلا جائے، اب اگر وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینی کتابیں نہیں پڑھ سکتا، نہ محلّہ میں کسی مکتب کا انتظام ہے تو آپ بتایئے کہ کیا آپ۔
﴿ قوا انفسکم و اھلیکم نارا ﴾ کے مخاطب نہیں ہیں؟

لکھنؤ کے ایک زنانہ جلسے میں خواتین کی بڑی تعداد تھی، میں نے کہا: ایک ماں کا قصہ آپ کو سناتا ہوں، ایک تعلیم یافتہ خاتون ایک دعوت میں شریک تھیں، بیبیوں نے دیکھا کہ وہ کچھ بے چین اور متفکر سی ہیں، باتوں میں ان کا دل نہیں لگ رہا ہے۔

ان کی عزیز بیبیاں اور سہیلیاں سب بیٹھی دلچسپی کی باتیں کر رہی ہیں، بہت دنوں کے بعد وہ اکٹھا ہوئی تھیں۔

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس خاتون کے دل میں اندرونی تکلیف ہے؟

بہت پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ کچھ نہیں، میں گھر میں ماچس کی ڈبیا چھپانا بھول گئی۔ بچہ وہاں ہے، مجھے یہ کھٹکا لگا ہوا ہے کہیں وہ اس میں سے تیلی نکال لے اور مسالہ سے رگڑ کر اپنے کپڑوں میں آگ لگا لے، بیبیوں نے پوچھا، اللہ رکھے بچے کی کیا عمر ہے؟

خاتون نے جواب دیا: یہی دو سال کی! خیال کیجئے، بچہ ماچس کے بکس کو کھولنا جانتا ہے اور کھولے گا تو الٹی تیلی رگڑے گا یا سیدھی رگڑے گا، جدھر مسالہ ہے مگر: ''عشق است و ہزار بدگمانی''

محبت یہ سب چیزیں پیدا کر دیتی ہے، وہ چونکہ ماں ہیں، اللہ نے مامتا دی ہے، محبت دی ہے بچہ کی، اس لئے وہ باتیں جو بہت بعید از قیاس ہیں اور کہیں برسوں میں ہوتی ہیں، سب ان کے سامنے نقشہ کی طرح ہیں، بچہ کھیلتے وہاں پہنچا، ماچس کی ڈبیا اٹھائی اس کو کھولا، اس نے کبھی دیکھا تھا، اپنی بڑی بہن کو یا بھائی کو کس طرح اس سے کام لیا جاتا ہے، اس نے اس کی نقل کی اور اپنے کپڑوں میں آگ لگالی، جب گھر گئے تو معلوم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہوا کہ (خدانخواستہ) یہ واقعہ پیش آیا، اتنے دور کے احتمالات کی وجہ سے وہ بی بی وہاں اس طرح بے چین نظر آتی تھیں کہ جیسے کوئی آدمی دہکتے ہوئے گرم پتھر پر کھڑا ہو یا کوئی کانٹوں پر بیٹھا ہوا ہو۔ کیا دین کے منافی ماحول میں دین وایمان سے محروم ہو جانے سے محروم ہو جانے کے احتمالات، جانی خطرات کے احتمالات سے زیادہ قوی نہیں ہیں؟ جو اس چاہنے والی ماں کے دل میں پیدا ہوئے؟

ہمارے بچے جو پڑھ رہے ہیں، جن کو آپ نے ایک دن نہیں بتایا کہ توحید کیا ہے؟ آپ نے کوئی انتظام اپنے شہر یا محلہ میں دینی مکاتب کا نہیں کیا، جہاں بچے پڑھ کر واپس آ کر سکولوں میں جاتے اور اپنا ایمان بچانے کے قابل ہو جاتے، نہ گھروں میں وہ ماحول نہ محلّہ اور بستی میں یہ فضا، اسکولوں کا میں کیا کہوں، میں عربی مدارس کا آدمی ہوں، وہاں یہ حالت ہے کہ جو بچے آرہے ہیں۔ وہ بھی ایسی بنیادی باتوں سے ناواقف ہیں، جن کا ہمارے بچپن میں خیال بھی نہ ہو سکتا تھا کہ کوئی مسلمان بچہ ان سے ناواقف ہوگا۔

ایسی صورت حال کا نتیجہ کیا ہوگا؟

نسل دین سے بالکل ناآشنا ہوگی، اردو پڑھ نہیں سکے گی، آج یہ حالت ہو رہی ہے کہ ایک بڑے طبیہ کالج کے جس کی ایک تاریخ ہے، ایک طالب علم سے کوئی مضمون لکھوانا تھا یا خط لکھوانا تھا، تو سوچا کہ یہ صاحب تو طب کی کتابیں پڑھتے ہیں، جو عام طور پر عربی، فارسی میں ہیں، بہت نیچے اتریئے تو اردو میں ہیں، ان سے کہا، آپ لکھئے وہ لکھتے رہے، لوگ سمجھتے رہے کہ لکھ لیا، دیکھا تو وہ ہندی میں تھا، ان سے کہا گیا کہ آپ یونانی طب پڑھتے ہیں اور لکھ نہیں سکتے؟ انہوں نے کہا، ہمیں تو یہی پڑھایا گیا ہے، تو ایک ایسی نسل کے تیار ہونے کا محض اندیشہ نہیں مشاہدہ میں آرہا ہے، دین کی بنیادی چیزوں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناواقف، بنیادی عقائد سے ناواقف، اللہ ورسول کا ہمارے دل ودماغ میں جوعقیدہ بسا ہوا ہے اس پر تقریر کرنی ہے، اسلامیہ اسکول کالج ہے جامعہ ہے اور ایک مسلمان نوجوان طالب علم کو کسی نے سیرت کا مضمون دیا وہ ہندی یا انگریزی میں لکھ کر لایا اور اردو میں پڑھا، الفاظ اردو اور رسم الخط ہندی یا انگریزی اور یہ رسم الخط تو وہ چیز ہے کہ ''آرنلڈ ٹوائن بی'' جو اس زمانہ کا بڑا فلسفی مورخ ہے، کہتا ہے اس قوم کا رشتہ اپنے ماضی سے بالکل ٹوٹ جائے گا اور اس کی پوری تہذیب اس کے لئے بے معنی ہو کر رہ جائے گی اور پھر جس طرف چاہو۔ لے جاؤ''۔

جو چیز کسی ملت کو اس کے ماضی سے اس کے مذہب سے، اس کی تہذیب سے، اس کے کلچر سے ملاتی ہے، وہ رسم الخط ہے، رسم الخط بدلا نسل بدل گئی، آج پاکستان ہندوستان میں یہی ہو رہا ہے، فرقہ وارانہ فسادات محض ملک کو بدنام کرتے ہیں، فائدہ ان کا کچھ نہیں ہے، تعلیم کا نظام بدلنا کافی ہے آج سے ساٹھ برس پہلے اکبر مرحوم نے کہا تھا:

شیخ مرحوم کا قول اب مجھے یاد آتا ہے دل بدل جائیں گے تعلیم بدل جانے سے۔

یہی حال پاکستان میں تعلیم کا انگریزی زبان میں منتقل کرنے کا ہے رہی سہی کسر این جی اوز کے ذریعے اور امریکن و برطانوی ماہرین تعلیم کی نگرانی میں نکالی جارہی ہے سکس تک کو چھوٹے معصوم بچوں سے شروع کرنے کی سرتوڑ کوششیں ہو رہی ہیں۔ ایک طویل المیعاد منصوبہ بندی ہے، ذرا دیر لگے گی تیس برس، چالیس برس میں خود ایک ایسی نسل تیار ہو جائے گی، جس کے نزدیک کفر وایمان کا فرق، توحید وشرک کا فرق، عقائد ومذاہب کا فرق، سب بے معنی باتیں ہو جائیں گی، بھارت میں کچھ مسلمان ماں باپ اس ڈر سے کہ ہمارے بچے کا کیرئیر خراب ہو جائے گا، اس کی مادری زبان اردو نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لکھاتے، اس کی دینیات کی تعلیم کا انتظام نہیں کرتے، بھلا ایمان کے ساتھ یہ بات جمع ہوسکتی ہے؟

مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ اگر کسی طریقہ سے یہ معلوم ہوجائے کہ اس کے بچے کی تقدیر میں اسلام نہیں ہے یا یہ خدانخواستہ مسلمان نہیں رہے گا تو دعا کرے کہ اللہ اس کو خیر وعافیت سے اٹھالے یہ مسلمان کی شان ہے۔

اسلام کی جب تجھ کو فضا راس نہ آئے
اے میرے وطن تجھ کو کوئی آگ لگائے (کوثر مرحوم)

حضرت خنساء رضی اللہ عنہا ایک صحابیہ اور اپنے زمانہ کی ایک بڑی شاعرہ خاتون ہیں، وہ بڑا دردمند دل رکھتی ہیں، انہوں نے ساری عمر اپنے دو بھائیوں کے مرثیے کہے، جوان کو داغ مفارقت دے گئے تھے، کہا جاسکتا ہے کہ کسی زبان میں عورت کے کہے ہوئے مرثیوں کا اتنا بڑا ذخیرہ نہیں جو انہوں نے اپنے بھائیوں کی یادگار چھوڑا ہے، ان کا پورا دیوان صرف بھائیوں کے مرثیے سے بھرا ہوا ہے، ایسا دردمند دل رکھنے والی خاتون ایک معرکہ جہاد میں اپنے ایک بیٹے کو بلاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ بیٹا جاؤ، تم کو میں نے اسی دن کے لئے پالا تھا، جاؤ اللہ کے راستے میں جان دے دو، پھر دوسرے بیٹے کو بلاتی ہیں، تیسرے کو بلاتی ہیں اور جب سب کی شہادت کی خبر آتی ہے تو کہتی ہے: "الحمد لله الذي اکرمني بشهادتهم"۔۔۔۔۔اس خدا کا شکر ہے جس نے ان کی شہادت کے ذریعہ میری عزت بڑھائی، یہ ایمان کی شان ہے کہ اسلام پر سب کچھ قربان۔

(بشکریہ ماہنامہ وفاق المدارس)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿اولاد پر خرچ کرنا صدقہ ہے﴾

حضرت ابو مسعود البدریؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اِذَا اَنْفَقَ الرَّ جُلُ عَلٰی اَھْلِہٖ نَفَقَۃً یَحْتَسِبُھَا فَھِیَ لَہٗ صَدَ قَۃٌ (متفق علیه)

''جب کوئی شخص محض خدا کو خوش کرنے اور آخرت میں اجر پانے کے لیے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے تو اس کا یہ خرچ (خدا کی نظر میں) صدقہ قرار پاتا ہے''۔

احتساب کے ساتھ کسی عمل کو کرنے کے معنی یہ ہیں کہ محض خدا کی رضا اور آخرت کے اجر کیلئے عمل کیا جائے اور کوئی جذبہ نہ ہو۔

﴿بچوں کی کفالت سے غفلت سنگین گناہ﴾

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یُّضِیْعَ مَنْ یَّقُوْتُ (ابوداود)

''نبی ﷺ نے فرمایا۔آدمی کے گناہگار ہونے کیلئے یہ بات کافی ہے کہ وہ ان لوگوں کو ضائع کردے جن کو وہ کھلاتا پلاتا ہے۔''یعنی جن کا نفقہ اسکے ذمہ ہے

آدمی جن لوگوں کا کفیل بنایا گیا ہے ان کی کفالت سے غفلت برتنا اور ان کو ضائع کردینا ایسا سنگین جرم ہے کہ تنہا یہی جرم اس کو خدا کا نافرمان اور گناہگار قرار دینے کیلئے کافی ہے۔اس غفلت اور کوتاہی کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں۔

یہ کہ وہ نمود ونمائش میں تو خوب خرچ کررہا ہو لیکن اہل وعیال کے حقوق سے غافل ہو۔

یہ کہ خود تو داد عیش دے رہا ہو اور اولاد فاقہ مستی میں مبتلا ہو۔

یہ کہ دین کی صحیح سمجھ نہ ہونے کی وجہ سے اپنا مال ومتاع دوسرے خیر کے کاموں میں لگا رہا ہو اور اہل وعیال کی ضروریات سے غفلت برت رہا ہو۔یہ کہ اولاد موت وزیست کی کشمکش میں مبتلا ہو اور وہ بے حس ہاتھ پیر ہلانے اور کچھ کرنے کیلئے تیار ہی نہ ہو۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿ وہ خرچ جس کا اجر سب سے بڑھ کر ہے ﴾

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ ،قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ رَقَبَةٍ وَدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِیْنٍ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا اَلَّذِیْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ.

(صحیح مسلم)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا۔ایک اشرفی وہ ہے جو تم نے خدا کی راہ میں خرچ کی ،ایک اشرفی وہ ہے جو تم نے کسی غلام کو غلامی سے آزاد کرانے کیلئے خرچ کی ،ایک اشرفی وہ ہے جو تم نے کسی غریب کو صدقہ میں دی ،اور ایک اشرفی وہ ہے جو تم نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کی۔ان میں سب سے بڑا اجر اس اشرفی کا ہے جو تم نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کی۔''

﴿ بیٹی ماں باپ کی جنت ﴾

اگر خدا نے آپ کو بیٹی کی ماں یا بیٹی کا باپ بنایا ہے تو آپ بڑے ہی خوش نصیب ہیں، خدا نے آپ کی جنت آپ کی نگرانی میں دے دی ہے۔

اب یہ آپ کا کام ہے کہ اس جنت کی حفاظت کریں یا اسے ضائع کر دیں۔رسول اللہ ﷺ نے یقین کی پوری قوت کے ساتھ یہ خوشخبری دی ہے کہ اگر آپ نے بیٹی کی پرورش کا حق ادا کیا تو آپ کیلئے جنت واجب ہوگئی۔حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت ہے، کہتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا۔مَنْ كَانَ لَهٗ ثَلَاثُ بَنَاتٍ یُؤْوِیْهِنَّ وَیَكْفِیْهِنَّ وَیَرْحَمُهُنَّ فَقَدْ وَجَبَ لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَعْضِ الْقَوْمِ وَثِنْتَیْنِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَثِنْتَیْنِ۔(الادب المفرد)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں، وہ تینوں کو اپنی سرپرستی میں رکھے، ان کی ضرورت پوری کرے اور ان پر رحم کھائے تو اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔ کسی قبیلے کے ایک آدمی نے پوچھا اور اگر دو بیٹیاں ہوں یارسول اللہ ﷺ! فرمایا دو ہوں (تب بھی یہی اجر ہے)"

لخت جگر کو زندہ درگور کرنے کا حسرتناک واقعہ

قبیلہ بنو تمیم میں بچیوں کو زندہ دفن کرنے کا ظالمانہ رواج کچھ زیادہ تھا۔ اس قبیلے کے سردار قیس بن عاصم جب اسلام لائے تو انہوں نے اپنی معصوم بچی کو اپنے ہاتھوں سے زندہ دفن کرنے کا حسرت ناک واقعہ سناتے ہوئے کہا۔

"یارسول اللہ ﷺ! میں گھر سے باہر سفر پر گیا ہوا تھا۔ میرے بعد میرے گھر میں ایک بچی پیدا ہوئی، میں گھر میں ہوتا تو اس کی آواز سنتے ہی اس کو مٹی میں دبا کر ہمیشہ کیلئے خاموش کر دیتا، ماں اس کو جیسے تیسے چند دن تک پالتی رہی، مگر چند دن پالنے کی وجہ سے ماں کی مامتا نے کچھ ایسا جوش مارا کہ وہ اس تصور ہی سے لرز اٹھتی کہ باپ آکر اس فرشتے کو مٹی میں زندہ دبا دے گا، چنانچہ میرے ڈر سے اس نے اپنی پیاری بچی کو اس کی خالہ کے یہاں بھیج دیا کہ وہاں پرورش پا کر جب بڑی ہو جائے گی تو باپ کو بھی رحم آجائے گا، میں جب سفر سے واپس آیا تو معلوم ہوا کہ میرے یہاں مرا ہوا بچہ پیدا ہوا تھا، اور بات آئی گئی ہوگئی، بچی اپنی خالہ کے زیر سایہ پلتی رہی یہاں تک کہ کافی بڑی ہوگئی۔ خدا کا کرنا کسی ضرورت سے میں ایک دن گھر سے باہر گیا۔

ماں نے یہ سوچا کہ آج بچی کا باپ گھر پر نہیں ہے، کیوں نہ اس کو بلالوں اور ماں نے اس کو بلالیا۔ شامت اعمال کچھ دیر کے بعد میں بھی پہنچ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ نہایت ہی خوبصورت بنی سنوری پیاری بچی گھر میں ادھر سے ادھر دوڑتی پھر رہی ہے، میرے دل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں ایک انجانی محبت نے جوش مارا۔ بیوی نے بھی میری نگاہوں کا اندازہ دیکھ کر بھانپ لیا کہ پدری محبت جاگ اٹھی ہے اور خون کا اثر رنگ لے آیا ہے۔ میں نے بیوی سے پوچھا نیک بخت! یہ کس کی بچی ہے، بڑی پیاری بچی ہے!

اور بیوی نے سارا قصہ سنا دیا، میں نے بے اختیار بچی کو گلے سے لگالیا۔ ماں نے اسے بتایا کہ یہ تیرے باپ ہیں اور وہ مجھ سے چمٹ گئی۔ باپ کا پیار پا کر وہ تو کچھ ایسی خوش ہوئی کہ ابا ابا کہتے اس کا منہ سوکھتا تھا، اور جب وہ ابا ابا کہہ کر میرے پاس دوڑ کر آتی، تو میں اسے گلے لگا کر عجیب سکون سا محسوس کرتا۔

اسی طرح دن گزرتے رہے، اور لڑکی پیار ومحبت کے سائے میں ہر فکر سے بے پرواپرورش پاتی رہی، مگر اس کو دیکھ دیکھ کر کبھی کبھی میں سوچتا، اس کی وجہ سے مجھے داماد والا بننا پڑے گا، مجھے یہ ذلت بھی برداشت کرنا ہوگی کہ میری لڑکی کسی کی بیوی بنے، میں لوگوں کو کیسے منہ دکھاؤں گا، میری تو ساری عزت خاک میں مل جائے گی، اور آخر کار میری غیرت نے مجھے جھنجھوڑا، میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا، اور میں نے طے کرلیا کہ اس ذلت کے سامان کو میں دفن کر کے ہی دم لوں گا، اور میں نے اپنی بیوی سے کہا بچی کو تیار کردو، ایک دعوت میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ بیوی نے اس کو نہلایا دھلایا، صاف ستھرے کپڑے پہنائے اور بنا سنوار کر تیار کردیا، بچی بھی خوشی سے چہک رہی تھی کہ اپنے ابا جان کے ساتھ جارہی ہے اور میں اسے لے کر ایک سنسان جنگل کی طرف روانہ ہوگیا۔ بچی کودتی پھاندتی، خوش خوش میرے ساتھ چل رہی تھی، اور مجھ سنگ دل پر یہ جنون سوار تھا کہ جلد اس شرم کی پوٹلی کو مٹی میں دبا دوں بچی کو کیا خبر تھی، معصوم بچی خوشی میں کبھی میرا ہاتھ پکڑتی، کبھی مجھ سے آگے آگے دوڑتی، کبھی پیاری زبان میں باتیں کرتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ میں ایک جگہ جا کر رک گیا۔ پھر میں نے زمین میں گڑھا کھودنا شروع کیا۔ بچی حیران تھی کہ ابا جان یہاں سنسان جنگل میں یہ گڑھا کیوں کھودرہے ہیں، اسے کیا خبر تھی ظالم باپ اس چہکتی پھول سی بچی کے لیے ہی قبر کھودرہا ہے تاکہ ہمیشہ کیلئے اسے خاموش کردے۔ گڑھا کھودتے ہوئے جب میرے پیروں اور کپڑوں پر مٹی لگتی، تو معصوم بچی اپنے چھوٹے چھوٹے، پیارے اور نازک ہاتھوں سے مٹی جھاڑتی، اور توتلی زبان میں کہتی، ابا جان آپ کے کپڑے خراب ہورہے ہیں۔ جب میں نے گہرا گڑھا کھودلیا تو ایک دم اس بے گناہ، ہنستی کھیلتی بچی کو اٹھا کے گڑھے میں پھینک دیا اور جلدی جلدی اس پر مٹی ڈالنے لگا، بچی مجھے حسرت سے دیکھتے ہوئے چیختی رہی، ابا جان، میرے ابا جان، یہ آپ کیا کررہے ہیں؟ ابا میں نے کچھ بھی تو نہیں کیا ہے، ابا آپ مجھے کیوں مٹی میں دبائے جارہے ہیں؟ اور میں بہرا، اندھا اور گونگا بنا اپنا کام کرتا رہا۔ یارسول اللہؐ! مجھ سنگدل اور ظالم کو ذرا بھی تو رحم نہ آیا۔ اور بچی کو زندہ دفن کرنے میں اطمینان کی سانس لیتا ہوا واپس آگیا۔" معصوم بچی کی مظلومیت، بے بسی کا یہ حسرت ناک واقعہ سن کر رحمت عالم ﷺ کا دل بھر آیا، آنکھوں سے ٹپاٹپ آنسو رواں ہوگئے۔ آپ ﷺ رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے" یہ انتہائی سنگدلی ہے، جو انسان دوسروں پر رحم نہیں کھاتا خدا اس پر کیسے رحم کھائے گا۔

﴿عبرت ناک آپ بیتی﴾

نبی ﷺ کے سامنے ایک صاحب نے اپنے زمانہ جاہلیت کی آپ بیتی سنائی اور اس کا حسرتناک نقشہ کچھ اس طرح کھینچا کہ نبی ﷺ بے قرار ہوگئے۔

"یارسول اللہؐ! ہم لوگ ناواقف تھے، ہمیں کچھ خبر نہ تھی، پتھر کے بتوں کو پوجتے تھے، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنی پیاری اولاد کو خود اپنے ہی ہاتھوں موت کے گھاٹ اتار دیتے تھے۔ یارسول اللہؐ! میری ایک بہت ہی پیاری بچی تھی، میں جب بھی اس کو بلاتا، وہ خوش خوش دوڑ کر میرے پاس آتی میں اس کو اپنے ساتھ لے کر چلا۔ میں آگے آگے تھا اور وہ میرے پیچھے دوڑی چلی آرہی تھی، میرے گھر سے کچھ ہی فاصلے پر ایک گہرا کنواں تھا، جب میں اس کنویں کے پاس پہنچا تو رک گیا۔ لڑکی بھی میرے قریب آگئی، پھر یارسول اللہؐ! میں نے اس بچی کا ہاتھ پکڑا اور اٹھا کر اس کنویں میں ڈال دیا۔۔۔۔۔۔۔ معصوم بچی کنویں میں سے چیختی رہی اور بڑی ہی درد بھری آواز میں مجھے ابا ابا کہہ کر پکارتی رہی۔۔۔۔۔ یارسول اللہ ﷺ! یہی اس کی زندگی کی آخری آواز تھی۔"

خدا کے رسول ﷺ نے یہ درد بھری داستان سنی تو دل بھر آیا اور بے اختیار آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ ایک صحابیؓ نے ان کو برا بھلا کہا کہ تم نے خواہ مخواہ دردناک آپ بیتی سنا کر رسول اللہ ﷺ کو دکھ پہنچایا۔ رسول خداؐ نے سنا تو فرمایا، نہیں ان سے کچھ نہ کہو، ان سے کچھ نہ کہو، ان پر جو مصیبت پڑی ہے، یہ اس کا علاج پوچھنے آئے ہیں، اور پھر انہی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ ہاں میاں ایک بار پھر تم آپ بیتی سناؤ صحابیؓ نے دوبارہ اپنی دردناک آپ بیتی سنائی، رسول اللہ ﷺ کا عجیب حال تھا، روتے روتے آپؐ کی داڑھی تر ہو گئی، اور پھر ان سے کہا۔ تم اسلام لے آئے تو اس کی برکت سے زمانہ جاہلیت کے سارے گناہ معاف ہو گئے، جاؤ، اور اب اچھے کام کرو۔" (مسند دارمی) خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کتنی بے بس بچیاں اس ظلم اور سفا کی کا نشانہ بنیں، اور کتنے دنوں تک بیٹیاں اپنے ماں باپ کے ہاتھوں زندہ دفن ہوتی رہیں اگر چہ اس دور میں بھی کچھ رحم دل، خدا ترس انسان ضرور تھے، جو لڑکیوں کو اس ظلم اور بربریت سے بچانے کیلئے اپنی سی کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شش کرتے رہتے تھے، لیکن یہ انفرادی کوششیں اس ہولناک رسم کو ختم نہ کرسکیں۔

فِرَزْدَق عرب کے مشہور شاعر تھے۔ ان کو اس بات پر بجا فخر تھا کہ ان کے دادا حضرت صعصعہؓ نے کتنی ہی لڑکیوں کو اس دور میں زندہ دفن ہونے سے بچایا، جس میں اہل عرب لڑکی کے تصور ہی سے شرم محسوس کرتے تھے، حضرت صعصعہؓ خود ہی اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں:

ایک بار میں اپنی دو گم شدہ اونٹنیوں کی تلاش میں نکلا۔ دور ایک آگ نظر آئی، کبھی اس کے شعلے بھڑک اٹھتے اور کبھی بجھ جاتے۔ میں نے سوچا چل کر دیکھنا چاہیے ممکن ہے کسی مصیبت زدہ نے آگ جلا رکھی ہو، اور میں اس کے کام آسکا تو ضرور اس کی مصیبت دُور کرنے کی کوشش کروں گا۔ چنانچہ میں نے اونٹ تیز کیا اور تھوڑی ہی دیر میں بنی انمار کے محلے میں پہنچ گیا۔

کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بوڑھا شخص لمبے لمبے بالوں والا اپنے گھر کے سامنے بیٹھا سوگ منا رہا ہے اور بہت ساری عورتیں ایک عورت کو گھیرے میں لئے بیٹھی ہیں جو دردِ زہ میں مبتلا ہے، سلام دعا کے بعد میں نے ان سے معاملے کی نوعیت معلوم کی تو پتہ چلا کہ تین روز سے یہ عورت اس تکلیف میں مبتلا ہے۔

بڑے میاں سے یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ عورتوں کی آواز آئی، بچہ پیدا ہو گیا۔ بوڑھا چلا اٹھا، اگر لڑکا ہوا ہے تو خیر اور اگر لڑکی ہے تو میں اس کی آواز نہیں سننا چاہتا، میں اسی دم اسے مار ڈالوں گا۔ میں نے بڑی لجاجت سے بڑے میاں سے کہا شیخ! ایسا نہیں کیجئے، آپ ہی کی بیٹی ہے، رہا روزی کا سوال تو اس کو روزی دینے والا اللہ ہے۔

بوڑھا پھر گرجا نہیں میں اس کو زندہ نہیں چھوڑ سکتا، میں اس کو قتل کر کے ہی دم لوں گا، میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے نرمی سے پھر اصرار کیا تو اس نے ذرا تیور بدل کر کہا تم اگر ایسے ہی رحم دل ہو تو اس کی قیمت دو اور لے جا کر پال لو، میں نے بے تامل کہا ہاں، میں خریدنے کیلئے تیار ہوں، اور میں بچی کو خرید کر خوشی خوشی لوٹ آیا، اور میں نے خدا سے عہد کیا کہ اس بچی کو شفقت ومحبت سے پالوں گا، اور میں نے خدا سے یہ بھی عہد کیا کہ جب بھی کوئی سنگدل کسی معصوم بچی کو مار ڈالنے کا ارادہ کرے گا، میں ہرگز اس کو ایسا نہ کرنے دوں گا، قیمت دے کر اس بچی کو حاصل کروں گا، نہایت پیار ومحبت کے ساتھ اس کی پرورش کروں گا پھر یہ سلسلہ چلتا رہا، یہاں تک کہ خدا نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا، اس وقت تک میں چورانوے ۹۴ بچیوں کو ظالم باپوں کے چنگل سے بچا چکا تھا، اور پھر تو نبی ﷺ نے اس لعنت کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دیا۔

اسلام نے قتل اولاد کی تمام ظالمانہ رسموں سے اپنے معاشرے کو پاک کیا اور خدا کے پیارے بندوں کی پہچان یہ بتائی کہ وہ اولاد کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ پروردگار ان کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ.

"اور (رحمٰن کے بندے) وہ ہیں جو کہتے ہیں، ہمارے رب، ہماری بیویوں کو اور ہماری اولاد کو ہمارے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے۔"

﴿ایک سبق آموز واقعہ﴾

مولانا محمد یوسف اصلاحی فرماتے ہیں۔ میں نے ایک سمجھدار نوجوان سے پوچھا، والدین کے ساتھ آپ کے تعلق وسلوک میں وہ جوش محسوس نہیں ہوتا جس کی آپ جیسے شخص سے توقع ہوتی ہے۔ نوجوان نے ایک سرد آہ بھری اور پھر اپنی سبق آموز آپ بیتی سناتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اپنے بچپن کے عجیب وغریب احساسات کا ذکر اس طرح کیا۔"

میرے والد خدا انہیں خوش رکھے نہایت ہی سخت مزاج، سخت گیر اور جلاد قسم کے انسان ہیں، بچپن میں ان کے قہر وغضب اور سختی سے ہر وقت لرزہ براندام رہتا۔ میں رات کو سوتا تو صبح کو اٹھنے کے لیے دل میں کوئی ولولہ نہ ہوتا۔ اور صبح کو اٹھتا تو ان کے سامنے آنے سے کترا تا رہتا اور یہ آرزو ہوتی کہ کاش آج کا دن سکون سے گزر جائے اور یک دن تو ایسا ہو، کہ مجھے ڈانٹ پھٹکار نہ سننا پڑے، اور میں مار پیٹ سے بچ جاؤں اگر کبھی دن کا بڑا حصہ سکون سے گزر جاتا تو میں بڑا خوش ہوتا کہ آج بڑا مبارک دن ہے۔ میں بچ گیا، لیکن شام ہوتے ہوتے میری خوشی خاک میں مل جاتی۔

والد صاحب سفر پر بھی جاتے رہتے، اور جب مجھے معلوم ہوتا کہ ان کی واپسی کی تاریخ قریب ہے تو مجھے غم ہوتا۔ ہاں کبھی یہ سوچ کر کہ باہر سے ضرور کوئی کھانے پینے کی چیز بھی لائیں گے، اس خوشی میں ان کا انتظار بھی کرتا۔

والد صاحب کا یہ قہر وغضب اور بے مہری دیکھ کر میں یہی سوچا کرتا کہ باپ ایسے ہی سخت مزاج، سخت گیر اور قہر وغضب والے ہوتے ہیں۔ اور جب کسی شخص کو اپنے باپ سے زیادہ تندرست اور طاقتور دیکھتا اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا کہ یہ نہایت بہادر اور غصے والے ہیں تو میرے رنج اور دکھ کی کوئی انتہا نہ رہتی، میں سوچتا ان کے بچوں کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ وہ تو زندگی سے بیزار ہوں گے، ہر وقت ڈانٹ پھٹکار سنتے اور مار پیٹ سہتے ہوں گے۔

اور بعض اوقات میں واقعی رو پڑتا۔ اور جب کسی کے باپ کو دیکھتا کہ نہایت ہی کمزور، بیمار یا معذور ہیں اور بہت ہی نرم خو اور مسکین طبع ہیں تو اس بچے کی خوش قسمتی پر رشک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرتا اور سوچا کرتا کہ کاش میرے والد بھی ایسے ہی کمزور، مسکین طبع اور نرم مزاج ہوتے:

﴿ والدین کی بد سلوکی کے بُرے نتائج ﴾

والدین کی بدسلوکی کا برا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے بچے اخلاقی اعتبار سے انتہائی پست ہوتے ہیں، اور وہ ان اخلاقی جوہروں سے بالعموم محروم ہوتے ہیں جن کی بدولت کوئی انسان دنیا یا دین کیلئے کوئی بڑا کارنامہ انجام دیتا ہے۔ وہ خود اعتمادی، جرأت، ہمت، حوصلہ، خودداری، عظمت، استقلال، خوش اخلاقی، خوش مزاجی اور خوش کلامی وغیرہ اخلاقی فضائل سے محروم ہوتے ہیں۔ اس کے بجائے وہ جھنجلاہٹ، تنگ نظری، کم ظرفی، احساس کمتری، بخل، تنگ دلی اور غرور وریا جیسے رذائل اخلاق کا شکار ہوتے ہیں، وہ اکثر اپنے وجود کو نہایت حقیر، بے مصرف اور نکما سمجھتے ہیں اور اپنے اس عیب کو چھپانے کیلئے اپنی برتری اور بڑائی کا اظہار مختلف طریقوں سے کرتے ہیں۔

اگر آپ واقعی اولاد کے بہی خواہ ہیں، تو ان کا حق ادا کیجئے اور ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیجئے جیسے سلوک کی آپ خود ان سے توقع کرتے ہیں۔ اس وقت آپ اولاد جیسی نعمت کی خیر و برکت کو دیکھ اور محسوس کر سکیں گے۔ اور اولاد کے دل کی گہرائیوں سے آپ کیلئے یہ دعا نکل سکے گی۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا (بنی اسرائیل ٢٤)

"پروردگارا! ہمارے ماں باپ پر رحم فرما، جس طرح بچپن میں انہوں نے مہربانی اور شفقت کے ساتھ ہماری پرورش کی تھی۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بچیاں قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے آڑ ہونگی

عَن عَائِشَةَ قَالَتُ: دَخَلَتُ عَلَيَّ امُرَأَةٌوَمَعَهَاابُنَتَانِ لَهَا تَسُأَلُ فَلَمُ تَجِدُ عِندِيُ شَيُئاًغَيرَ تَمُرَةٍ وَّاحِدَةٍفَاعُطَيتُهَااِيَّاهَافَقَسَمَتُهَابُيُنَ ابُنَتَيُهَا وَلَمُ تَاكُلُ مِنُهَاثُمَّ قَامَتُ فَخَرَجَتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيُنَا فَاَخُبَرُتُ، فَقَال:مَنِ ابُتُلِيَ مِنُ هٰذِهِ الُبَنَاتِ بِشَيءٍ فَاحسَنَ اِلَيُهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتُرًامِنَ النَّارِ.

(متفق علیه)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میرے پاس ایک عورت اپنی دولڑکیوں کولیے ہوئے مانگنے کے لئے آئی ،اس وقت میرے پاس کچھ نہیں تھا۔بس ایک کھجور میں نے اس کے ہاتھ پر رکھ دی اس نے وہ کھجور اپنی دونوں بیٹیوں کو آدھی آدھی دے دی اور خود ذرا بھی نہ چکھی پھر اٹھی اور چلی گئی۔

اس کے بعد جب نبی ﷺ گھر تشریف لائے تو میں نے ان کو یہ واقعہ سنایا،آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص بھی ان بچیوں کے ذریعے آزمائش میں ڈالا گیا اور اس نے ان کے ساتھ حسن سلوک کیا تو یہ بچیاں اس کے لیے جہنم کی آگ سے آڑ بن جائیں گی۔

﴿اولاد سے سرد مہری اور روکھا پن نبویؐ اخلاق کے منافی ہے﴾

بعض لوگ اولاد کے ساتھ ہنسنے کھیلنے ،ان کے ساتھ مشغول رہنے،ان کو گود میں لے کر کھلانے اوران کو چومنے اور پیار کرنے کو دینداری کے خلاف سمجھتے ہیں،ان کے نزدیک دینداری اور سنجیدگی کا تقاضا یہ ہے کہ آدمی اولاد کے ساتھ ہنسنے بولنے سے پرہیز کرے، اولاد سے الگ تھلگ رہے،ان کے ساتھ گھلنے ملنے کے بجائے بے تعلقی برتے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اظہار محبت کے بجائے کسی قدر سرد مہری اور روکھے پن کا مظاہرہ کرے، اسلام اس طرز فکر کی ہرگز حوصلہ افزائی نہیں کرتا۔ یہ دین کی سوجھ بوجھ اور صحیح فہم سے محرومی کا نتیجہ ہے، اس کے برخلاف نبی ﷺ کی ہدایت اور خود آپ کے عمل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اولاد سے پیار و محبت ایک پسندیدہ عمل ہے، اور اس شخص کا دل رحم اور مہربانی سے قطعاً خالی ہے جو اپنی اولاد سے محبت نہیں کرتا۔

اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اور ان سے پیار و محبت آخرت کی کامرانی کا ذریعہ، اور اس سے محرومی خدا کی رحمت سے محرومی ہے۔

﴿بچوں کی عزت نفس کا خیال﴾

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ

(ترغیب وترھیب بحواله ابن ماجه)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اولاد کے ساتھ رحم و کرم اور عزت واحترام کا برتاؤ کرو اور ان کو اچھی تعلیم و تربیت دو۔

اس حدیث میں نبی ﷺ نے اچھی تعلیم و تربیت کی تاکید کیساتھ یہ تاکید بھی فرمائی کہ ان کے ساتھ اکرام اور عزت کا سلوک کرو اور پھر یہ تاکید ہے کہ ان کو اچھی تعلیم و تربیت دو۔

﴿قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوًا تَدَاعٰی لَهٗ سَائِرُ جَسَدِهٖ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰی﴾ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسلمان سب مل کر ایک دوسرے پر رحم کرنے اور دوستی رکھنے اور مہربانی برتنے میں ایک جسم کی طرح ہیں جسم میں ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارے اعضا کو چین نہیں پڑتا نیند نہیں آتی بخار چڑھ آتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ﴾

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص (دوسروں پر) رحم نہ کرے گا پروردگار بھی اس پر رحم نہیں کرے گا۔

﴿أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ﴾

ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت ﷺ نے امام حسن ؓ کو بوسہ دیا اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابسؓ بیٹھا تھا اس نے کہا میرے تو دس 10 لڑکے ہیں میں نے ایک کو بھی کبھی بوسہ نہیں دیا۔ آنحضرت ﷺ نے (کراہت سے (اُن کی طرف دیکھا اور فرمایا جو شخص رحم نہ کرے اُس پر) خدا کی طرف سے بھی) رحم نہ ہوگا۔

﴿عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ﴾

آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں تم کو بہشتی لوگوں کو بیان کروں، بہشتی وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) کمزور ناتوان (یا گم نام) ہیں اگر اللہ کے بھرو سے پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ (کو ان کی اتنی خاطر ہے کہ) ان کی قسم سچی کردے اور میں تم کو دوزخی لوگ بتلاؤں وہ شخص جو اکھڑ سخت مزاج ہو اور بدخلق مغرور ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاثٍ﴾
آنحضرت ﷺ نے فرمایا کسی آدمی کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کو تین رات سے زیادہ چھوڑ دے یعنی بات چیت بند کردے اور قطع تعلق کرے۔

﴿الرَّحِمُ شُجْنَةٌ فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ﴾
عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا رشتہ ناطہ اللہ سے جُڑا ہوا ہے جو اُسے جوڑے رکھتا ہے اللہ اُسے جوڑے رکھتا ہے اور جو قطع کرتا ہے اللہ بھی اُس سے قطع تعلق ہو جاتا ہے۔

﴿إِنَّ شَرًّا لنَّاسِ عِنْدَاللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ شَرِّهِ﴾
سب سے بُرا آدمی اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ ہوگا جسکے شر سے ڈر کر لوگ اس سے ملنا چھوڑ دیں۔

﴿اَلْمُؤْمِنُ هَيِّنٌ لَيِّنٌ﴾ مومن نرم خو اور آسان ہوتا ہے ضدی ہٹ دھرم نہیں ہوتا۔

﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ﴾ اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی و ملائمت کو پسند فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند فرماتے ہیں۔ جس سے لوگ گفتگو کرنا پسند نہ کریں اور کنارہ کشی اختیار کریں ﴿عَنْ اِتِّقَاءِ فُحْشِهِ﴾ اس کی بے ہودگی بدزبانی اور تندخوئی سے بچنے کی غرض سے۔

﴿عَنْ أَنَسٍؓ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشَرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَاأَلَّا صَنَعْتَ﴾ انسؓ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے دس برس تک آنحضرت ﷺ کی خدمت کی اس مدت میں آپ نے مجھ سے اُف کا کلمہ نہیں فرمایا۔ نہ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرمایا تو نے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں نہیں کیا۔

﴿عَنِ الأَسْوَدِ، قال :سَأَلْتُ عائِشَةَ ماكانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ في أَهْلِهِ قالَتْ:كانَ في مِهْنَةِأَهْلِهِ فَاذا حَضَرَتِ الصَّلاةُ قامَ الَى الصَّلاةِ﴾

اسود نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت ﷺ گھر میں کیا کرتے رہتے تھے۔انہوں نے کہا اپنے گھر کے کام کاج کرتے رہتے جب نماز کا وقت آتا تو نماز کے لئے اٹھتے۔

نبی کریم ﷺ کی ان ھدایات کی روشنی میں اپنے گھروں کا جائزہ بھی لیجئے اور تعلیم وتربیت کے اداروں کا بھی۔اچھی تعلیم وتربیت کے لیے بنیادی بات یہی ہے کہ ماں باپ اور معلمین بچوں کے ساتھ رحم وکرم سے پیش آئیں اور کوئی بھی ایسی بات نہ کریں، جس سے بچوں کی عزت کوٹھیس لگے اوران کی خودداری مجروح ہو۔

﴿تعلیم وتربیت کا آغاز﴾

شکاگو کے مشہور ماہر تعلیم فرانسس وے لینڈ پارکر بچوں کی تعلیم وتریت کے موضوع پر لیکچر دے رہے تھے،لیکچر سے فارغ ہوئے تو ایک خاتون نے ان سے پوچھا۔''مجھے اپنے بچوں کی تعلیم کا آغاز کب کرنا چاہئے؟اُس نے پوچھا آپ کے یہاں کب تک بچہ ہونے والا ہے؛عورت حیران ہوکر بولی۔جناب وہ تو پانچ سال کا ہو چکا۔'' لینڈ پار کرنے کہا'' حد ہوگئی خاتون،آپ یہاں کھڑی باتیں کررہی ہیں۔

آپ پہلے ہی پانچ بہترین سال ضائع کر چکی ہیں۔''

یہ لطیفہ نہیں حقیقت ہے کہ بچہ ہوتے ہی اس کی تعلیم وتربیت کی فکر کرنی چاہئے۔ابتدائی چند سال تعلیم وتربیت کے لیے انتہائی اہم ہیں۔اور عام طور پر یہی ابتدائی ایام لاپروائی میں ضائع کر دیئے جاتے ہیں پیدا ہوتے ہی بچے کے کان میں اذان واقامت کی بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہی حکمت ہے کہ شروع ہی سے خدا کی عظمت اور بڑائی کی آواز اس کے کان میں پہنچے، علامہ ابن قیمؒ اپنی کتاب تحفة الودود میں فرماتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے کان میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کی آواز پہنچے اور جس شہادت کو وہ شعوری طور پر ادا کرنے کے بعد داخل اسلام ہوگا، اس کی تلقین پیدائش کے وقت ہی سے کی جائے۔ جس طرح مرتے وقت اس کو کلمہ توحید کی تلقین کی جاتی ہے۔ اذان واقامت کا دوسرا فائدہ اذان سنتے ہی شیطان بھاگ جاتا ہے اور شیطان کی دعوت سے پہلے بچے کو اسلام اور عبادت الٰہی کی دعوت دے دی جاتی ہے۔

بچہ عمر کے ان ابتدائی ایام میں بول نہیں سکتا لیکن محسوس کرتا ہے اور آوازوں سے اثر لیتا ہے، غیر محسوس طور پر وہ ماں کے انداز واطوار سے کچھ سیکھتا ہے، اس لیے ان ایام میں بھی بچے کے سامنے کوئی ناشائستہ بات اور نازیبا حرکت نہ کی جائے۔ اچھی آوازوں اور اچھے بولوں سے اسے مانوس کیا جائے اور اس کے پاس قرآن پاک کی تلاوت کی جائے

﴿بچے کا بامعنی اچھا نام رکھنے کی تاکید محسن انسانیت ﷺ کا فرمان﴾

عن عبد الله بن عمرؓ قال قال رسول الله ﷺ اِنّ اَحبَّ اَسما ئکُم اِلَى الله عبدالله وعبد الرحمن (روا ہ مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے ناموں میں سے اللہ جل شانہ کو سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ بچوں کے اچھے اچھے نام رکھیں آج کل ناموں کے سلسلہ میں کچھ غلط رواج نکل پڑے ہیں اللہ کے اسماء حسنیٰ سے پہلے عبد لگا کر یا حضرات انبیاء علیہم السلام اور خاتم الانبیاء والمعصومین حضرت محمد ﷺ کے مبارک نام آپ ﷺ کے اہل بیت کے نام، اصحاب بدر اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین کرامؒ نیز صحابیہ عورتوں اور تابعین عورتوں کے ناموں میں سے نام رکھنے چاہیں۔ دیگر کچھ اور نام بھی جو محدثین، مجاہدین، بزرگان دین یا معنوی اعتبار سے اچھے ہیں

حدیث بالا میں جو عبداللہ اور عبدالرحمٰن کے پسندیدہ ہونے کا ذکر ہے اس کی وجہ ظاہر ہے کہ اس میں بندے کی عبدیت کا اعلان ہے اور یہ چیز جس میں عبدیت کا اظہار ہو اللہ جل شانہ کو بہت پسندیدہ ہیں (مظاہر حق)

اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام اور خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے مبارک نام اس سے مستثنیٰ ہیں۔

ایک حدیث میں فرمایا **سموا با سماء الانبیاء (ابوداؤد)** یعنی پیغمبروں کے ناموں پر (اپنے بچوں کے) نام رکھو۔ چنانچہ خود آپؐ نے اپنے صاحبزادے کا نام ابراہیم رکھا تھا۔ اس کے علاوہ آپؐ نے بچوں کے ایسے نام بھی رکھے جو معنوی لحاظ سے اچھے ہوں اگرچہ وہ پیغمبروں کے معروف ناموں میں سے نہیں مثلاً آپؐ نے اپنے صاجزادوں کا نام عبداللہ اور قاسم بھی رکھا۔ چنانچہ ابوالقاسم آپؐ کی کنیت انہی کے انتساب سے تھی۔

اب نام رکھنے سے متعلق چند ایک ہدایات و سنتیں نقل کی جاتی ہیں۔

(۱) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ برے ناموں کو بدل کر ان کے عوض اچھے نام دکھ دیا کرتے تھے (ترمذی) ایک جماعت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حاضر ہوئی تو اس میں ایک شخص تھا جس کو ''اصرام'' کہتے تھے آپ نے فرمایا (نہیں) بلکہ آج سے تمہارا نام زرعہ ہے۔ اس روایت کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔ نیز انہوں نے (بطریق وتخلیق) یہ بھی نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عاص، عزیز، عتلہ، شیطان، حکم، غراب، حباب اور شہاب ناموں کو بدل دیا تھا۔

(۲) بعض لوگ بچے کا نام تجویز کرتے وقت قرآن مجید سے نام کے حروف نکال کر اور بچے کے نام کے حروف کے اعداد اور تاریخ پیدائش کے اعداد کو آپس میں ملا کر نام رکھتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے کیونکہ قرآن وحدیث میں علم الاعداد پر اعتماد کی اجازت نہیں ہے البتہ تاریخی نام رکھنا جس کے ذریعہ سن پیدائش محفوظ ہو جائے تو یہ صحیح ہے۔

(۳) بعض لوگ پیار واظہار محبت کی غرض سے اپنے بچوں کے اصلی ناموں کے علاوہ ایک اور عرفی نام رکھتے ہیں۔ مثلاً محمد اسماعیل عرف پیارو، عبدالرحمٰن عرف مانی، عبد القادر عرف صالو، عبدالباسط عرف پپی وغیرہ۔ یہ نامناسب بات ہے،

(۴) بعض لوگ قرآن مجید کھول کر ساتویں سطر کی ابتدا میں جو حرف ہوگا اسی حرف سے نام رکھتے ہیں مثلاً حرف ''ش'' سے شکیل یا شکیلہ، شمیم الدین یا شیماں رکھتے ہیں۔ یہ غلط ہے شرعاً اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

(۵) بعض لوگ خوب صورت اشیاء کے نام بھی بچوں کے لیے رکھتے ہیں جیسے، ثریا، قمر مہر بدر، گلناز، گلاب، شمیم، نسیم، کوثر، تسنیم وغیرہ۔ اگر چہ یہ نام برے نہیں مگر ان سے مذہبی تہذیب واخلاق کی جھلک نظر نہیں آتی۔ البتہ ان مفرد ناموں کو مرکب کر دیا جائے تو حرج نہیں جیسے نسیم احمد، کوثر احمد، شمیم الدین، گلاب محمد تسنیم الدین وغیرہ۔

(۶) بچیوں کے نام رکھتے ہوئے کسی نام کے آخر میں خاتون، آرا بیگم، سلطانہ، بانو بی بی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خانم، وغیرہ لگا سکتے ہیں۔ مثلاً امیر خاتون، عائشہ بانو، سائرہ خانم، نورین آراء نشاط، مدیحہ اقبال، نزہیت جمال، حمیرا تسکین وغیرہ۔

(۸) بعض لوگ بچیوں کے اچھے ناموں کو بگاڑ کر بولتے ہیں۔ مثلاً میمونہ کو ممو، مجیداں کو مجو، ناجیہ کو نجو، تسنیم کو تسی، خورشیدہ کو شیدہ وغیرہ۔ اس طرح سے کہہ کر پکارنا غلط ہے۔

(۹) بعض بچے اپنی ماں کو بھابھی، باجی یا آپا اور باپ کو بھائی مثلاً کسی کے باپ کا نام معاویہ یا عبداللہ ہے، اسے معاویہ بھائی، عبداللہ بھائی وغیرہ کہہ کر پکارنا یا وڈیرہ وڈیری کہہ کر پکارنا یہ غلط اور والدین کی توہین بھی ہے۔ لہٰذا اس سے احتراز ضروری ہے۔

(۱۰) بعض لوگ عبدالرحمٰن، عبدالخالق، عبدالقدوس، ناموں سے لفظ ''عبد'' کو چھوڑ کر صرف رحمٰن، خالق، اور قدوس، رزاق، غفار، قادر وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں اس طرح ''عبد'' کا لفظ ہٹا کر اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ساتھ دوسروں کا پکارنا حرام اور ناجائز ہے۔

(۱۱) بعض لوگ اپنی اولاد کے لیے اچھے نام تو رکھتے ہیں مگر مقامی زبان میں اس کا ترجمہ کر کے پکارتے یا لکھتے ہیں جو بالکل مہمل اور غیر ضروری حرکت ہے۔ جیسے تامل ناط میں شمس الدین کو کدورن کہہ کر پکارتے ہیں یا عبدالرحمٰن کو عبدل رگمال تامل لکھتے ہیں۔ یہ غلط اور ناجائز ہے اور مذہب کی خصوصیات سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔

(۱۲) اگر کسی کا نام محمد عمر، محمد معاویہ یا محمد حسین ہے تو لفظ محمد پر '' ؐ '' کا نشان نہیں لگانا چاہئے کیونکہ یہ اس شخص کے نام کا تبرکا جزء ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا نام نہیں ہوتا۔

(۱۳) بعض لوگ اپنے بچوں کے وہی نام رکھ دیتے ہیں جن مہینوں میں وہ بچے پیدا ہوتے ہیں جیسے رمضانی، شیبانی وغیرہ یہ طریقہ بھی صحیح نہیں ہے۔

(۱۴) بعض لوگ ستارگان دیکھ کر مثلاً ستارہ عطارد، برج سنبلہ پر نام رکھا جاتا ہے اور پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پتھر لاجوردی، نیلم، زرقون وغیرہ پہنایا جاتا ہے۔ یہ شرک اور عقیدہ توحید کے خلاف ہے۔ایک مسلمان کو ان چیزوں پر اعتماد کرنا حرام ہے۔

(۱۵) بعض پڑھے لکھے سنجیدہ لوگ بھی غلط ناموں کے عادی ہو گئے ہیں جیسے عبدالمصطفیٰ عبدالحسن، عبدالحسین، عبدالکعبہ، عبدالعثمان جیسے نام عام طور پر پائے جاتے ہیں۔(جن کا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہی کسی نام کے ساتھ رکھنا چاہیے۔ جیسے عبداللہ، عبدالرحمٰن، عبدالغفور، عبدالصبور وغیرہ۔کیونکہ مذہب اسلام میں اس قسم کے ناموں کو مستحسن قرار دیا گیا ہے۔اس کے علاوہ انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام اور سلف صالحین کے ناموں کا رکھنا بھی باعث خیر و برکت اور شعار ملت ہے۔

(۱۶) پرویز نام رکھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ پرویز شاہ ایران کا نام تھا جس نے آنحضرت ﷺ کا نامہ مبارک چاک کر دیا تھا اور ہمارے زمانہ میں مشہور منکر حدیث کا نام بھی پرویز ہی تھا۔لہٰذا ایسا نام نہیں رکھنا چاہیے۔

(۱۷) اولاد کے حقوق میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ اس کے نام اچھے رکھے جائیں۔ لہٰذا اپنی اولاد کا نام غیر اسلامی ہندوؤں، کافروں جیسا نام رکھنا جائز نہیں۔

(۱۸) اگر کوئی شخص اپنے نام کے ساتھ کسی لقب وغیرہ کو اختیار کرتا ہے (بشرطیکہ وہ بذات خود غلط نہ ہو) تو یہ جائز ہے۔

(۱۹) کنیت کو بطور نام استعمال کرنا صحیح بلکہ بہتر ہے۔مثلاً ابوبکر، ابوعمر، ابوعبیدہ وغیرہ نام رکھنا صحیح بلکہ بہتر ہے۔

(۲۰) واضح رہے کہ جو بچہ زندہ پیدا ہوا ہو اور چند لمحوں کے بعد مر جائے تو نام اس کا بھی رکھنا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿جب بچے کی زبان کھلنے لگے تو اسے کلمہ سکھا یا جائے﴾

جو شروع ہی سے توحید کی تعلیم اور خدا کی صفات کا صحیح تصور اس کے ذہن نشین کرایا جائے۔ حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ کا یہ قاعدہ تھا، کہ آپ ﷺ کے خاندان میں جب کسی بچے کی زبان کھل جاتی تو آپؐ اس کو سورہ الفرقان کی یہ آیت سکھاتے تھے۔ اَلَّذِیُ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا۔

(مصنف عبدالرزاق وابن ابی شیبہ)

''وہ خدا جو زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے، جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا ہے، جسکی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں، جس نے ہر چیز کو پیدا کیا، پھر اس کی ایک تقدیر مقرر کی۔''

یہ مختصری آیت قرآن پاک کی جامع آیات میں سے ایک عظیم الشان آیت ہے، اس کے چند الفاظ میں توحید کی پوری تعلیم کو سمیٹ دیا گیا ہے، بچے کو آغاز ہی میں اگر یہ آیت یاد کرادی جائے، اور اس کا مفہوم اپنی زبان میں ذہن نشین کرادیا جائے تو توقع ہے کہ وہ دین کا درد لیئے ہوئے اٹھے گا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ بچہ جب بولنے لگے تو اس کو کلمہ سکھاؤ۔ اِذَ اَفْصَحَ اَوْلَادُکُمْ فَعَلِّمُهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔(ابن سنی)

جب تمہارے بچے بولنے لگیں تو انہیں کلمہ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سکھاؤ۔

حدیث کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ انہیں صرف لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سکھاؤ، دراصل یہ کلمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

توحید کی طرف اشارہ ہے، مراد یہی ہے کہ انہیں پورا کلمہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ سکھاؤ۔ (حسن معاشرت مولنامحمد یوسف اصلاحی)

﴿بچوں اور شاگردوں کیساتھ نرمی ، ملاطفت اور شفقت سے پیش آئیے﴾

ملک القراء شیخنا المقری واستاذ الاساتذہ حضرت مولنا قاری محمد شریف صاحب نوراللہ مرقدہ (قواعد ھجاء القرآن مع طریقہ تعلیم) میں فرماتے ہیں۔

معلمین کرام اپنے اندر یہ احساس پیدا فرمائیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی معلمی جیسا بلند اور قابل رشک منصب عطاء فرمایا ہے۔ جس کا تقاضا یہ ہے کہ آپ اپنے شاگردوں کیساتھ نرمی، ملاطفت اور شفقت والا رویہ اختیار فرمائیں۔

سختی تو کسی حالت میں اچھے نتائج پیدا نہیں کرتی، چہ جائیکہ چھوٹے بچوں پر کی جائے اور بچے بھی وہ جو اس پرفتن دور میں کھیل کود اور اپنی فطری آزادی کو قربان کر کے آپ کے پاس قرآن پاک پڑھنے کیلئے آئے ہیں۔ اگر اس وقت آپ سے ملاطفت والے اس اصول میں کوتاہی ہوگئی تو نا معلوم اسکے نتیجہ میں کتنے بچے اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہوجائیں گے۔ اگر آپ نے اس نفسیاتی اصول سے غفلت برتی تو آپ کامیاب معلم قرار نہیں دیئے جائیں گے۔ جہاں ایک معلّم کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ بچوں کو تعلیم دینے کا آسان سے آسان اور سہل سے سہل طریقہ اختیار کرے، وہاں اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ان کو الفت ومحبت اور خوش اخلاقی کے ذریعہ اپنے ساتھ مانوس کرے۔

ہاں بچوں کو اپنے ساتھ مانوس کرنے میں ایسے بے تکلف بھی نہ ہوجائیں کہ ان کے دلوں سے آپ کا وقار جاتا رہے اور وہ گستاخ ونڈر بن جائیں۔ دانشمندوں نے کہا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَنْ كَثُرَ مَزَاحهٗ زَالَتْ هَيْبَتُهٗ یعنی جو زیادہ بے تکلف ہو جاتا ہے اسکا رعب جاتا رہتا ہے۔ لہذا نفسیات کے اس اصول کو ملحوظ رکھنا بھی ازبس ضروری ہے۔ یہ درست ہے کہ تمام بچے مزاج اور طبیعت کے لحاظ سے ایک جیسے نہیں ہوتے، یقیناً بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب تک ان کو ڈانٹ ڈپٹ نہ کی جائے وہ چلتے ہی نہیں۔ غالباً ایسوں ہی کے بارے میں عربی زبان میں یہ کہاوت کہی گئی ہے: اَلضَّرْبُ لِلصِّبْيَانِ كَالْمَآءِ فِي الْبُسْتَانِ. یعنی بچوں کی تربیت میں تادیبی سزا کو ایسا ہی دخل ہے جیسا پانی کو باغ کی نشوونما میں۔ تاہم جہاں تک ممکن ہو، ایسوں کیساتھ بھی نرمی اور ملاطفت سے ہی پیش آیئے اور اگر کسی وقت بتقاضائے ضرورت کچھ سختی کرنی پڑ ہی جائے تو دوسرے وقت میں عفوودلجوئی سے اس کا تدارک کر دیا جائے۔ غصہ کی پرورش زیادہ دیر تک نہ کرتے رہیے۔ آپ کے اس رویہ کا بھی انشاء اللہ اچھا اثر پڑے گا۔

حدیث میں ایسے شخص کی مذمت آئی ہے جس کو غصہ تو جلدی آئے لیکن جائے دیر سے۔ اخلاقی تربیت قرآن کے معلم اور مشفق استاد کا بہت ہی مبارک فرض ہے، لیکن اس فرض کی ادائیگی کے وقت اگر استاد آپے سے باہر ہو گیا اور جوش سے مغلوب ہو کر ہوش کھو بیٹھا اور خود کو قابو میں نہ رکھ سکا تو مصلح ہونے کی بجائے الٹا مجرم بن جائیگا۔ خصوصاً جب بچہ کسی جرم کا مرتکب ہو اس وقت اس مغلوبیت کا احتمال اور بھی زیادہ ہوتا ہے، کیونکہ ایسے موقع پر غصہ آنا فطری امر ہے اور کوئی شخص جس قدر نیک اور اچھا ہوگا بری بات پر اس کو اتنا ہی زیادہ غصہ آئیگا، اسلئے ایسے موقع میں جوش کو ہوش پر غالب آنے سے روکے رکھنا اور بھی زیادہ ضروری ہوتا ہے۔ مقصد ان معروضات کا یہ ہے کہ ننھے منے بچوں کے دلوں میں دین کا پودا لگا رہے ہیں اسلئے اس بات کی پوری کوشش کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جائے کہ جو آپ کے پاس آگیا ہے وہ محروم نہ جائے اس لئے غصہ کے وقت سزا نہ دی جائے۔

﴿حکیم الامت حضرت العلامہ مولنا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں﴾

جو شخص بچوں کو غصہ سے مغلوب ہو کر مار پیٹ کرتا ہے اس سے اصلاح کے بجائے نقصان ہوتا ہے، اگر بچے سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو فوراً سزا نہ دے۔ جب غصہ جاتا رہے تو پھر مصنوعی غصہ بنا کر سزا فقط تادیب کیلئے دی جائے۔ جو لوگ غصہ سے مغلوب ہو کر مار پیٹ کرتے ہیں تو مجھے انکے بارے میں نہیں معلوم کہ معافی کا طریقہ کیا ہوگا۔ اس لئے کہ نابالغ ومعصوم بچے تو معاف بھی نہیں کر سکتے۔

﴿طُلبہ اور بچوں پر سختی مُضرھے﴾

﴿مقد مہ علامہ ا بن خلدون حصہ دوم﴾

خوب یاد رکھیے کہ تعلیم کے سلسلے میں مار پیٹ اور ڈانٹ ڈپٹ مُضر ہے۔ خصوصاً چھوٹے چھوٹے بچوں کے حق میں۔ کیونکہ یہ اُستاد کی نااہلی اور غلط تعلیم کی نشانی ہے جن کی نشوونما ڈانٹ ڈپٹ اور قہر وتشدّد سے ہوتی ہے خواہ پڑھنے والے بچے ہوں یا لونڈی غلام ہوں یا نوکر چاکر ہوں ان کے دل ودماغ پر استاد کا قہر ہی چھایا رہتا ہے بے چاروں کی طبیعت بجھ کر رہ جاتی ہے۔ امنگ وحوصلہ پست ہو جاتا ہے۔ شوق ودلچسپی جاتی رہتی ہے اور طبیعت میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو دماغ ہی معطل ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور طلب کا مادہ سلب ہو جاتا ہے۔ نیز فرماتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿تشدّد سے جھوٹ اور بد باطنی پیدا ہوتی ہے اور خود داری سلب ہو جاتی ہے﴾

قہر وتشدد سے بچوں میں جھوٹ بولنے کی بھی عادت پڑ جاتی ہے اور بد باطنی کی بھی۔ بچے ڈر کے مارے مار پیٹ سے بچنے کے لئے مکر وفریب سے کام لینے لگتے ہیں۔ گویا قہر وتشدد بچوں کو مکر وفریب جھوٹ اور دغابازی کی تعلیم دیتا ہے اس طرح ان پر جب ایک زمانہ جھوٹ بولتے بولتے گذر جاتا ہے اور کچی عمر ہوتی ہی ہے تو یہ عیوب ان کی طبیعت ثانیہ بن جاتے ہیں۔ اور سنجیدگی کی عمر میں بھی نہیں جاتے نیز غیرت خودداری اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے مدافعت۔ الغرض یہ تمام خوبیاں جاتی رہتی ہیں اور وہ مردہ دل ہو جاتا ہے۔

اور ایک قسم کی بزدلی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے بچے ان تمام باتوں میں دوسروں کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ان میں فضائل واخلاق جمیلہ حاصل کرنے کے جذبات سرد پڑ جاتے ہیں اور وہ انسانی جوہر کھو کر اسفل السافلین میں جا گرتے ہیں۔ ہر اس قوم کا بھی یہی حال ہوتا ہے جو دوسری قوم کے قہر وتسلط کی مٹھی میں آ جاتی ہے اور جور وستم کا شکار رہنے لگتی ہے ظلم وتشدد وہی کرتا ہے جو مغلوب الغضب ہوتا ہے۔ اپنے غصہ پر قابو نہیں پاتا اور اس میں اتنی علمی مہارت نہیں ہوتی کہ صحیح طریقے سے سمجھا سکے۔ جب تم اس قسم کے اساتذہ کا تتبع کرو گے تو ان سب میں یہی عیب کارفرما نظر آئیں گے۔ یہودیوں پر غور کرو اور ان کی بداخلاقیوں پر بھی جو ان میں پائی جاتی ہے حتیٰ کہ ان میں لوگ دنیا کے ہر گوشے اور ہر زمانے میں خباثتِ نفس اور مکر وفریب میں مشہور ہیں۔ اس کا سبب وہی حقیقت ہے جو ہم نے تمہارے سامنے رکھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس لئے استاد کو طلبہ پر اور والدین کو اولاد پر حد سے زیادہ سختی نہیں کرنی چاہیے۔ محمد بن ابوزید نے اساتذہ اور طلباء کے آداب میں ایک کتاب لکھی ہے اس میں آپ لکھتے ہیں کہ اگر آداب سکھانے کے لئے بچوں کو مارنے کے بغیر چارہ ہی نہ ہو تو تین مسواکوں سے زیادہ نہ ماری جائیں۔ فاروق اعظمؓ کا فرمان ہے کہ جسے شریعت نے ادب نہ سکھایا حق تعالے اسے ادب نہ سکھائے۔ یہ اس لئے فرمایا تاکہ لوگ ادب سکھائے جانے کی ذلت سے محفوظ رہیں اور آپ کو اس بات کا بھی یقین تھا کہ جب کسی نے شارع علیہ السلام سے جو اس کے مصالح اور بہتری سے خوب واقف ہیں ادب نہیں سیکھا تو وہ مار پیٹ سے بھی ادب نہیں سیکھ سکے گا۔ ہارون الرشید نے جب محمد امین کو امین کے اتالیق احمر کے حوالے کیا تو چند نصیحتیں کیں جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

فرمایا: اے احمر! امیر المومنین نے اپنے دل کا ٹکڑا اور دل کا پھل تمہارے حوالے کر دیا ہے۔ تم شہزادے پر اپنا ہاتھ پھیلا ہوا رکھو (انہیں اپنے اشارے پر چلاؤ) اور انہیں اپنا فرمانبردار بناؤ۔

اور اسی مقام پر رہو جو مقام امیر المومنین نے تمہیں عطا فرمایا ہے۔ انہیں اللہ کی کتاب پڑھاؤ تاریخی حقائق سمجھاؤ اشعار کی روایت کراؤ (عربی ادب سکھاؤ) احادیث کی تعلیم دو۔ گفتگو کے موقعے بتاؤ اور بات کرنے کے ڈھنگ سکھاؤ۔ ہنسنے پر پابندی لگاؤ۔ ہاں کبھی کبھی ہنسی آجائے تو خیر۔ انہیں بتاؤ کہ جب بنو ہاشم کے بزرگ آئیں۔ تو ان کی تعظیم کرنے کی عادت ڈالو اور جب حکام اپنی اپنی کچہریوں میں حاضر ہوں تو ان کی بھی تعظیم بجالاؤ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبردار! ایسا کوئی لمحہ نہ آنے پائے کہ تم انہیں کوئی مفید بات نہ بتاؤ۔ لیکن اس طرح بتاؤ کہ یہ دل برداشتہ نہ ہوں۔ ورنہ ان کا ذہن بجھ کر رہ جائے گا۔

خبردار ان سے چشم پوشی نہ کرنا۔ ورنہ ان کے مزاج میں آوارگی و آزادی پیدا ہوجائے گی اور پھر اسی کی عادت بن جائے گی۔ حتیٰ الامکان محبت و پیار و نرمی سے زیادہ سے زیادہ دیر تک اپنے پاس بٹھا کر ان کی اصلاح کرو اور آداب سکھاؤ۔

اگر اس طرح یہ مہذب و شائستہ نہ بنیں تو پھر ضرور گرفت کرو۔

(ابن خلدون)

﴿حضرت حافظ الحدیث علامہ جزریؒ کی طلباء کو خیر خواہانہ نصیحت﴾

﴿وَلْيَلْزِمِ الْوَقَارَ وَالتَّادُّبَا﴾

﴿عِنْدَ الشُّيُوْخِ اِنْ يُرِدْاَنْ يَّنْجِبَا﴾

اور طالب علم کو چاہیے کہ قرآن کی مجلس میں اور استاذ کی خدمت میں سنجیدگی اور وقار سے نیز احترام و تعظیم اور تہذیب سے بیٹھنے کو لازماً اختیار کرے اگر وہ چاہتا ہے کہ کمال و شرافت والا بن کر کامیاب ہو جائے۔ (طیبة النشر)

﴿آداب معلّم ومتعلّم حضرت امام القراء مولنا قاری فتح محمد صاحب نوّراللہ مرقدہٗ﴾

اُستاد کیلئے مناسب ہے کہ پسندیدہ اخلاق اختیار کرے۔ یعنی دنیا کی طرف زیادہ رغبت نہ رکھے۔ اور دنیا کے مال و دولت سے اور دنیا داروں سے بے پرواہ رہے۔ اور سخاوت بردباری صبر شریفانہ اخلاق اختیار کرے۔ لوگوں کے ساتھ کشادہ روئی سے پیش آئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس قدر نہ کہ ہنسی اور ٹھٹھے کی حد تک پہونچ جائے تقوی اور عاجزی اور خشوع وخضوع اختیار کرے۔ اپنے نفس کو ریا اور حسد اور کینہ اور غیبت سے پاک رکھے۔ کسی کو حقیر نہ سمجھے اگر چہ وہ مرتبے میں اس سے کم ہی کیوں نہ ہو۔ خود پسندی سے بھی پرہیز کرے مگر اس سے بہت کم لوگ محفوظ رہتے ہیں۔ اپنی نظر کی بھی حفاظت رکھے کہ بے ضرورت اِدھر اُدھر نہ دیکھے۔

ہاتھوں سے فضول حرکت نہ کرے۔ بغلوں کی بدبو بھی دور کرے۔ بدبودار چیزوں کے استعمال سے بچے۔ اگر میسر ہو تو خوشبو بھی لگائے۔ صورت بھی شرع کے موافق رکھے یعنی مونچھیں اور ناخن کترے اور داڑھی میں کنگھا کرے۔ تمام اعضا کو ساکن رکھے۔ قرآن مجید کے معانی میں غور کرتا رہے جو چیزیں دھیان بٹانے والی ہوں ان سے اپنے دل کو فارغ رکھے۔ اگر شاگرد کسی جگہ بھول جائے یا کوئی غلطی کرے تو زمین پر ہاتھ مار کر یا خود ہاتھ سے یا سر سے اشارہ کردے تا کہ وہ اپنی غلطی کو سمجھ جائے اور ذرا ٹھہرا رہے کہ اس کو غلطی یاد آجائے اگر اس پر بھی نہ سمجھے تو اس کو غلطی سے آگاہ کردے اس طرح کرنے سے تدبّر کا موقعہ زیادہ ملتا ہے۔ اپنی ہیئت بھی خوبصورت بنائے اور کپڑے صاف اور سُتھرے رکھے۔ ناجائز لباس سے پرہیز رکھے اور اس لباس سے بھی بچے جو اساتذہ کی شان کے لائق نہیں۔ تمام حالات میں ظاہر و باطن دونوں سے حق تعالیٰ ہی کی طرف متوجّہ رہے اور اسی پر بھروسہ رکھے۔ یہ خواہش نہ کرے کہ میرے پاس لوگ کثرت سے آئیں تا کہ مجلس بارونق رہے۔ جب درسگاہ میں پہونچے تو دو رکعت نفل پڑھے اور اگر مسجد میں بیٹھ کر پڑھاتا ہو تو ان نفلوں کا اور بھی زیادہ خیال رکھے لیکن تنخواہ دار کیلئے مسجد میں بیٹھ کر پڑھانا جائز نہیں۔ یہ بھی مستحب ہے کہ بیٹھنے کیلئے کشادہ جگہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اختیار کرے تاکہ سب شاگردوں کے لئے کافی ہو جائے۔ شاگردوں کیساتھ خندہ پیشانی اور کشادہ روئی سے پیش آئے۔ سب کا برابر خیال رکھے البتہ اگر ان میں سے کوئی مسافر ہو یا سمجھ اور قابلیت زیادہ رکھتا ہو تو اس کو ترجیح دینے میں مضائقہ نہیں۔ جو پہلے آیا ہو اس کو سب سے پہلے اور بعد والے کو اس کے بعد پڑھائے ہاں اگر پہلے آنے والا دوسرے کو خوشی سے اجازت دیدے تو اُس کو پہلے پڑھانے میں کچھ حرج نہیں۔ جو شخص تعظیم و اکرام کے لائق ہو فاضل طلبا میں سے ہو یا دوسرے اور لوگوں میں سے ہو اگر اُستاد اس کے آنے پر کھڑا ہو جائے تو یہ بھی جائز ہے۔ اُستاد کو چاہیے کہ شاگردوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئے اور عزّت اور خیر خواہی کا برتاؤ رکھے۔ جو چیزیں ان کے لئے مفید ہوں ان پر آگاہ کرتا رہے ان کے آنے پر مرحبا کہے اور خوشی ظاہر کرے اور ان کی دلجوئی کرتا رہے اور مہربانی سے پیش آئے۔ اپنی حیثیت کے موافق ان کے ساتھ اچھا سلوک اور ان کی امداد کرتا رہے۔ ان کو شوق دلاتا رہے کہ وہ معلّم بننے کی استعداد پیدا کریں۔ قرآن کی قرأت اور تمام شرعی علوم میں مشغول رہنے کی فضیلت بھی سناتا رہے تاکہ اُن کا شوق روز بروز بڑھتا چلا جائے۔ دنیا سے کم رغبتی کی عادت ڈالے۔ دنیا کا فانی اور بے حقیقت ہونا بتاتا رہے تاکہ ناپائیدار زندگی پر بھروسہ کر کے آخرت سے غافل نہ ہو جائیں۔ ان کو اپنی اولاد کی طرح سمجھے۔ ان کی تعلیمی ضروریات کا پورا اہتمام رکھے۔ ان کی شرارت اور بے ادبی پر صبر کرتا رہے کیونکہ آدمی اپنی اولاد کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ کیا کرتا ہے۔ اگر کوئی شاگرد کسی اور معتبر اُستاد سے بھی پڑھنا چاہئے جس سے اُس کو نفع پہنچنے کی اُمید ہو تو اس کو خوشی سے اجازت دیدے اور یہ خیال نہ کرے کہ جب یہ دوسرے سے بھی پڑھے گا تو اس کے دل میں میری وقعت نہیں رہے گی یا دوسرے اُستاد کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مجھ سے بڑھ کر سمجھنے لگے گا۔ان کے ساتھ بڑا اور اونچا بن کر نہ رہے بلکہ تواضع کا معاملہ رکھے تا کہ جو بات پوچھنے کی ہو بے تکلف پوچھ سکیں۔ جو بھلائیاں اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی ان کے لئے پسند کرے اور جن چیزوں کو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے ان کیلئے بھی پسند نہ کرے۔ان کو آہستہ آہستہ شرعی آداب اور عمدہ عادتیں سکھاتا رہے۔

اس بات کی عادت ڈالے کہ ہر معاملہ میں احتیاط سے کام لیا کریں۔اس کا بھی شوق دلائے کہ اعمال میں خلوص اور صداقت اور نیت میں عمدگی پیدا کریں۔اپنے تمام حالات میں حق تعالیٰ ہی کی طرف دھیان رکھیں۔ان کو تعلیم دینے اور مسائل کے سمجھانے پر اس قدر حریص رہے کہ اپنے ذاتی کاموں کو جو ضروری ہوں سے بھی ان کی تعلیم کو بڑھ کر سمجھے

اس کی بھی تاکید رکھے کہ پڑھے ہوئے حصہ کو لوٹاتے رہیں۔اگر کسی شاگرد میں کوئی شرافت یا علمی کمال پائے تو اس پر اُس کی تعریف بھی کرے بشرطیکہ اس سے تکبّر اور عُجبُ کی بلا میں پھنسنے کا اندیشہ نہ ہو اگر اس کی نیت میں کچھ خرابی معلوم ہو تو اس سے تعلیم کو بند نہ کرے بلکہ جہاں تک ہو سکے اس کی نیت کے درست کرنے کی کوشش کرے۔

علم کی بیقدری بھی نہ کرے پس پڑھانے کے لئے کسی کے مکان پر نہ جائے چاہے وہ خلیفہ ہو یا کوئی اور عہدہ دار ہو۔راستہ میں چلتے ہوئے پڑھانا بھی جائز ہے گو بعض حضرات نے اس کو معیوب سمجھا ہے مگر اس پر فتویٰ نہیں لیکن قرآن کھول کر نہ پڑھے۔کیونکہ راہ چلتے لوگوں کی پیٹھ ہوگی البتہ حفظ پڑھنے اور پڑھانے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ قرآن مجید کی تعظیم کا پورا لحاظ رکھا جائے۔جو شاگرد اس لائق ہو جائے کہ اس کو پڑھانے کی اجازت دیدیجائے تو کچھ مال وغیرہ حاصل کرنے کے لالچ سے اجازت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینے میں دیر نہ کرے کیونکہ اجازت کوئی ایسی چیز نہیں جس کو مال کے بدلے بیچا جائے

﴿شاگرد کے آداب﴾

قاری اس کو کہتے ہیں جس نے قراءتیں پڑھی ہوں اوراس میں ان کے نقل کرنے کی بھی اہلیت ہو پس اگر تین پڑھی ہیں تو مبتدی ہے اور اگر چار یا پانچ پڑھی ہیں تو متوسط ہے اور اگر اکثر قراءات کے نقل کرنے کی لیاقت رکھتا ہے تو منتہی ہے اور قاری اور شاگرد کے لئے ضروری ہے کہ ذیل کی باتوں کا لحاظ رکھے:۔نیت خالص رکھے جو چیزیں علم کی طرف پوری طرح متوجہ ہونے سے روکتی ہوں ان کو دور کرنے کی کوشش کرے۔

جوانی کے اوقات کو غنیمت جان کر ان میں علم حاصل کرنے کی کوشش کرے گو مسائل کا لکھ لینا بھی نہایت مفید ہے لیکن اس پر اعتماد کر کے بیفکر نہ ہونا چاہیے۔

کیونکہ یہ طالب علم کیلئے بڑی آفت ہے۔اگر کسی کو کوئی علمی اور کام کی بات معلوم ہو تو اس سے پوچھنے میں عار اور تکبّر نہ کرے۔اُستاد ایسے شخص کو بنائے جو علمی معلومات اور استعداد اور دینداری میں کمال رکھتا ہو اور جو شرطیں اوپر معلم کے آداب میں بیان ہوئی ہیں۔اس میں وہ سب یا اکثر پائی جاتی ہوں۔اپنے دل کو گناہوں کی ظلمتوں اور دنیاوی تعلقات سے پاک رکھے تا کہ اس میں قرآن کے قبول کرنے اور اس کے حفظ کرنے اور اس کے معانی اور مطالب کے سمجھنے کی قابلیت پیدا ہو۔علم سیکھنے کیلئے ہر وقت حریص اور بے صبر بنا رہے لیکن طاقت سے زیادہ نہ کرے۔جو قرأات اور مسائل پڑھ چکا ہے پوری پابندی کے ساتھ ان کی حفاظت رکھے اگر ساتھیوں میں سے کسی کو حق تعالی نے کوئی فضیلت عطا فرمائی ہو تو اس کی وجہ سے اس سے حسد نہ رکھے بلکہ اس کی فضیلت کا اقرار کرے اور اس پر اس کی تعریف بھی کیا کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنے اُستاد کے ساتھ ذیل کی باتوں کا لحاظ رکھے:۔
اس کے ساتھ ادب واحترام اور تعظیم سے پیش آئے۔اس کے سامنے عاجز بن کر رہے اگر چہ استاد شہرت اور نسب اور نیک بختی میں اس سے کمتر ہی ہو اور عمر میں اس سے چھوٹا ہو جو بات اور جو حرکت کرے سوچ سمجھ کر کرے بچوں کی طرح بے پروائی اختیار نہ کرے اگر وہ کھڑا ہو تو اس کا کپڑا نہ پکڑے۔
جب اس کو تھکان ہو اس وقت تنگ نہ کرے۔اس کی صحبت سے کبھی سیر نہ ہو۔اگر زیادہ دیر تک صحبت میسر آ جائے تو اس کو غنیمت سمجھے۔اس کا تابعدار رہے۔اپنے تمام معلاملات میں اس سے مشورہ لیتا رہے۔اس کی مجلس میں شاگردوں کی طرح بیٹھے نہ کہ اُستادوں کی طرح نیز کسی اور کے ساتھ ہاتھ کے یا آنکھ کے اشارے سے بات نہ کرے اس کی بابت یہ اعتقاد رکھے کہ یہ استعداد اور اہلیت میں اپنے زمانہ کے تمام شیوخ سے افضل ہے۔
اس کی خوشنودی کو اپنی خوشنودی پر مقدم رکھے اگر وہ کسی جگہ کسی خاص ضرورت سے گیا ہو تو وہاں اس کے پاس اجازت کے بغیر نہ جائے اس کا بھید کسی پر ظاہر نہ کرے۔اس کے سامنے اس کے ہمعصروں میں سے کسی کا ذکر نہ کرے اور نہ یہ کہے کہ فلاں شخص آپ کی تحقیق کے خلاف اس طرح کہتا ہے اگر کوئی اُستاد کی غیبت کرنے لگے تو اس کی تردید کر دے اور اس کو روک دے۔اگر یہ نہ کر سکے تو اس مجلس سے اُٹھ کر چلا جائے۔جب شیخ کی درسگاہ کے قریب پہونچے تو حاضرین کو سلام کرے اور لوگوں کی گردنوں پر سے پھاند کر نہ جائے بلکہ مجلس میں جہاں بھی جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے۔ہاں اگر شیخ خود یا اس کے ساتھی ایثار کر کے آگے بڑھنے کی اجازت دیدیں تو مضائقہ نہیں اور

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے اگر کوئی خود ہی ایثار کر کے اپنی جگہ دینا چاہے تو اس کو تین حالتوں میں قبول کرے۔

شیخ کا بھی یہی حکم ہو۔ اس کے وہاں بیٹھنے میں کچھ فائدہ پہو نچتا ہو۔ اس ایثار کرنے والے کو قسم دے کہ آیا وہ اس میں خوش بھی ہے۔ حلقہ کے بیچ میں بھی نہ بیٹھے مگر ضرورت کے وقت مضایقہ نہیں۔ دو آمیوں کے درمیان بھی ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اور جو لوگ شیخ کی مجلس میں حاضر ہوں ان کے ساتھ مجلس کے آداب کا لحاظ رکھے۔ پڑھنے اور بات کرنے میں آواز کو زیادہ بلند بھی نہ کرے۔ ضرورت کے بغیر زیادہ باتیں نہ کرے۔ دائیں بائیں بھی نہ دیکھے بلکہ شیخ کی طرف متوجہ رہے اور اس کی تقریر کو غور سے سُنے۔

شیخ کسی کام میں مشغول ہے یا تھکان اور غم اور تشویش اور بھوک اور پیاس اور نیند کی حالت یا ان کے سوا کوئی اور ضرورت درپیش ہے تو اس وقت سبق نہ پڑھے کیونکہ اس صورت میں پڑھانے سے شیخ کو بہت تکلیف ہوگی۔

پوری حضوری اور خوشدلی کے ساتھ نہیں پڑھا سکے گا۔ اگر اس کی طرف سے کوئی ناگواری یا بد خُلقی کی بات پیش آئے تو اس کو بھی برداشت کرے یہ نہ ہو کہ اس کے سبب اس کی صحبت کو ترک کر دے یا اس کے کمال کا معتقد نہ رہے اگر یہ دیکھے کہ شیخ سو رہا ہے یا کسی ضروری کام میں مشغول ہے تو چاہے اس کے جاگنے اور فارغ ہونے تک منتظر رہے اور چاہے لوٹ جائے۔ اگر شیخ موجود ہو تو اس کا انتظار کرے اور سبق ناغہ نہ کرے ہاں اگر شیخ کی عادت یہ ہو کہ وہ ایک خاص وقت ہی میں پڑھاتا ہو تو ناغہ میں مضایقہ نہیں کیونکہ یہ مجبوری کی بنا پر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر تلاوت کرتے وقت اس کا شیخ یا کوئی ایسا شخص آجائے جو کسی طرح کی فضیلت یا بزرگی رکھتا ہو مثلاً عالم ہو نیک بخت ہو یا عمر میں اس سے بڑا یا اسلامی حاکم ہو یا کوئی اور دینی فضیلت رکھتا ہو تو اس کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا بھی جائز ہے اور علامہ نووی نے اس کو مستحب بتایا ہے لیکن یہ شرط لگائی ہے کہ تعظیم کی غرض سے ہو ریا کے طور پر نہ ہو۔

(عنایات رحمانی شرح شاطبیہ)

قرآنی دعائیں اور اذکار نماز کی تعلیم

بچے جب ذرا اور ہوشیار ہو جائیں تو انہیں نماز کے اذکار یاد کرائیے جس حد تک ممکن ہو ان اذکار کا ترجمہ اور مطلب بھی سمجھائیے اور اس کا خصوصی اہتمام کیجئے کہ بچے کو کوئی لفظ غلط یاد نہ ہو جائے، اس عمر میں غلط یاد ہو جانے والے الفاظ بعض اوقات عمر بھر تک زبان پر چڑھے رہتے ہیں۔

اسی عمر سے قرآن پاک پڑھانے کا بھی انتظام کیجئے، قرآن پاک کے کچھ حصے حفظ بھی کرائیے اور کچھ حصوں کا ترجمہ اور مفہوم بھی آسان انداز میں ذہن نشین کرائیے، تاکہ شروع ہی سے قرآن تک کے بارے میں یہ تصور ذہن میں بیٹھے کہ یہ کتاب سمجھ کر پڑھنا چاہیے۔

اس کے علاوہ مختلف مواقع پر پڑھی جانے والی مسنون دعائیں بھی یاد کرائیے۔ بے شک یہ گھریلو ذمہ داریوں سے کم اہم نہیں ہے۔ آپ بچوں کی تربیت و تعلیم کو اپنا ایک خوشگوار مشغلہ بنائیے اور دل کی لگن کے ساتھ اس فریضے کو انجام دیجئے۔ بچے کی عمر اور ذہنی معیار کا لحاظ رکھتے ہوئے چند دعائیں اس کو ضرور سکھائیے۔ مثلاً سونے جاگنے کی دعائیں، کھانے پینے کی دعائیں، نئے کپڑے پہننے اور نیا پھل کھانے کی دعائیں، چھینک آنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی دعا اور اس کا جواب بیت الخلاء جانے اور وہاں سے آنے کی دعاء، اور نیا چاند دیکھنے کی دعا وغیرہ۔ یہ دعائیں ذہن کو بنانے اور دین کے رخ پر لگانے میں انتہائی موثر ہوتی ہیں۔ موزون جملے، اشعار اور ہم وزن فقرے بچے بڑے شوق سے دہراتے ہیں، اور آسانی سے ان کو یاد بھی ہو جاتے ہیں۔

اس معاملے میں بھی ان کے ساتھ تعاون کیجئے اور ان کے اس شوق کو پورا کرنے کے لیے اچھے اچھے موزون جملے اور اشعار منتخب کیجئے۔ مثلاً

﴿ حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰہ ﴾ ﴿ مَا فِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللّٰہ ﴾

﴿ نُوْرِ مُحَمَّدْ صَلَّی اللّٰہ ﴾ ﴿ لَا اِلٰـہَ اِلَّا الـلّٰـہ ﴾

تیرے سوا معبود حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں تیرے سوا مسجود حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں تیرے سوا مطلوب حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں تیرے سوا مقصود حقیقی کوئی نہیں ہے کوئی نہیں اب تو رہے بس تادم آخر وردِ زباں اے میرے الٰہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

دس نصیحتیں: ﴿ لکھو پڑھو آرام کرو، وقت پہ سارا کام کرو ﴾

﴿ جو بھی وقت گنواتا ہے، اک دن وہ پچھتاتا ہے ﴾

﴿ سورج چاند ستارے بھی، کرتے ہیں وقت کی پابندی ﴾

﴿ کھاؤ نہ چغلی جھوٹ نہ بولو، جو کچھ بولو پہلے تولو ﴾

﴿ چوری نہ کرو بُرا نہ بولو، کسی کا بھی عیب نہ کھولو ﴾

﴿ اچھے اک انسان بنو تم، کس نے کہا شیطان بنو تم ﴾

﴿ غریبوں پر مہربان بنو تم، ہرگز نہ دشنام بنو تم ﴾

﴿ کوئی نہ کرنا کام ادھورا، کام ہو جو بھی کرنا پورا ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿آج کا کام کل پر نہ چھوڑو، کرنا ہے جو آج ہی کر لو﴾

﴿جو نہ کرے گا مار پٹائی، کھائے گا وہ دودھ ملائی﴾ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

بچے کے اس شوق کو پورا کرنے میں آپ کوتاہی کریں گے تو وہ کچھ ناشائستہ اشعار اور غیر مناسب جملے اور فقرے یاد کر کے انہیں دہرائے گا، اور آپ یہ جانتے ہیں کہ کردار کی حفاظت کے لیے زبان کی حفاظت کس قدر ضروری ہے۔

﴿اسلامی آداب کی تعلیم﴾

ادب وتہذیب اور زندگی کا سلیقہ سیکھنے کی عمر بھی یہی ہے۔ بچوں کو نا سمجھ اور نادان کہہ کران کی طرف سے لاپروائی برتنا سخت نادانی اور ناسمجھی ہے۔ اس ابتدائی عمر میں آپ جو عادتیں بھی ڈال دیں گے بچے زندگی بھران پر کاربند رہیں گے۔ بچپن میں جو صحیح یا غلط عادتیں پڑ جاتی ہیں وہ مشکل ہی سے چھوٹتی ہیں۔ اس عمر میں بچوں کی طرف سے ابتدائی ایام میں ذراسی غفلت ہمیشہ کی پشیمانی اور پریشانی کا باعث بن سکتی ہے۔

ایک منصوبے کے تحت حکمت، سوز اور تحمل کے ساتھ بچوں کو زندگی کا سلیقہ سکھایئے۔ تعلیم ومعلم کے آداب مسجد ومدرسے کے آداب بتایئے، پاکی اور طہارت کے آداب، صحت اور پاکیزگی کے آداب، چلنے پھرنے اور ساتھیوں اور سہیلیوں سے ملنے کے آداب، گھر کی اور اپنی چیزوں کو سلیقے سے رکھنے اور استعمال کرنے کے آداب بتایئے اور ایک مہذب اور پاکیزہ زندگی گزارنے کے لیے برابران کی نگرانی کیجیے۔ صرف ایک بار کسی اچھی بات کی طرف متوجہ کر دینا کافی نہیں ہے بلکہ تربیت کا یہ تقاضا ہے کہ اکتائیں نہیں، بلکہ صبر وتحمل اور دلسوزی کے ساتھ متوجہ کرتے رہیں اور کسی بھی غلطی کو معمولی سمجھ کر لاپروائی نہ برتیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت حسنؓ بن علی رضی اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ عنہ نے صدقے کی ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی، آپ ﷺ نے کہا ارے تھو کو۔ اسے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہمارے لیے صدقہ کھانا صحیح نہیں ہے۔

حضرت عمر بن ابو سلمہ نبی ﷺ کی بیوی حضرت ام سلیمؓ کے صاحبزادے تھے اور نبی ﷺ کی پرورش میں تھے۔ وہ اپنا واقعہ خود بیان کرتے ہیں۔ ﴿ كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فَمَا زَالَتْ طِعْمَتِيْ بَعْدُ ﴾ (متفق علیه)

"میں ابھی لڑکا ہی تھا، نبی ﷺ کی گود میں تھا، کھاتے وقت میرا ہاتھ پلیٹ میں ہر طرف گھوم رہا تھا۔ تو مجھ سے رسول ﷺ نے فرمایا۔ بیٹے! بسم اللہ پڑھ کر داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنی طرف سے کھاؤ۔ پس اس کے بعد سے اب میری مستقل عادت یہی ہے۔

﴿پاکیزہ قصے کہانی سنانے کا اہتمام﴾

ابتدائی عمر میں بچوں کو قصے کہانی سننے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ وہ نہایت دلچسپی سے قصے کہانی سنتے بھی ہیں اور ان سے اثر بھی لیتے ہیں، بلکہ قصے کے بعض کردار تو انہیں اس درجہ متاثر کرتے ہیں، کہ وہ خود بھی ویسا ہی بننے کی کوشش کرنے لگتے ہیں۔ بچوں کی اس نفسیاتی خوبی سے فائدہ اٹھایئے اور آپ انہیں جیسا کچھ بنانے کی آرزو رکھتے ہیں، ویسے ہی قصے کہانیاں ان کو سنایئے۔

ان کو قصے اور کہانیاں صرف اس لیے نہ سنایئے کہ ان کا شوق پورا ہو، بلکہ ان کی تربیت کا بہترین ذریعہ سمجھ کر اس کا اہتمام کیجئے۔ نبیوں کے پاکیزہ قصے سنایئے، صحابہ کرامؓ کے ولولہ انگیز واقعات سنایئے۔ مجاہدین اسلام کے مجاہدانہ کارنامے سنایئے۔ میدان جنگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے کارناموں کا ذکر کیجئے، اور اس طرح اسلام کے لیے ان میں جذبات کو بڑھائیے یاد رکھیں۔

جنوں اور پریوں کی کہانیاں، بھوت پریت کے واقعات، جادو اور ٹوٹکوں کے قصے، دیو اور ہمزاد کے افسانے بچوں کے لیے انتہائی مضر ہیں۔ ان کے برے اثرات سے بچوں کے ذہن بری طرح متاثر ہوتے ہیں، اور توحید کی صاف ستھری تعلیم کے باوجود ایک انجانا خوف ان کے قلب وذہن پر چھایا رہتا ہے۔ اور اعلیٰ تعلیم کے باوجود بھی مختلف قسم کے وہموں میں مبتلا رہتے ہیں۔

قصے کہانی سننے کا شوق بچوں کا فطری شوق ہے، اس کا روکنا بھی غلط ہے، اور اس معاملے میں بالکل ہی آزاد چھوڑ دینا بھی غلط ہے، نہایت حکمت کے ساتھ اس معاملے میں ان کا تعاون کیجئے۔ اور ان کی اس ضرورت اور شوق کو اس طرح پورا کیجئے کہ ان کی بہترین تربیت کرنے میں آپ کامیاب ہوسکیں، یاد رکھیں، آج کے دور میں، یورپ کے آزاد معاشرہ کی تمام خرافات سے جدید الیکٹرانک سسٹم میڈیا کی وجہ سے ہمارے گھر آلودہ ہو چکے ہیں۔ اس پر نظر نہ رکھنا اور سب مناظر آزادی سے دیکھنے دینا زہر قاتل ہے۔ صرف منع کرنے سے نہیں رکیں گے متبادل کا انتظام کریں۔ اور چوبیس گھنٹے ان پر نگراں بنیں جہنم کا ایندھن بننے سے بچائیں، نہیں تو بعد میں مت روئیں۔

﴿نماز کی تاکید﴾

نماز ایک ایسی اہم عبادت ہے جو دین سے آدمی کو وابستہ رکھتی ہے، یہ دین کی حفاظت بھی کرتی ہے، دین کی طرف متوجہ بھی رکھتی ہے، اور دیندارانہ زندگی گزارنے کے لیے آدمی کو تیار بھی کرتی ہے، بچوں کو شروع ہی سے عادی بنایا جائے کہ وہ پابندی سے نماز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھیں، اس معاملے میں بے جالاڈ پیار اور ضرورت سے زیادہ نرمی سخت مضر ہے، عشاء کی نماز کے لیے اول وقت میں اٹھائیے اور صبح سویرے اٹھنے کی عادت ڈالیے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا.

اپنے گھر والوں کو نماز کی تاکید کرو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔

اور نبی ﷺ کا ارشاد ہے۔

مُرُوْا اَوْلَادَ کُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھَمْ اَبْنَاءُ سَبْعٍ وَاضْرِ بُوْھُمْ عَلَیْھَاوَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِیْ الْمَضَاجِعِ.

اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کی تاکید کرو جب وہ سات سال کے ہو جائیں۔

اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو ان پر نماز کے لیے سختی کرو اور اس عمر کو پہنچنے کے بعد ان کے بستر الگ الگ کر دو۔

ان ہدایات کا مطلب یہ ہے کہ آپ خود بھی نماز کے پابند رہیں اور گھر کی فضا ایسی بنائیں کہ بچے بھی اپنے شوق سے نماز پڑھیں اور آپ کے طرز عمل سے ان پر یہ بھی واضح رہے کہ نماز میں لاپروائی کو آپ ہرگز برداشت نہ کریں گے۔

﴿اولاد کی شادی﴾

بچے نے جوانی کی حدود میں قدم رکھا اور آپ کچھ نئی قسم کی فکروں اور آرزوؤں میں پریشان اور مگن رہنے لگے۔ اولاد جب عمر کے اس مرحلے میں داخل ہوتی ہے تو ماں باپ کے جذبات کی عجیب کیفیت ہوتی ہے، کبھی آپ آئندہ کے حالات پر سوچتے ہیں تو دور دوراز کے اندیشے آپ کے دل کا سکون برباد کر دیتے ہیں، کبھی مستقبل کے اچھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصورات اور تمناؤں کا خیال کرتے ہیں تو آپ کی خوشیوں اور مسرتوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا، کبھی خیالی پریشانیوں اور فرضی الجھنوں سے آپ کا دل بیٹھنے لگتا ہے، کبھی احساس فرض آپ کو اکساتا ہے اور آپ جلد اولاد کی اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کے لیے بے چین ہو جاتے ہیں۔

کبھی اس تصور سے آپ کا دل خوشی میں جھومنے لگتا ہے کہ گھر کی رونق بڑھانے کے لیے آپ کسی خوش جمال، وفا شعار، اور سلیقہ مند بہو کو بیاہ کر لا رہے ہیں۔ کبھی رو رو کر خدا سے یہ دعائیں مانگتے ہیں کہ آپ کی چہیتی بیٹی کے لیے کوئی نیک بخت اور نیک سیرت رفیق زندگی مل جائے۔

اولاد کی شادی سماجی ذمہ داری بھی ہے، ماں باپ کی دلی تمنا بھی ہے، اور اسلام بھی اس کی ترغیب اور ہدایت دیتا ہے۔

﴿ اسلامی ھدایات ﴾

اسلام ایک فطری دین ہے، وہ فطری مطالبات کے عین مطابق ہے۔ آپ چاہتے ہیں کہ بچہ جوان ہو تو مناسب رشتہ ملتے ہی اس کا گھر آباد کرا دیں۔ اسلام آپ کی اس فطری خواہش کی قدر کرتا ہے اور یہی ہدایت دیتا ہے کہ بچہ جب جوان ہو جائے تو اس کی شادی میں تاخیر نہ کیجیے، موزوں اور قابل اطمینان رشتہ کی تلاش میں تو ضرور وقت لگے، لیکن اسلام کی ہدایت کی روشنی میں مناسب رشتہ مل جانے کے بعد پھر بے وجہ تاخیر یا ٹال مٹول ہرگز صحیح نہیں، بعض اوقات اس بے وجہ کی ٹال مٹول اور تاخیر سے بہت بُرے نتائج سامنے آتے ہیں اور ظاہر ہے ان بُرے نتائج کی ذمہ داری سے ماں باپ خود کو الگ نہیں کر سکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿شادی میں تاخیر کا وبال﴾

لڑکا ہو یا لڑکی جب وہ جوان ہوجائے ،تو ماں باپ کی تمام ذمہ داریوں سے اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اس کے لیے مناسب رشتے کی فکر کریں اور جونہی مناسب رشتہ مل جائے فوراً اسے نکاح کے رشتے میں باندھ دیں ،شادی میں بے وجہ تاخیر سے بعض اوقات انتہائی شرمناک نتائج بھی سامنے آتے ہیں ،سماج میں آدمی منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتا،اور یہ شرمندگی ماں باپ کو زندگی سے بیزار کردیتی ہے،ظاہر ہے کہ اس کی ذمہ داری ان والدین پر بھی ہے جو اولاد کی شادی میں غفلت برتتے ہیں یا بغیر کسی شرعی اور معقول وجہ کے تاخیر کرتے رہتے ہیں ،جوانی کے جذبات کے لیے صحیح مرکز مہیا نہ ہو تو نوجوانوں کے غلط راہ پر چل پڑنے کا اندیشہ بہر حال رہتا ہے اور اس کا علاج یہ ہرگز نہیں ہے کہ آپ ماحول کی خرابی کے شکوے کرکے اپنی بے گناہی ثابت کریں یا نوجوانوں کو ملامت کا نشانہ بنا کر اپنے جرم کو ہلکا کرنے کی ناکام کوشش کریں ،اس کا صحیح علاج یہی ہے کہ آپ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں ،اور خدا کے رسول ﷺ نے اس مرحلے کے لئے آپ کو جو ہدایت دی ہے ،اس پر انتہائی اہتمام اور توجہ کے ساتھ عمل کریں ،شادی میں تاخیر کا وبال صرف یہی نہیں ہے کہ خدانخواستہ کوئی بری صورت حال سامنے آئی تو رسوائی ہوگی ، بلکہ اسلام کی نظر میں آپ گنہگار رہوں گے،خدا کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے۔

مَنْ وُّلِدَلَهٗ وَلَدٌفَلْيُحْسِنِ اسْمَهٗ وَاَدَبَهٗ فَاِذَابَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ وَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًافَاِنَّمَااِثْمُهٗ عَلٰى اَبِيْهِ.

جس شخص کو خدا اولاد سے نوازے تو اس کا کام یہ ہے کہ وہ اس کا اچھا سا نام رکھے، اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اچھی تربیت دے، اور جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کرادے۔ اگر بالغ ہونے پر اس نے اولاد کا نکاح نہ کیا اور وہ کسی گناہ میں پڑ گئی تو اس کا وبال اس کے باپ پر ہوگا۔

اور ایک موقع پر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا، تورات میں لکھا ہے کہ:
جس شخص کی بچی بارہ سال کی عمر کو پہنچ گئی اور اس نے بچی کا نکاح نہیں کرایا اور وہ کسی غلطی میں مبتلا ہوگئی تو اس کی غلطی کا وبال اس کے باپ پر ہوگا۔

﴿مناسب رشتہ کی تلاش﴾

بچے کی شادی میں تاخیر بالعموم اس لیے ہوتی ہے کہ مناسب رشتہ نہیں مل پاتا۔ آپ کی یہ خواہش اور کوشش بالکل بجا ہے کہ آپ کے بیٹے یا بیٹی کے لیے مناسب رشتہ ملے، بلکہ یہ فکر و جستجو آپ کا فرض ہے۔ اور اسلامی تعلیمات کا تقاضا بھی یہی ہے کہ آپ مناسب رشتہ کے لیے پوری جدوجہد کریں۔

اسلام کا مطالبہ آپ سے یہ ہرگز نہیں ہے کہ آپ کو جو بھی بھلا۔ برا۔ رشتہ مل جائے، آپ آنکھیں بند کر کے بس اسے قبول ہی کر ڈالیں، اور اس معاملے میں کچھ غور و خوض نہ کریں۔ شادی نہایت اہم معاملہ ہے، پوری زندگی کا مسئلہ ہے۔ نہ صرف دنیا کے بننے بگڑنے تک اس کے اثرات محدود ہیں بلکہ آخرت کی زندگی پر بھی اس کے اثرات پڑ سکتے ہیں۔ یہ معاملہ نہایت سنجیدہ ہے، شریک زندگی کے انتخاب میں سوچ بچار لازمی ہے۔

سوچنے کی بات صرف یہ ہے کہ آپ کی سوچ بچار اسلام کی روشنی میں ہو، انتخاب کا جو معیار اسلام نے بتایا ہے وہی آپ کے پیش نظر ہو، اس کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنی اولاد کے لیے شریک حیات کے انتخاب میں انہیں بنیادوں کو سامنے رکھیے جن کو پیش نظر رکھنے کی اسلام نے ہدایت دی ہے بے لاگ جائزہ لیجئے کہ بچے کی شادی میں کہیں اس لیے تو تاخیر نہیں ہورہی ہے کہ آپ نے لڑکے یا لڑکی کے انتخاب میں کچھ ایسی باتوں کو اہمیت دے رکھی ہے جن کی دین میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔اور آپ کو ان باتوں پر اس لیے اصرار ہے کہ آپ نے یہ جاننے کی کوشش ہی نہیں کی ہے کہ اس سلسلے میں اسلام کی تعلیمات وہدایات کیا ہیں؟

﴿شریک حیات کے انتخاب کا معیار﴾

شریک حیات کے انتخاب میں عام طور پر پانچ باتیں پیش نظر رہتی ہیں،1۔مال و دولت 2۔حسب ونسب 3حسن وجمال 4۔دین واخلاق 5۔تعلیم

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ پانچوں باتیں اپنی جگہ اہم ہیں مال ودولت کی اہمیت سے کون انکار کرسکتا ہے، بالخصوص اس دور میں۔خاندان اور حسب ونسب بھی بعض پہلوؤں سے نظر انداز کردینے کے قابل نہیں ہے،بعض خاندان یا برادریاں جو عرصہ دراز سے پس ماندہ ہیں ان میں بعض معاشرتی ، ذہنی اور اخلاقی کمزوریاں ضرور ہوتی ہیں۔اور طرز معاشرت۔انداز فکر۔اور سلوک وبرتاؤ کا فرق بعض اوقات اس درجہ اثر انداز ہوتا ہے کہ خوشگوار ازدواجی زندگی کی توقع ہی نہیں کی جاسکتی۔

انتخاب میں حسن وجمال کو بھی بنیادی اہمیت حاصل ہے اور لڑکی کے انتخاب میں تو خاص طور پر یہی چیز فیصلہ کن ہوتی ہے،اس سے انکار کی کیا گنجائش ہے کہ خدا نے انسان کو ذوقِ جمال دیا ہے،اور خوبصورتی پسند کرنے ہی کی چیز ہے۔تعلیم کی اہمیت اور ضرورت بھی مسلّم ہے اور دورِ حاضر میں تو تعلیم اور ڈگری کا رشتے کے معاملے میں خاص خیال

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

رکھا جانے لگا ہے۔ یہ واقعہ ہے۔ کہ اونچی تعلیم حوصلوں کو بلند کرتی ہے، عزت واحترام کا ذریعہ بنتی ہے، خوش حال زندگی اور سماج میں وقعت وعظمت کا سبب بنتی ہے۔

رہا دین واخلاق کا معاملہ تو ظاہر ہے، مسلمان کے نزدیک اس کی اہمیت اور قدر تو ہونا ہی چاہیے۔ مسلمان ماں یہ کیسے گوارا کرسکتی ہے کہ وہ زیر تجویز فرد میں سب کچھ تو دیکھے لیکن اس کو نظر انداز کردے یا اس کو اہمیت ہی نہ دے۔ آپ کی خواہش، آرزو اور کوشش اگر یہ ہے کہ آپ کی بیٹی یا بیٹے کو ایسا شریک زندگی ملے جو ان پانچوں خوبیوں میں معیاری ہو، تو آپ کی تمنا بھی مبارک، آپ کی آرزو بھی درست اور آپ کی کوشش بھی حق بجانب، کون نہیں چاہے گا کہ اس کے جگر گوشے کو ایسا ہی جوڑا ملے جو ان پانچوں خوبیوں سے آراستہ ہو۔ اسلام آپ کی اس خواہش، تمنا اور کوشش کی ہرگز ناقدری نہیں کرتا، وہ آپ کے ان جذبات کا احترام کرتا ہے۔

اگر آپ کو ایسا جوڑا مل جائے جس میں یہ ساری خوبیاں موجود ہوں تو یقین کیجئے کہ یہ خدا کی خصوصی نوازش ہے۔ عام حالات میں یہ انتہائی مشکل ہے کہ ہر رشتے کے لیے آپ کو یہ ساری خوبیاں یکجا مل جائیں، کسی میں کچھ خوبیاں ملیں گی تو کچھ خرابیاں بھی ہو گی۔ دراصل اسی میں آپ کا امتحان ہے کہ آپ انتخاب میں اسلامی نقطہ نظر اپنے سامنے رکھیں اور انہیں خوبیوں کو وجہ ترجیح بنائیں جن کو اسلام نے ترجیح دی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی ہدایت

رسول اللہ ﷺ کی ہدایت یہ ہے کہ آپ انتخاب کرتے وقت دین کو اولین اہمیت دیں، دین واخلاق کے ساتھ دوسری چار چیزوں میں سے جو بھی میسر آجائیں اس پر خدا کا شکر ادا کریں اور پھر بے وجہ ٹال مٹول نہ کریں، ہاں وہ رشتہ آپ کے لیے ہرگز قابل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبول نہ ہونا چاہئے، جس میں اور خوبیاں تو ہوں مگر دین واخلاق کی طرف سے مایوسی ہو، مسلمان ماں باپ کے لیے دیکھنے کی اولین چیز دین واخلاق ہے، جو شخص اس سے کورا ہے، وہ دوسری تمام چیزوں میں مثالی ہو تو بھی اس لائق نہیں کہ آپ اپنے جگر گوشے کیلئے اس کا انتخاب کریں، اسے اپنے گھر کی بہو بنائیں یا اپنا داماد بنانے کی سوچیں دوسری تمام چیزوں کے نقص کی تلافی تو دین واخلاق سے ہوسکتی ہے، یا یوں کہیے دین واخلاق کی خاطر دوسری کمزوریوں کو تو گوارا کیا جاسکتا ہے لیکن کسی بڑی سے بڑی خوبی کی خاطر بھی دین واخلاق سے محرومی کو گوارا نہیں کیا جاسکتا، دین واخلاق کی تلافی کسی دوسری خوبی سے نہیں ہوسکتی، خدا کے رسول ﷺ کی ہدایت ہے۔

''نکاح کے لیے عام طور پر عورت میں چار چیزیں دیکھی جاتی ہیں،

(مال ودولت) (خاندانی شرافت) (حسن وجمال) (دین واخلاق)

فرمانِ نبوی ﷺ دین دار عورت سے شادی کرو تاکہ تمہارا بھلا ہو۔

یہ حدیث آپ کو بتاتی ہے کہ آپ اپنے بیٹے کے لیے بہو بیاہ کر لائیں، جو دیندار ہو، اور اسلامی اخلاق سے آراستہ ہو، ایسی بہو کے ذریعے ہی آپ کا گھر اسلام کا گہوارہ بن سکتا ہے، اور ایسی بہو سے ہی یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ اس کی گود سے ایسی نسل اٹھے جو دین وایمان میں پختہ اور اسلام کے لیے جذبہ اشاعت وجہاد سے سرشار ہو۔ اسی طرح داماد کے انتخاب کے لیے بھی آپ ﷺ کی ہدایت ہے کہ دین واخلاق کو ہی بنیادی اہمیت دی جائے۔

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تمہارے یہاں کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کے دین واخلاق سے تم مطمئن اور خوش ہو تو اس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنے جگر گوشے کی شادی کردو۔ اگر تم ایسا نہ کروگے تو زمین میں زبردست فساد پھیل جائے گا۔

یہ حدیث آپ کو فیصلہ کن انداز میں بتاتی ہے کہ جب آپ کے یہاں کسی ایسے لڑکے کا پیغام آجائے، جس کے دین واخلاق کی طرف سے آپ کو اطمینان ہو، آپ کی یقینی معلومات یہ ہوں کہ خدا ترس، دیندار، صوم وصلوٰۃ کا پابند اور اسلامی اخلاق سے آراستہ ہے، تو پھر بلا وجہ تاخیر اور ٹال مٹول کرنا کسی طرح صحیح نہیں۔ خدا کے بھروسے پر اس کے لیے اولین اہمیت کی چیز دین وایمان ہی ہے اور جس سماج میں دین وایمان کو نظر انداز کر کے دوسری چیزوں کو اہمیت دی جائے یا مال ودولت اور حسن وجمال کو دین واخلاق پر ترجیح دی جائے، تو ایسے سماج میں فتنہ وفساد کا طوفان اٹھ کر رہے گا اور دنیا کی کوئی طاقت ایسے سماج کو اس طوفان سے بچا نہ سکے گی۔ (حسن معاشرت مولانا محمد یوسف اصلاحی)

بیوہ، مطلقہ کے ساتھ ماں باپ اور بھائیوں کا حسن سلوک

حضرت اقدس مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب باندوی ؒ

حدیث میں ہے کہ ایک صحابی نے حضور ﷺ سے پوچھا میرے مال کا سب سے اچھا مصرف کیا ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیری وہ لڑکی جو تیری طرف لٹا دی جائے لڑکی کے باپ کی طرف لوٹنے کی یہی صورت ہوتی ہے یا تو بیوہ ہو جائے یا مطلقہ ہو جائے یا اسکا شوہر اسے اچھی طرح رکھتا نہ ہو ایسی حالت میں بے چاری کہاں جائے اپنے میکے ہی تو آئے گی اپنے ماں باپ بھائی کے پاس ہی تو رہے گی یہاں نہ جائے گی تو بے چاری کہاں جائیگی اپنے ماں باپ بھائی اس کے نہ ہوں گے تو کون ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ لڑکی کی شادی ہونے کے بعد پھر اس کے ساتھ بیٹی جیسا سلوک نہیں کرتے اس کے ساتھ اجنبیوں جیسا سلوک کرتے ہیں اچھے خاصے پڑھے لکھے دیندار لوگوں تک کو اس میں مبتلا دیکھا ہے۔ ارے اس بے چاری کی اگر بھائی کی بیوی سے نہیں بنتی تو ماں باپ اور بھائی تو ہیں ان کو خیال کرنا چاہئے۔

﴿نکاح کیلئے اجازت طلبی﴾

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(لاتُنكَحُ الأَيِّمُ حَتىّٰ تُستَأمَرَ، وَلَا تُنكَحُ البِكرُ حَتّٰى تُستَأذَنَ)

کسی بیوہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے مشورہ نہ کرلیا جائے اور کسی کنواری لڑکی کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لے لی جائے۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! کنواری لڑکی کی اجازت کیسے ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی خاموشی اس کی اجازت سمجھی جائے گی۔ (بخاری)

﴿رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ھے﴾

مَن كَانَت لَهُ امرَأَتَانِ فَمَالَ اِلىٰ أَحَدِهِمَا، جَاءَ يَومَ القِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ۔ ابوداؤد

جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک ہی کی طرف مائل ہوا (اور دوسری کو نظر انداز کردیا) تو قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے جسم کا ایک حصہ ایک پہلو پر جھکا ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موت کے بعد بھی بیوی سے وفا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ

مجھے رسول اللہ ﷺ کی بیویوں میں سے کسی پر کبھی اتنی غیرت نہیں آئی جتنی حضرت خدیجہؓ پر آتی تھی حالانکہ میں نے انہیں نہیں دیکھا تھا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کثرو بیشتر انکا تذکرہ کرتے رہتے تھے۔ اور بعض اوقات بکری ذبح کرتے تو اس کے گوشت کے کچھ ٹکڑے حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھی بھیجا کرتے۔ اس پر میں کبھی کبھی کہہ دیتی کہ شاید دنیا میں اور کوئی عورت ہے ہی نہیں سوائے خدیجہؓ کے؟ تو آپ ﷺ فرماتے: اس کے یہ یہ فضائل تھے اور میری اولاد بھی اسی سے ہوئی۔ (بخاری)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ وَأَقْرَبُ مَاتَكُونُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهَا وَهِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا۔

خاتون ستر (چھپانے کی چیز) ہے اس لئے جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں رہتا ہے اور وہ اپنے رب کی رحمت کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے۔

جو خواتین رسول اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کرتیں اور وہ اپنے گھروں کو واپس لوٹنے لگتیں تو انہیں آپ ﷺ حکم دیا کرتے تھے کہ:

(اِسْتَأْخِرْنَ فَاِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ (وَسَطَهَا) عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيْقِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰى اِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوْقِهَا) (بخاری ومسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تم پیچھے ہٹ جاؤ کیونکہ تمھارے لئے جائز نہیں کہ تم راستے کے عین درمیان میں چلو، تم پر لازم ہے کہ تم راستے کے کناروں پر چلو۔اس پردہ خواتین دیوار کے ساتھ چمٹ کر چلتی تھیں حتیٰ کہ ان کی چادریں (جن سے انھوں نے پردہ کیا ہوتا) دیواروں سے اٹک جاتی تھیں۔تو آپ اندازہ فرمائیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب نماز کی ادائیگی کے بعد گھروں کو واپس لوٹنے والی عورتوں کو مردوں کے راستے سے دور رہنے کی تلقین فرمائی تو عام طور پر مرد وعورت کا اختلاط کیسے درست ہوسکتا ہے؟

حضرت عقبہ عامر الجہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم (غیر محرم) عورتوں کے پاس جانے سے پرہیز کرو۔تو ایک انصاری نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ اَلْحَمُوُ (یعنی خاوند کے بھائی دیور) کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دیور موت ہے۔اس حدیث میں ذرا غور کریں کہ جب دیور (خاوند کا بھائی) اپنی بھابھی کیلئے موت ہے تو عام مرد وعورت کا آپس میں اختلاط کتنا خطرناک ہوسکتا ہے۔

﴿حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴾

(لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ)

کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ ہرگز خلوت میں نہ جائے ہاں اگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہو تو ٹھیک ہے۔اور اسی طرح کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔آپ ﷺ کا یہ فرمان سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ میری بیوی حج کیلئے روانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوگئی ہے اور میرا نام فلاں فلاں غزوہ کیلئے لکھ لیا گیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔ بخاری ومسلم

خوشبو لگا کر مردوں کے سامنے سے گزرنا

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

(أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْقَوْمِ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ). النسائی

جو عورت خوشبو لگا کر کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تاکہ وہ اس خوشبو کو محسوس کرسکیں تو وہ بدکار عورت ہے۔

فرمان الٰہی ہے: (النور)

ترجمہ:۔ ایمان والی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عزت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو ظاہر ہے۔ اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں اور اپنا بناؤ سنگھار کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے شوہروں کے یا اپنے باپ کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا اپنے غلاموں کے یا ایسے نوکروں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہ ہوں۔ اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے۔

فرضیت پردہ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے وہ فرماتی ہیں: ہم رسول اللہ کے ساتھ حالت احرام میں تھیں، جب مرد ہمارے سامنے آتے تو ہم میں سے ہر خاتون اپنی کھلی چادر کو اپنے سر سے چہرے پر لٹکا لیا کرتی تھی اور جب وہ گزر جاتے تو ہم اپنا چہرہ ننگا کر لیتیں۔"

(احمد۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، الدار قطنی، البیہقی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عورت کے جسم کا پردہ

سورۂ نور کی روشنی میں

عورت کو بہت سی ایسی چیزوں سے بچانا اور محفوظ رکھنا ضروری ہے جن سے مردوں کو بچانا ضروری نہیں ہے۔اسی لئے صرف عورت کو پردہ کا حکم دیا اور اظہار زینت و بے پردگی سے روکا گیا ہے۔

نگاہوں کا پردہ شرمگاہ کے تحفظ کا باعث

چنانچہ عورتوں کے لئے لباس ذریعہ پردہ پوشی کا اہتمام اور گھروں میں سکونت پذیر رہنا ضروری ہے جبکہ مردوں کے لئے یہ بات ضروری نہیں کیوں عورتوں کا بے پردہ ہونا فتنہ وفساد کا سبب ہے جبکہ مرد ان کے نگران ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ

ترجمہ:۔"(اے نبی ﷺ) آپ مؤمن مردوں سے کہیں کہ اپنی نظروں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔" النور

چھرہ اور دونوں ھاتھوں کاپردہ عام حالات میں

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کا قول ہے کہ چہرہ اور دونوں ہاتھ ظاہری زینت میں شمار ہیں۔احمد بن حنبل سے بھی ایک روایت یہی ہے۔اور علماء کی ایک جماعت جیسے شافعیؒ وغیرہ کا بھی یہی قول ہے۔نیز اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم ہے کہ عورتیں" جلباب" لٹکایا کریں یعنی گھونگھٹ نکالا کریں تا کہ وہ پہچانی نہ جائیں اور انہیں تنگ نہ کیا جائے۔یہ ارشاد ربانی پہلے مسلک کی دلیل ہے۔چنانچہ سیدنا عبیدہ السلمانی وغیرہ کہتے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسلمان عورتیں اپنی چادریں سر کے اوپر سے اس طرح لٹکا لیتی تھیں کہ راستہ دیکھنے کے لئے صرف ان کی آنکھیں کھلی رہتی تھیں۔

صحیح بخاری کی روایت میں حالت احرام میں عورت کو نقاب اور دستانہ پہننے سے روکا گیا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نقاب اور دستانہ حالت احرام کے علاوہ عورتوں میں مشہور و معروف تھا جس کا لازمی نتیجہ ہے کہ عورتوں کے چہرے اور ہاتھ چھپے رہتے تھے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر ایسی حرکت وعمل سے عورتوں کو منع فرمایا ہے جس کو سن کر یا کسی اور طرح ان کی پوشیدہ آرائش معلوم کی جا سکے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہیں۔

﴿وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ﴾

وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں کہ اپنی جو آرائش انہوں نے چھپا رکھی ہے اس کا لوگوں کو علم ہو جائے۔

اور فرمایا:

﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾

اور اپنے سینے پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈال لیں۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو مسلمان عورتوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر اپنی گردنوں پر لٹکا لیا۔

﴿ہیجڑوں سے پردہ اور اختلاط کی ممانعت﴾

امام مسلمؒ کے علاوہ باقی اصحاب کتب ستہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہیجڑوں اور مردوں کی صورت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے اور آپ نے فرمایا کہ ہیجڑوں کو اپنے گھروں سے نکال دو فلاں فلاں ہیجڑے کو نکال باہر کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہا مسئلہ نظر فجاۃً یعنی اچانک پڑنے والی نظر کا تو وہ معاف ہے بشرطیکہ اپنی نظر کو پھیر لے جیسا کہ حدیث کی مستند کتابوں میں ہے: سیدنا جریرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اچانک پڑ جانے والی نظر کا کیا حکم ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

اِصْرِفْ بَصَرَكَ اپنی نظر پھیر لو۔

اسی طرح کتب سنن میں سیدنا علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا:

﴿يَاعَلِيُّ لَا تَتْبَعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّمَا لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الثَّانِيَةَ﴾

اے علی!۔۔۔ ایک بار نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نظر کو اس کے پیچھے نہ لگاؤ کیونکہ پہلی نظر تو تمہیں معاف تھی لیکن دوسری معاف نہیں۔ اور مسند احمد وغیر کی روایت میں ہے:

﴿اَلنَّظَرُ سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ مِنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ﴾

نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے۔ اور مسند احمد کی ایک روایت میں ہے:

﴿مَنْ نَظَرَ اِلٰى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ ثُمَّ غَضَّ بَصَرَهُ اَوْرَثَ اللّٰهُ قَلْبَهُ حَلَاوَةَ عِبَادَةٍ يَجِدُهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ جس شخص کی نظر کسی اجنبی عورت کے حسن وزینت پر پڑی اور پھر اس نے اپنی نظر پھیر لی تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے دل میں ایسی لذت عبادت پیدا کر دے گا کہ اس کا اثر وہ قیامت تک محسوس کرتا رہے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسلمان بچیوں اور بہنوں کو چند نصیحتیں

برائی کی ابتداء اور بگاڑ کے اسباب

(۱) بن سنور کر چست لباس یا باریک لباس یا ہندوانہ لباس ۔غیر شرعی لباس تیز خوشبو لگا کر۔ دوکانداروں کے پاس نہ جائیں ۔اور نہ ہی اکیلی جائیں۔فالتو باتیں نہ کریں ۔اگر کوئی دوکاندار۔آزادی کی باتیں شروع کرے تو اسے جھڑک دیں ۔اور دوکان سے نکل جائیں۔ بہت زیادہ ضرورت کے بغیر نہ جائیں۔

(۲) دوکاندار کے ہاتھ میں رقم نہ پکڑائیں میز پر رکھ دیں واپسی رقم بھی کہ میز پر رکھ دے یا ہاتھ پر موٹا کپڑا یا دستانے ہوں ہاتھ سے ہاتھ ٹکرانا خرابی کی ابتداء ہوتی ہے اگر دیکھیں کہ دوکاندار بدتمیز ہے تو اس دوکان کو چھوڑ دیں۔

(۳) علماء، پیر، صاحبان اور واعظین ،عاملین ،ماسٹر لیکچرار ،ڈاکٹر، طبیب جوان بوڑھے عمر رسیدہ سب سے پردہ کریں۔ ممکن ہو تو ہاتھوں اور پاؤں کو بھی چھپائیں اکیلے میں قطعاً نہ جائیں۔

(۴) گھروں میں بچوں اور بچیوں کو اگرچہ نابالغ ہی کیوں نہ ہوں ٹیوشن پڑھانے والوں سے پردہ کرائیں۔اور بچوں کو بچیوں کو فاصلہ پر بیٹھنے کی تاکید کریں۔

نیز ایسی جگہ ہو جہاں پر گھر والوں کی نظریں ہوں ۔ بوڑھوں پر بھی اعتبار نہ کریں۔خود بھی پردہ کریں۔

(۵) اگر بیمار ہوں اور کسی عامل بزرگ کے پاس جائیں دم درود کیلئے تو دیکھیں کمرے کا دروازہ بند کر کے اکیلے مریض کو تو نہیں بلاتا۔اگر ایسا ہو تو واپس ہو جائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹروں کے پاس بھی اکیلے میں نہ جائیں۔

(۶) اکثر ٹیلر ماسٹر عورتوں کے کپڑوں کے ناپ لیتے وقت ان کے جسم سے ہاتھ لگاتے ہیں اس طرح شیطان اپنا کام کرگزرتا ہے۔ اپنے سلے ہوئے کپڑے ناپ کے لئے دیں۔

(۷) جو دوکان دار کہے باجی آپ سے پیسے نہیں لیتا۔ آپ نے جو منگوانا ہو منگوالیا کریں اسکو جھڑک دیں کہ میں تمہاری اماں لگتی ہوں کہ پیسے نہیں لیتے خبردار ایسی بات نہ کرو۔ اور جو بہت بدتمیز ہو تو جوتا نکال کر اسکی مرمت ایسے انداز میں کریں کہ ساتھ والے دوکانداروں کو بھی معلوم ہو جائے۔

(۸) راستوں میں اگر کوئی تنگ کر رہا ہو تو چند شریف لوگوں سے شکایت کریں تاکہ وہ اس سے نمٹ لیں۔

(۹) بسوں میں ویگنوں میں مردوں سے فاصلہ رکھیں جس گاڑی میں کوئی نہ ہو اس میں اکیلی سفر نہ کریں۔

(۱۰) نماز کے وقت گاڑی رکوا کر مناسب جگہ نماز پڑھیں۔

(۱۱) فالیں نکالنے والے جھوٹے ہیں کسی کو ہاتھ مت دکھائیں۔ ایسے لوگوں کے پاس جانا سخت گناہ ہے۔

(۱۲) سحر، جادو، نظر وغیرہ کا علاج حتی الوسع خود کریں اور جو دعائیں احادیث مبارکہ میں ہیں۔ وہ پڑھ کو خود اپنے اوپر، بچوں پر دم کریں اور سورہ فاتحہ پڑھ کر پانی پر دم کریں اور پلائیں۔

(۱۳) غیب کی باتیں نہ عامل جانتے ہیں نہ جنات نہ پیر فقیر کسی کی بات پر یقین نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں۔ اکثر لوگ قیافہ شناس یا ماہر نفسیات ہوتے ہیں۔ وہ کچھ چیزیں معلوم کر لیتے ہیں جس سے عامۃ المسلمین میں غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔

(۱۴) اکثر خواب خیالات ہوتے ہیں کسی ماہر عالم معتبر سے تعبیر لیں نہ خود تعبیر نکالیں اور نہ عام لوگوں سے پوچھیں۔

(۱۵) استخارہ میں کچھ نظر آنا ضروری نہیں صرف دل کی توجہ دیکھیں اگر میلان بڑھ جائے تو حق میں ہے ورنہ نہیں۔

(۱۶) خاوند کے بھائیوں، بہن کے بھائیوں بہنوئی۔ خالہ زاد اور غیر محرم رشتہ داروں سے اختلاط بالکل نہ رکھیں۔

(۱۷) اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو کہہ دیں کہ کسی دوسرے وقت تشریف لائیں۔ اکیلے میں بند گھر میں انکو نہ بٹھائیں۔

(۱۸) ہمارے دیہاتوں میں آج بھی قریبی غیر محرم رشتہ داروں کے ساتھ بسوں میں، گاڑیوں میں، بیویوں کو، بچیوں کو سفر پر بھیجنا عیب نہیں سمجھا جاتا جو سخت نادانی اور جہالت ہے، نبی علیہ السلام نے فرمایا دیور تو موت ہے۔

(۱۹) نکاح میں غیر محرم کو وکیل بنانے کے بعد اسے اپنا بھائی سمجھا جاتا ہے جو شرعاً ناجائز ہے۔ محرم کو وکیل بنائیں۔

(۲۰) اکثر خواتین غیر محرموں کو بھائی بنا لیتی ہیں اور اس بہانے بے حیائی اور برائی شروع ہو جاتی ہے۔ اس رسم کو سختی سے کچل دیں۔

(۲۱) بچوں، اور بچیوں، چھوٹوں بڑوں کو ٹیلیویژن کے آزادانہ پروگرام دیکھنے نہ دیں۔ منع کرنے سے ان میں شوق بڑھ جاتا ہے بلکہ ان پروگراموں کو جو بے حیائی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فحاشی پر مبنی ہوں چاہے لباس کی نمائش کے ہوں یا ورزش کے بند کرادیں۔ مثبت پروگرام کے چند چینل کھولیں۔ زیادہ ٹیلیویژن، لیپ ٹاپ وغیرہ سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

(۲۲) غیر مسلموں، کافروں، یہودونصاریٰ کی مشابہت سے لباس میں بھی اور وضع قطع میں بھی بچیں۔

(۲۳) ناخن پالش نہ لگائیں، مہندی سے ناخن رنگین کرلیں۔ ناخن پالش اگر لگی ہوتو نہ غسل واجب اترتا ہے اور نہ ہی وضو ہوتا ہے نیز لمبے ناخن رکھنا بھی جائز نہیں۔ ہر کام میں سنت مطہرہ کا اتباع کریں۔

(۲۴) آج کل شادیوں میں ویڈیو بنانے کا رواج ہے پردہ دار خواتین کی تصویریں بھی غیر محرموں کے ہاتھ لگ جاتی ہیں۔ نیز خواتین میں غیر محرم مرد گھومتے ہیں ایسی جگہ بیٹھیں کہ جہاں آپ کی بے پردگی نہ ہو۔

(۲۵) ہوٹلوں میں بھی فیملی کیلئے الگ جگہ بنی ہوتی ہے مگر عورتوں کے ساتھ مرد بھی ہوتے ہیں۔ جو سب کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اگر آپ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنتوں کے خلاف کرینگے تو پریشانیوں میں ضرور مبتلا ہوجائینگے، دیندار لوگوں پر تکلیفیں جلد آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔

بچوں اور بچیوں کی اصلاح کا بہترین علاج

بعض والدین بچوں اور بچیوں کی بے راہ روی سے پریشان ہوکر میرے پاس آکر تعویذ مانگتے ہیں۔ میں انہیں اصلاح کا طریقہ یوں بتاتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۱) ان کے دوست وسہیلیاں بہترین اخلاق وکردار اور نیک وشریف دیندار لوگوں کے بچوں اور بچیوں کو بنائیں اس سے غافل نہ ہوں۔ محنتی، لائق اور شریف دوستوں سے وہ ضرور اثر لینگے۔

(۲) تعلیم اور اچھے کاموں اور ذہانت کے کاموں میں ان میں مقابلہ کی عادت ڈالیں۔ زیادہ ڈانٹ ڈپٹ کے مقابلہ میں ایک دوسرے سے اچھائیوں میں آگے بڑھنے کا جذبہ جب پیدا ہوگا۔ تو وہ رات دن بغیر کہے محنت شعار بن جائیں گے۔

(۳) غلط دوستوں اور سہیلیوں سے بچائیں۔ خصوصاً این جی اوز سے، نہ ان سے دوستی اور نہ ہی انکی نوکری چاہے آپ لوگ کنگال ہو جائیں۔ ایسے لوگوں سے بچیں این جی اوز نے ہمارے ملکوں میں تباہی پھیلا دی ہے اخلاقیات کی سب حد پار کر دی ہیں، دور دراز علاقوں میں پراجیکٹوں کیلئے جوان لڑکیاں غیر لوگوں کے ساتھ کام کرتی ہیں۔ چونکہ وہاں دنیاوی مراعات زیادہ ہوتی ہیں مگر حقیقت میں وہ اپنا دین بھی اور دنیا بھی تباہ کر دیتی ہیں پہلے تو ان کو قبول کوئی نہیں کرتا۔ اور اگر خوش قسمتی سے شادی ہو جائے تو ناکام ہو جاتی ہے ساری عمر شک وشکوک اور بداعتمادی میں گزرتی ہے۔ میں نے اپنے تجربات کی روشنی میں امت کی خیر خواہی کیلئے یہ لکھ دیا ہے اللہ کرے اتر جائے تیرے دل میں میری بات۔

﴿مؤمنہ عورت کا شرعی لباس اور اس کے اوصاف﴾

(۱) ایک مسلمان عورت کے لباس کا کامل ہونا ضروری ہے جو نامحرم مردوں سے اس کے پورے جسم کو مکمل پردے میں چھپا کر رکھے اور وہ محرم لوگوں کے سامنے بھی جسم کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف انہیں حصوں کو ظاہر کرسکتی ہے جن کے ظاہر کرنے کا عموماً رواج پایا جاتا ہے یعنی وہ ان کے سامنے صرف اپنے چہرے اپنی دونوں ہتھیلیوں اور قدموں کو ظاہر کرسکتی ہے (۲) لباس کا اس طرح ساتر ہونا ضروری ہے کہ جسم نظر نہ آئے ایسا باریک نہ ہو کہ اس کے نیچے سے عورت کی جلد کا رنگ ظاہر ہو۔ (۳) ایسا تنگ اور چست نہ ہو کہ اس کے اعضاء کی ساخت نمایاں ہو چنانچہ صحیح مسلم میں رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مَائِلَاتٌ مُمِيلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ مِثْلُ أَسْنِمَةِ الْبُخْتِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَرِجَالٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا عِبَادَ اللَّهِ﴾

جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے دیکھا نہیں ہے ایک قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہن کر بھی ننگی ہوں گی، غیر مردوں کی طرف مائل ہونے والی اور مائل کرنے والی ہونگی مٹک مٹک کر اور اپنے مونڈھوں اور کولہوں کو ہلا ہلا کر چلنے والی ہوں گی ان کے سر اونٹ کے کوہان کی مانند ہوں گے، وہ جنت میں نہ تو داخل ہو پائیں گی، اور نہ ہی انہیں جنت کی خوشبو ملے گی۔ دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے جن سے وہ اللہ کے بندوں کو ماریں گے۔

لہٰذا میں تمام صاحب ایمان مردوں اور عورتوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل سے ڈرتے رہا کریں۔ ستر کی اسلامی شرائط پر پورا اترنے والا لباس پہنا کریں۔ اپنا پیسہ پتلون جیسے لباس خریدنے میں ضائع نہ کیا کریں۔ اور توفیق دینے والی تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے (مجلّہ الدعوۃ العدد ۱۸/۸/۱۴۰۵۔۱۴۲۶/۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نیز اس میں بھی ایک شرط ہے کہ مرد ہو یا عورت وہ ایسا لباس نہیں پہن سکتے جو تنگ اور چست ہو۔ کیونکہ یہ صنفی فتنوں کا سبب بنتا ہے۔ ایسے تنگ ملبوسات کا پہننا عورتوں پر حرام ہے کیونکہ جب وہ گھروں سے نکلتی ہیں تو ان پر مردوں کی نگاہیں پڑتی ہیں اور فتنوں کو ہوا ملتی ہے۔ اسی طرح مردوں کے لئے بھی ایسے لباس کی ممانعت ہے جن سے ان کے اعضائے جسم کے خدوخال اور ستر کا اظہار ہوتا ہو۔

ان حقائق کے پیش نظر ایسے لباس کی خرید و فروخت ان کا سینا ان کا کاٹنا سب ناجائز ہیں انہیں پہننے والا گناہ گار اور ایسا لباس پہنانے والا برائی اور سرکشی سے تعاون کرنے والوں میں شمار ہوگا۔ واللہ اعلم۔

(شیخ ابن جبرین۔۔۔۔ الکنز الثمین من فتاویٰ ابن جبرین جمع علی ابولوز)

سوال: کیا مردوں کی طرح عورتوں کے لیے پتلون پہننا جائز ہے؟

فتویٰ: ہرگز نہیں۔ عورت کو ایسا چست لباس پہننا جائز نہیں ہے جس سے اس کے جسم کے نشیب و فراز نمایاں ہوتے ہوں۔ اس سے فتنوں کی آگ بڑھکتی ہے۔ پتلون بھی ایسا ہی لباس ہے جس کے پہننے میں مردوں سے مشابہت بھی ہے جب کہ نبی اکرم ﷺ نے مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ (افتاء کمیٹی ۔۔۔۔ فتاویٰ المراۃ جمع محمد المسند)

پتلون سکرٹ اور مؤمنہ عورت

سوال: ۔آج کل پتلون نامی لباس کا رواج عام ہو رہا ہے اور اس کی کئی شکلیں نظر آتی ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ پہلی نظر میں اس کی شکل تنور کی سی دکھائی دیتی ہے۔ اوپر کا حصہ تنگ اور نیچے کا حصہ گول اور کشادہ۔ اسے سکرٹ کہا جاتا ہے۔ متعدد صورتوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پائے جانے والے اس لباس کو عورت کے پہننے کے متعلق کیا حکم ہے؟ خصوصاً اس صورت میں اسے صرف عورتیں نہیں یا کمسن لڑکیاں پہنیں جن کی عمر بارہ سال یا اس سے کم ہو۔ انہیں پہننے سے گناہ تو نہ ہوگا۔ کیا ہم اپنی کمسن بیٹیوں یا بہنوں کے لیے ایسا لباس پسند کر سکتے ہیں؟ کیا اس لباس کی خرید وفروخت اور اسے پہننا جائز ہے؟

جواب:۔ دین کے باغیوں نافرمانوں اور کفار کی مشابہت جائز نہیں۔ کیونکہ جس شخص نے کسی دوسری قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے شمار گا۔ بلاشبہ مذکورہ لباس جس نوعیت کا بھی ہو وہ اسلامی ممالک کے مردوں میں رائج ہے نہ عورتوں میں۔ علاوہ ازیں نہ مردوں کے لئے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا۔ جو لباس ہر دو اصناف میں سے ایک کے لئے مخصوص ہو اسے دوسری صنف کا پہننا جائز نہیں۔

﴿کشادہ پتلون اور مؤمنہ عورت﴾

سوال: فضیلۃ الشیخ! بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ڈھیلی کشادہ پتلون ستر کے تقاضے پورے کرتی ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

فتویٰ: اس سوال پر فضیلۃ الشیخ نے جواب میں فرمایا: ہرگز نہیں چاہے وہ کتنی ہی کھلی اور ڈھیلی ڈھالی کیوں نہ ہو، اس میں ایک ٹانگ کا دوسری ٹانگ سے الگ دکھائی دینا لازمی امر ہے۔ جو ستر کے تقاضوں کے منافی ہے۔ مزید برآں اس میں عورتوں کی مردوں سے مشابہت پائی جاتی ہے کیونکہ پتلون حقیقت میں مردوں کا لباس ہے''۔

﴿مؤمنہ عورت کے لئے چست اور سفید لباس﴾

سوال: کیا عورت کو چست اور سفید لباس پہننے کی اجازت ہے؟

فتویٰ: چست لباس بالکل جائز نہیں۔ عورت کے لئے بازاروں میں اور شاہراہوں پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اجنبی مردوں کے سامنے ایسے چست لباس میں آنا ہرگز جائز نہیں جس میں جسمانی اعضاء کا حجم نمایاں ہوتا ہو۔ ایسا لباس برہنگی کے مترادف ہے فتنہ برپا کرتا ہے اور بہت سی بڑی برائیوں کا سنگ بنیاد ثابت ہوتا ہے۔ رہا سفید لباس کا مسئلہ تو ایسے ممالک یا معاشرے میں جہاں سفید لباس مردوں کے لئے مخصوص سمجھا جاتا ہو وہاں عورت کو سفید لباس پہننا جائز نہیں۔ کیونکہ اس میں مردوں کی مشابہت پائی جائے گی، جب کہ نبی اکرم ﷺ نے مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

﴿کم سن بچیوں کے لئے مختصر لباس﴾

سوال: بعض خواتین (اللہ انہیں ہدایت دے) اپنی کمسن بچیوں کو ایسا مختصر لباس پہناتی ہیں کہ اس میں ان کی پنڈلیاں ننگی ہوتی ہیں۔ اگر ان ماؤں کو نصیحت کی جائے تو کہتی ہیں کہ ''بچپن میں ہم بھی ایسا لباس پہنتی تھیں۔ بڑا ہونے پر ہمارا تو کچھ نہیں بگڑا''۔ اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

فتویٰ: میرا نقطہ نظر تو یہ ہے کہ بیٹی کمسن ہی کیوں نہ ہو اسے ایسا مختصر لباس ہرگز نہیں پہنانا چاہیے کیونکہ اگر کم عمری میں بچی کو ایسی عادت پڑ گئی تو بڑا ہونے پر بھی باقی رہے گی اور اس کے دل سے بے پردگی کی کراہت ختم ہو جائے گی۔ اور اس کے برعکس اگر اسے بچپن ہی سے شرم وحیاء کا عادی بنایا گیا تو بڑا ہونے پر بھی یہ صفت اس میں موجود رہے گی۔

اپنی مسلمان بہنوں کو میری نصیحت ہے کہ وہ غیر اسلامی ممالک کے لباس پہننا ترک کر دیں۔ وہ لوگ ہمارے دین کے دشمن ہیں۔ نیز اپنی بیٹیوں کو لباس اور حیاء کا عادی بنائیں کیونکہ حیاء ایمان کا لازمی جزو ہے (ابن عثیمین رحمتہ اللہ علیہ فتاوی المراۃ: ص ۱۷۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کمسن بچی کے لئے پردے کا حکم

سوال: نابالغ بچیوں کے لئے شرعی نقطہ نظر سے پردے کے احکام کیا ہیں؟

کیا وہ حجاب کے بغیر گھر سے باہر نکل سکتی ہیں؟

کیا دوپٹہ اوڑھے بغیر ان کی نماز ہو جائے گی؟

فتویٰ: نابالغ بچیوں کے ورثاء کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان کے اخلاق وکردار کو اسلامی آداب سے آراستہ کریں۔ فتنہ وفساد کے اندیشے کے پیش نظر نیز اسلامی اخلاق کا عادی بنانے کی غرض سے انہیں گھر سے باہر جاتے ہوئے ستر وحجاب کی پابندی کا حکم دیں۔ اس طرح وہ فساد کا باعث نہیں بن سکیں گی۔ انہیں عادی بنانے کے لئے نماز بھی دوپٹے ہی میں پڑھنے کا حکم دیں تاہم ان کی نماز دوپٹے کے بغیر بھی درست ہوگی کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ))

''جس عورت کو حیض آیا ہو (یعنی وہ بالغ ہو چکی ہو) اس کی بغیر دوپٹہ اوڑھے نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا'' (مجلس افتاء۔۔۔۔فتاویٰ المراۃ: ص ۱۶۰)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بیوی کے حقوق

ایک عالم صاحب نے شیخ سے مشورہ لیا کہ میں مدرسہ میں پڑھاتا ہوں میری اہلیہ میرے ماں باپ کے ساتھ ہے میں اہلیہ کومدرسے لاناچاہتاہوں مدرسے کی طرف سے مجھے مکان ملاہے لیکن میری والدہ اور والد صاحب اس پر راضی نہیں وہ کہتے ہیں بیوی کو نہ لے جاؤاور وجہ اسکی یہ ہے کہ اس کے چلے آنے سے گھر میں خرچ کم بھیج سکوں گا بیوی رہے گی تو زیادہ بھیجوں گااور گھر میں مالی اعتبار سے تنگی اور پریشانی بھی ہے ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے حضرت نے فرمایا کہ بیوی کے بہت سے حقوق ہیں ان میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ جہاں خودرہے وہاں اپنے پاس بیوی کوبھی رکھے شریعت کا یہی حکم ہے شریعت کے حکم کے آگے سب کو جھک جانا چاہئے یہاں تک حکم ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر دوسری جگہ لیٹے نہیں اسکے پاس ہی لیٹے حضور ﷺ ان باتوں کا کس قدر خیال فرماتے تھےاور جس کی باری ہوتی اسکے پاس ضرور جاتے تھےاس سے معلوم ہوا کہ رات کو بیوی کے پاس رہنااس کا حق ہے ان باتوں کوآدمی معمولی سمجھتا ہے حالانکہ اس کی بہت اہمیت ہےان باتوں کاتعلق حقوق العباد سے ہے معلوم نہیں کس طرح لوگ بیویوں کوچھوڑکرمہینوں بلکہ کئی کئی سال باہر رہتے ہیں نہ بچوں کی فکراورنہ بیوی کی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو قانون مقرر کیا تھا کہ چار مہینے سے زائد کسی شخص کو بیوی سے علیحدہ رہنے کی اجازت نہیں اوراب تولوگ سال سال بھر باہر رہتے ہیں باہر ملک جاکر پیسہ کمارہیں ایسا پیسہ کس کام کا بیوی کی شکل دیکھ سکے نہ بچوں کی نہ رشتہ داروں سے ملاقات نہ ماں باپ کی خدمت ایسی عورتیں بھی خطرے میں ہوتی ہیں جن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے شوہر باہر رہتے ہیں جن کے اندر بہت تقوی اور عفت ہو وہ تو بچی رہتی ہیں ورنہ ان کا بچنا مشکل ہوتا ہے اس لئے جیسے مردوں میں شہوت ہوتی ہے عورتوں میں بھی تو شہوت ہوتی ہے اور شیطان عورتوں کو جلد بہکا لیتا ہے اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔

ساس بھو کے ساتھ رہنے کا مسئلہ

اس ضمن میں حضرت نے فرمایا کہ شادی شوہر سے ہوتی ہے یا شوہر کے ماں باپ سے عورت شوہر کی خدمت کے لئے ہے نہ کہ ساس سسر کی خدمت کے لئے بعض لوگ زبرستی عورت سے ماں باپ کی خدمت کرواتے ہیں یہ ظلم اور ناجائز ہے اسی واسطے حکم ہے کہ شادی کے بعد علیحدہ رہنا چاہئے ساتھ رہنے میں بڑے فتنے ہوتے ہیں احقر نے عرض کیا کہ حضرت تھانویؒ نے بھی یہی فرمایا ہے ملفوظ میں واعظ میں اور فتوی میں فقہاء نے بھی لکھا ہے صاحب بدائع وغیرہ نے تصریح کی ہے عورت اگر شوہر کے ماں باپ کے ساتھ رہنے کو تیار نہ ہو تو اس کا جدا انتظام کرنا ضروری ہے لیکن بہت سے لوگوں کے حلق سے نیچے یہ مسئلہ نہیں اترتا حضرت نے فرمایا حلق سے نیچے اترے یا نہ اترے مسئلہ یہی ہے شریعت کے حکم کے سامنے سب کو جھک جانا چاہئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،،وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کے حقوق کو نہ پہچانے۔،،

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت نے فرمایا اپنے بچوں کو تین باتیں سکھاؤ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ا۔اپنے نبی ﷺ کی محبت ۔۲۔اپنے نبی ﷺ کے اہل بیت سے محبت ۔۳۔قرآن کریم کی تلاوت۔

ہم بڑے شوق سے اس کو ڈاکٹر پروفیسر انجینئر پائلٹ آفیسر بنائیں لیکن اس سب سے پہلے ایک اچھا انسان اور مثالی مسلمان بنائیں اور ہم ان کو ایسی مجالس میں بھیجیں جہاں ان کو والدین کا احترام سکھایا جائے اور بتایا جائے۔

''اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُ مَّهَاتِ،،

کہ جنت تیری ماں کے قدموں کے نیچے ہے اور

''رِضَى الرَّ بِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدَ''

کہ تیرے رب کی رضا تیرے والد کی رضا میں ہے اگر ہم نے ایسا کر لیا تو یہ ہماری زندگی میں بھی کار ثواب اور مرنے کے بعد بھی صدقہ جاریہ ہوگا۔اس لئے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا ہر عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں۔ا۔صدقہ جاریہ۔۲۔ایسا علم جس سے فائدہ حاصل کیا جائے۔۳۔نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

ماں اور باپ سے التجاء

اے ماں تو دین اور دنیا بھر کے راگ الاپتی ہے،اے والد تو دین اور دنیا بھر کے فلسفے کو پسند کرتا ہے مگر تیرا ایک بچہ بھی مدرسے میں قرآن وحدیث پڑھنے نہیں جاتا کیوں؟ اے ماں تیرے دل میں یہ حسرت کیوں نہیں پیدا ہوتی تیرا بھی کوئی ایسا بچہ ہوتا جو دامن میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآن لے کر بیٹھا ہوتا اور جھولی پھیلا کر محبوب ﷺ کے فرامین کو یاد کرتا اور دعائیں مانگتا تاکہ تیری شفاعت کا سبب بنتا قیامت کے روز یہی اولادیں پکاریں گی کہ اے اللہ ہمارے والدین کو بھی دگنا عذاب دے انہوں نے ہمیں دین سے دور رکھا اللہ رب العزت ہمیں سمجھنے کی توفیق دے اولادوں کی صحیح دینی تربیت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

﴿اپنے بچوں کو بچائیے﴾

﴿مسلمان بچے اور فرنگی تعلیم گاہیں﴾

اللہ جل شانہ نے اولاد اسی لئے عطا کی ہے تاکہ آپ کی نسل چلے اور آپ کا ذکر باقی رہے اور ان کے ذریعے آپ کی زندگی مسرور کن ہو اور آپ کے دست و بازو اور قوت وطاقت کا ذریعہ بنیں اور مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو عددی کثرت قوت طاقت اور غلبہ کا ذریعہ بنتی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنی نعمت اس طرح مکمل کی ہے آپ کو آپ کے بچے کا ولی و سرپرست بنایا اس کے بچپن میں آپ اسکی دیکھ بھال کریں گے اور اسکی تعلیم و تربیت کا خیال رکھیں گے اور اسے یہ بتلائیں گے کہ وہ اپنی دنیاوی زندگی اور عام حالات میں کن چیزوں کا محتاج ہے جو چیزیں اسے ضرر پہنچانے والی ہیں تباہی کی طرف لے جانے والی ہیں آپ اسے ان سے روکیں گے اور اس کو ایذاء پہنچانے والی تباہ کن چیزوں کے درمیان سد سکندری بن جائیں گے۔

یاد رکھیئے ہر ذمہ دار سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا بچے آپ کے پاس اللہ جل شانہ کی امانت ہیں آپ نے اگر دیکھ بھال کے فریضہ میں کوتاہی کی تو آپ گناہ گار ہونگے اور آپ نے ایک ایسا نامناسب کام کیا ہوگا جو خلاف شرع ہے اور عقل سلیم اس کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ناپسند کرتی ہے اس جانب اس حدیث سے اشارہ ملتا ہے جس میں آیا ہے بچہ اس فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے جس پر اللہ جل شانہ نے سب کو پیدا کیا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی بناتے ہیں یا نصرانی یا مجوسی۔

اے مسلمان والد محترم! شرعاً آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ بچپن ہی سے اپنے بچے کی ضروریات اور حاجات کا خیال رکھیں اور اس کی اچھی رہنمائی کرتے رہیں جس میں اس کی دینی اور دنیوی بھلائی مضمر ہے اور اسے اس راستے پر چلائیں جو اسے آخرت کی کامرانی سے مالا مال کر دے آپ کا فریضہ ہے کہ آپ بچے اور ہر اس چیز کے درمیان رکاوٹ بنیں جو اس کو نقصان پہنچانے اور خراب کرنے والی ہو خاص طور سے جس سے اس کا دینی نقصان ہوتا ہے۔ یا دوسرے انسانوں کو اذیت پہونچتی ہو۔ یا دین کے نام پر وہ ایسی حرکتوں کا ارتکاب کرے جو قوم وطن وملت کی تباہی و بربادی کا سبب ہوں اور حقیقتاً اسلام اور شریعت مطہرہ کے منافی ہوں۔

اس میں کسی بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ بچے کو اس سے سخت نقصان پہنچے گا کہ آپ اپنے چھوٹے سے بچے کے لئے وہ کریں جو اس کے دین اور اخلاق کو کمزور کرنے والا ہو یا اس برائی کی حیثیت اسکی سینے سے نکال دے وہ اس طرح کہ آپ اسے غیر مسلموں اور فرنگیوں کی تعلیم گاہوں میں داخل کر دیں جو عیسائیوں نے مسلم ملکوں میں بچوں کو مختلف علوم کی تعلیم دینے کے لئے کھولی ہوئی ہیں جہاں عقیدہ اور عمل دونوں لحاظ سے نہایت اہتمام سے عیسائیت کی تعلیم دی جاتی ہے ان غیر مسلموں نے یہ تعلیم گاہیں اس لئے کھولیں اور ان کا خوب اہتمام کیا اور ان پر پوری توجہ صرف کی اور ان کے دروازے ہر اس طالب علم کے لئے کھول دیئے جو خواہ وہاں کا رہنے والا ہو یا دوسرے علاقے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انہوں اس کے نصاب تعلیم کو خصوصی طور پر مرتب کیا ہے اور اس کا لائحہ عمل بڑی باریک بینی سے مرتب کیا ہے ان تعلیم گاہوں کے جال کو ہر جگہ پھیلا دیا ہے ان کی نگرانی ایسے ماہر اساتذہ کے حوالے کی جو اپنے فن کے بہت ماہر اور تجربہ کار ہیں انہوں نے اطراف عالم سے آنے والے مسلمان بچوں کو خوش آمدید کہا اور ہر طالب علم کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہاں کے نظام کا پابند ہو جس میں شامل ہے کہ وہ ان کے مذہب کے لازمی مضمون کو بھی پڑھے گا۔

فرنگی تعلیم گاہوں میں پڑھنے والے ان تمام فاسد عقائد اور غلط نظریات کی تعلیم حاصل کرتے ہیں جن کی تردید دین اسلام کرتا ہے اور قرآن کریم نے ان کے جھوٹ کو ثابت کیا ہے عیسائیوں کے بچے وہاں جو تعلیم چاہیں حاصل کریں جو عقیدہ چاہیں اختیار کریں اس لئے کہ وہ عیسائی کی اولاد ہیں ان کے ہم مشرب اور ہم مذہب ہیں ہمیں تو اپنے مسلمان بچوں کی فکر ہے اس لئے کہ یہ عیسائی اس بات پر پورا زور صرف کرتے ہیں کہ عیسائی نظریات ان کے دلوں میں سمو دیئے جائیں اور ان کی مخالفت انکے دلوں سے ختم کر دی جائے جس کے لئے وہ یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ دین اسلام قرآن کریم اور حضرت محمد ﷺ اور ان کی تعلیمات پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں اور ان پر جھوٹے بہتان لگاتے ہیں اور مختلف اسالیب اور طریقوں سے گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح کی باتیں بار بار سننے اور تکرار سے کبھی ایسا مسلمان بچہ جس کی عقل اور ادراک علم و فہم کم ہوتی ہے اور اسلامی عقائد و احکام سے ناواقف ہوتا ہے ان دین دشمنوں کا شکار بن جاتا ہے وہ اگر اسلام سے کلی طور پر منحرف نہ بھی ہو تب بھی وہ فکری لحاظ سے مضطرب اور قلبی لحاظ سے بے چین رہتا ہے نہ ادھر کا رہتا ہے اور نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ادھر کا اعدائے اسلام کا یہی مقصد اصلی اور بنیادی آرزو ہے اور یہی چیز مسلمان بچوں کے لئے زبردست ابتلاء اور آزمائش ہے لہٰذا مسلمان والدین کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ فرنگی تعلیم گاہیں جن کے جھوٹے پروپیگنڈے اور طمع سازی سے متاثر ہو کر آپ نے انہیں ملکی اسکولوں پر ترجیح وفضیلت دے کر اپنے بچے کو اس لاوے میں جھونک دیا ہے اور آپ نے اپنی غفلت کی وجہ سے ان کی حقیقت نہ سمجھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس کے زہریلے پروپگنڈے پر غور نہیں کیا اور آپ کے جگر گوشے کے عقیدے اخلاق اور دین پر کتنا برا اثر پڑے گا (از مسلمان بچے اور فرنگی تعلیم گاہیں)

سلف صالحین کا طریقہ :

سلف صالحین کا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ جب انکی اولاد سن بلوغ کو پہنچتی اور وہ نکاح کے قابل ہوتی تو وہ ان کے لئے نیک شریف اور دین دار گھرانوں میں شادی کی بات کرتے بہت زیادہ تکلفات اور مالداری کے بجائے شرافت اور نیکی کو معیار بنا کر جلد از جلد رشتہ طے کر کے نکاح اور رخصتی کر دیتے تاریخ کی کتابوں سے بطور نمونہ سلف صالحین میں سے ایک بہت بڑے بزرگ حضرت سعید بن ابو وداعہؒ سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن مسیّب کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا آپ نے میری غیر حاضری کے متعلق لوگوں سے سوال کیا جب میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے پوچھا تم کہاں تھے میں نے کہا میری اہلیہ کا انتقال ہو گیا تھا ان کی تجہیز وتکفین میں لگا ہوا تھا آپ نے فرمایا تم نے مجھے کیوں نہ بتایا میں بھی شریک ہو جاتا پھر جب میں ان نے اٹھنا چاہا آپ نے فرمایا آپ نے کوئی اور لڑکی دیکھی میں نے عرض کیا خدا آپ کا بھلا کرے مجھ سے کون نکاح کرائے گا میرے پاس شاید دو تین درہم ہوں گے آپ نے فرمایا میں اپنی بیٹی سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تمہارا نکاح کراتا ہوں میں نے میں کہا واقعی آپ نکاح کرائیں گے؟ آپ نے کہا ہاں چنانچہ اسی وقت آپ نے خطبہ پڑھا اور دو یا تین درہم مہر پر میرا نکاح کرا دیا میں آپ کی مجلس سے اٹھا تو مارے خوشی کے مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا تھا میں کیا کروں؟ پھر میں نے اپنے گھر کی راہ لی اور راستے میں سوچنے لگا کس سے قرض لوں کس سے کوئی ادھار لوں پھر میں نے مغرب کی نماز ادا کی اور اپنے گھر لوٹا گھر پہنچ کر میں نے چراغ جلایا میرا روزہ تھا اس لئے کھانا اپنے سامنے رکھا میرا کھانا کیا تھا روٹی اور زیتون کا تیل اچانک مجھے محسوس ہوا کہ کوئی دروزاہ کھٹکھٹا رہا ہے میں نے کہا کہ کون ہے؟ آواز آئی میں سعید ہوں میں نے سعید نامی ایک آدمی کا تصور کیا کہ کون سعید ہوسکتا ہے لیکن سعید ابن مسیّب کی طرف میرا ذہن نہیں گیا کیونکہ چالیس سال کا عرصہ ان پر ایسا گزرا کہ وہ گھر سے مسجد کے علاوہ کہیں نہیں نکلے نہ کہیں گئے میں لپک کر دروازے پر پہنچا دیکھا تو حضرت سعید ابن مسیّب دروازے پر تشریف فرما ہیں مجھے وہم ہوا کہ شاید ارادہ بدل گیا ہے میں نے عرض کیا!ابو محمد (یہ حضرت سعید کی کنیت ہے)

اگر آپ اطلاع دیتے تو میں خود حاضر ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا نہیں تم اس کے زیادہ مستحق تھے کہ تمہارے پاس آیا جائے میں نے عرض کیا کہئے کیا حکم ہے انہوں نے فرمایا تم غیر شادی شدہ تھے اب تمہاری شادی ہوگئی ہے اس لئے مجھے اچھا معلوم نہیں ہوا کہ تم رات تنہا گزارو یہ تمہاری بیوی حاضر ہے میں دیکھا کہ آپ کی صاحبزادی یعنی میری اہلیہ آپ کی بیٹھ کے پیچھے کھڑی ہیں آپ نے صاجزادی کو دروازے اندر داخل کیا اور خود لوٹ کر تشریف لے گئے۔

کہ میں نے ان سے تخلیہ کیا میں نے دیکھا حسن و جمال میں یگانہ روزگار ہیں لوگوں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہیں زیادہ انہیں کلام پاک یاد ہے احادیث نبوی ان کی نوک زبان پر ہیں اور سب عورتوں سے کہیں زیادہ شوہر کے حقوق سے انہیں واقفیت حاصل ہے حضرت سعید بن مسیبؒ کی اس صاحبزادی سے خلیفہ عبدالملک بن مروان نے اپنے بیٹے ولید بن عبد الملک کے لئے پہلے سے پیغام بھیجا تھا ان دنوں ولید ولی عہد تھا لیکن حضرت سعیدؒ نے انکار فرمادیا۔

اس واقعہ سے یہی سبق ملتا ہے کہ مال داری کے بجائے دین داری اور شرافت کو معیار بنانا چاہئے۔

خوشگوارازدواجی کیلئے تقویٰ کی ضرورت ہے
جسٹس مولنا مفتی تقی عثمانی صاحب

میرے والد ماجد حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میاں بیوی کے تعلقات اس وقت تک خوشگوار نہیں ہو سکتے، جب تک دونوں کے دل میں تقویٰ نہ ہو، اللہ کا خوف نہ ہو۔ دیکھئے دونوں میاں بیوی کے درمیان اتنا قریبی تعلق ہوتا ہے کہ اس سے زیادہ قریبی تعلق کسی اور کے درمیان نہیں ہوسکتا، دونوں ایک دوسرے کے محرم راز ہوتے ہیں، دونوں ایک دوسرے کے اتنے زیادہ قریب ہوتے ہیں کہ اس سے زیادہ قرب کا تصور اس دنیا میں نہیں کیا جاسکتا، دونوں کے آپس کے تعلقات ایسے ہیں کہ وہ کبھی بھی دوسروں کے سامنے مکمل طور پر نہیں آسکتے، لہٰذا تنہائی کے اس عالم میں جب کہ ایک دوسرے کے ساتھ خلوت ہے، اس وقت ایک دوسرے کو تکلیف پہنچائیں، یا حق تلفی کریں تو کوئی ان کا ہاتھ پکڑنے والا نہیں۔

بہت سے حقوق تو ایسے ہیں کہ اگر کوئی شخص آپ کی حق تلفی کرے تو پولیس کے ذریعہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حق وصول کیا جاسکتا ہے۔ یا عدالت میں دعویٰ دائر کر کے عدالت کے ذریعہ وہ حق وصول کیا جاسکتا ہے لیکن میاں بیوی کے بیشتر حقوق ایسے ہیں کہ ان کو نہ تو پولیس کے ذریعہ وصول کیا جاسکتا ہے۔ اور نہ عدالت کے ذریعہ حاصل کیا جاسکتا ہے، عدالت زیادہ سے زیادہ یہ کرے گی کہ بیوی کو نان نفقہ دلا دیگی، اور مہر دلا دیگی، لیکن اگر شوہر گھر میں آ کر منہ چڑھا کر بیٹھ جاتا ہے، اور جب بات کرتا ہے تو جلی کٹی سناتا ہے، تو اب یہ جلی کٹی سنانے کا اور منہ چڑھا کر بیٹھ جانے کا جو دکھ ہے، اس کا ازالہ کونسی عدالت اور کونسی پولیس کریگی؟

﴿اللہ کا خوف حقوق کی ادائیگی کراسکتا ہے﴾

اگر کوئی چیز اس دکھ کا ازالہ کر سکتی ہے تو وہ صرف ایک چیز ہے، وہ ہے "اللہ کا خوف" جب شوہر کے دل میں اس بات کا احساس ہو کہ بیوی کا وجود اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وابستہ کر دیا ہے، تو اس کے میرے ذمہ کچھ حقوق ہیں جو مجھے ادا کرنے ہیں، اگر میں ادا نہیں کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں میری پکڑ ہوگی۔ جب تک یہ احساس دل میں نہ ہو، انسان اس کے تمام حقوق ادا نہیں کر سکتا۔ یہ حقوق نہ عدالت دلوا سکتی ہے نہ پولیس دلوا سکتی ہے۔

﴿یہ تو درندے کا وصف ہے﴾

میرے ایک ہم سبق تھے۔ ایک مرتبہ وہ فخریہ انداز میں یہ بیان کرنے لگے کہ جب میں گھر میں داخل ہوتا ہوں، تو میری بیوی اور بچوں کی جرأت نہیں ہوتی کہ مجھ سے کوئی بات کریں، یا میرے حکم سے سرتابی کر سکیں۔ وہ اپنی مردانگی ظاہر کرنے کیلئے یہ بات بیان کر رہے تھے۔ یہ کسی درندے کا وصف تو ہو سکتا ہے۔ انسان کا تو یہ وصف نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا، انسان کا وصف تو وہ ہے جو حضور اقدس ﷺ کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ آپ ﷺ کا چہرہ انور کھلا ہوتا تھا، اور آپ کے چہرہ مبارک پر تبسم ہوتا تھا، اور جتنا عرصہ میں نے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ گزارا، اس عرصہ میں آپ نے مجھے کوئی بڑی سرزنش نہیں فرمائی۔

﴿ہر کام کی درستی "تقویٰ" میں ہے﴾

سچی بات یہ ہے کہ "تقویٰ" کے بغیر اور اللہ کے خوف کے بغیر دنیا کا کوئی کام صحیح نہیں ہو سکتا۔ خاص طور پر نکاح کے معاملات اور میاں بیوی کے باہمی حقوق تقویٰ کے بغیر درست نہیں ہو سکتے۔

اگر حضور اقدس ﷺ کی حیات طیبہ پر انسان کی نگاہ ہو، اور اتباع سنت کا جذبہ دل میں ہو، اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں ہو، اور آخرت میں جواب دہی کا احساس دل میں ہو، تب ایک دوسرے کے حقوق ادا ہو سکتے ہیں۔

اسی لئے فرمایا کہ رشتہ داریوں کے حقوق ادا کرتے ہوئے اللہ سے ڈرو۔ ان میں سے ہر ہر چیز کے بارے میں وہاں پر تم سے سوال ہوگا کہ تم نے کس کے ساتھ کس قسم کا معاملہ کیا تھا۔

﴿نکاح خاندانوں کو جوڑنے کا ذریعہ﴾

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مثلَ النِّكَاحِ﴾

(مصنف ابن ابی شیبة ،ج ٤ ص١٢٨)

یعنی اگر دو خاندانوں میں آپس میں محبت ہے، تو اس محبت کو پختہ کرنے والی نکاح سے زیادہ موثر کوئی چیز نہیں۔ لہٰذا اگر دو خاندانوں میں آپس میں محبت آپس میں رشتہ قائم ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جائے تو اس محبت کو مزید تقویت حاصل ہو جاتی ہے، اور اللہ تعالیٰ اس محبت میں مزید برکت عطا فرماتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ دونوں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوں، اور دونوں ایک دوسرے کے حقوق کی رعایت کرنے والے ہوں۔ اور حضور اقدس ﷺ کا متعدد نکاح کرنے کا ایک بڑا سبب یہ تھا کہ بہت سے قبائل سے تعلقات قائم کرنے منظور تھے، اس لئے آپ نے ان قبائل کی خواتین سے نکاح فرمایا۔ اس زمانے میں بھی اس کا رواج تھا کہ جن کے درمیان باہمی قریبی تعلقات ہوتے ان تعلقات کو نکاح کے ذریعہ مزید مضبوط بنا دیا جاتا تھا۔

﴿دنیا کی بہترین چیز "نیک خاتون"﴾

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

﴿ اَلدُّنْیَا کُلُّھَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃ ﴾

(مسلم شریف، کتاب الرضاع ،باب خیر متاع الد نیا المرأة الصالحة)

یعنی یہ ساری دنیا متاع ہے، نفع اٹھانے کی چیز ہے، کیونکہ یہ دنیا اللہ تعالیٰ نے انسان کے نفع اٹھانے کیلئے بنائی ہے،

تاکہ انسان اس سے جائز طریقے سے نفع اندوز ہو۔ اور دنیا کے اندر سب سے بہتر نفع اٹھانے کی چیز نیک خاتون ہے، نیک خاتون کو حضور اقدس ﷺ نے سب سے بڑی نعمت قرار دیا۔

﴿ دنیا کی جنت ﴾

شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا کی جنت یہ ہے زوجین ایک ہوں، اور دونوں نیک بھی ہوں تو یہ دنیا کی جنت ہے۔ اگر ان میں سے ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چیز بھی مفقود ہو جائے تو دنیا میں جہنم ہے۔اس لئے کہ اس صورت میں دنیا بے کیف اور بے مزہ ہو جاتی ہے،اور اس میں کدورت پیدا ہو جاتی ہے۔

﴿تین چیزوں کا حصول نیک بختی کی علامت﴾

اسی لئے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تین چیزیں انسان کو دنیا میں حاصل ہو جائیں تو اس کی سعادت کا حصہ ہے،اس کی نیک بختی کی علامت ہے۔(1) ایک کشادہ گھر،(2) دوسرے امرأۃ الصالحۃ،نیک خاتون،(3) تیسرے خوشگوار سواری۔اگر یہی تین چیزیں خراب ہو جائیں تو شوم ہیں،یعنی پوری زندگی کیلئے نحوست اور وبال ہیں۔(محمد ساکؒ سے لوگوں نے کہا شادی کیوں نہیں کرتے فرمایا۔دو شیطانوں کی طاقت نہیں رکھتا۔

ایک جو میرے ساتھ ہے اور دوسرا عورت کے ساتھ ہوگا۔بعد وفات کسی کو خواب میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحمت فرمائی مگر ان لوگوں سے کم درجہ ملا جو رنج و تکلیف میں اپنے عیال و اطفال کی پرورش کرتے ہیں(جامع الاخلاق) اس حدیث کے ذریعہ حضور اقدس ﷺ نے اس طرف اشارہ فرمایا کہ شوہر کو بیوی کا انتخاب کرتے ہوئے اور بیوی کو شوہر کا انتخاب کرتے ہوئے یہ بات مدِ نظر رکھنی چاہیئے کہ اس میں خدا کا خوف کتنا ہے،اور دین پر چلنے کا جذبہ کتنا ہے۔کیونکہ اس کے بغیر نکاح کے فوائد حاصل نہیں ہوتے۔

﴿اقوال زرین سید عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ﴾

کسی مسلمان کو یہ زیبا نہیں۔کہ تلاش رزق میں بیٹھ جائے۔اور دُعا کرے کہ اے خُدا! مجھے رزق دے۔کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ آسمان سے چاندی اور سونا نہیں برستا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆ آدمی تین قسم کے ہوتے ہیں (ا) کامل (ب) کاہل (ج) لاشے (1) کامل وہ ہے جولوگوں سے مشورہ کرے (2) کاہل وہ ہے جواپنی رائے پر چلے۔ اور کسی سے مشورہ نہ کرے (3) لاشے وہ ہے۔ جونہ خود صاحب الرّائے ہو۔ اور نہ دُوسروں سے مشورہ کرے۔

کسی کے اچھا یا بُرا ہونے کے فیصلہ کیلئے آدمی کی نماز روزہ کو نہیں۔ بلکہ اس کی دانائی اور راست بازی کو دیکھنا چاہیئے۔

﴿ وہ سجدہ رُوحِ زمین جس سے کانپ جاتی تھی ﴾

﴿ اُسی کو آج ترستے ہیں منبرومحراب ﴾ (علامہ اقبالؒ)

اقوال زرین سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴿ کشادہ روئی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے ﴾

جوحقوق تیرے نفس کے ذمہ فرض ہیں۔ ان کے ادا کرنے کا تو خود اس سے تقاضا کر۔ تا کہ تُو دوسروں کے تقاضے سے محفوظ رہے۔

﴿ جوشخص مال دینے میں سب سے زیادہ بخیل ہو ﴾

﴿ وہ اپنی عزّت کے دینے میں سب سے زیادہ سخی ہوتا ہے ﴾

﴿ ظلم نعمتیں دُور کرتا اور سرکشی عذاب لاتی ہے ﴾

﴿ جوظالم ہے وہ ہرگز پھولتا پھلتا نہیں ﴾

﴿ ناؤ کاغذ کی کبھی چلتی نہیں ﴾ ﴿ ٹہنی ظلم کی کبھی پھلتی نہیں ﴾

﴿ غضب سے بچا رہ۔ کہ اس کا شروع جنون اور آخر ندامت ہے ﴾ بُرا آدمی کسی کے ساتھ نیک گمان نہیں رکھتا۔ کیونکہ وہ ہر ایک کو اپنے جیسا خیال کرتا ہے۔☆ فرصت کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھو دینا بہت بڑی مصیبت ہے۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں۔ ☆ صبر ایک ایسی سواری ہے۔ جو کبھی ٹھوکر نہیں کھاتی صبر کی نسبت بیقراری زیادہ تکلیف دہ ہے۔ معافی نہایت اچھا انتقام ہے۔ ☆ جلدی سے معاف کرنا انتہائے شرافت اور انتقام میں جلدی کرنا انتہائے رذالت ہے۔ اپنا واجبی حق لینے میں کبھی کوتاہی نہ کرو۔ البتہ دُوسروں کے غصب حقوق سے بچو ☆ اقرار جرم مُجرم کے لئے بہت اچھا سفارشی ہے۔

☆ اِنسان کی قابلیت اسکی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے ☆ تا مرد سُخن نگفتہ باشد عیب وہنرش نہفتہ باشد (سعدیؒ) ☆ شریف کی پہچان یہ ہے۔ کہ جب اس سے کوئی سختی کرے۔ تو سختی سے پیش آئے۔ اور جب اس سے کوئی نرمی کرے۔ تو نرم ہو جائے۔ اور کمینہ کی شناخت یہ ہے۔ کہ جب اس سے کوئی نرمی کرے۔ تو سختی سے پیش آئے۔ اور جب کوئی سختی کرے تو ڈھیلا ہو جائے۔ ☆ اپنی عقلوں کو ناقص سمجھتے رہو۔ کہ عقل پر بھروسہ کرنے سے ضرور غلطی سرزد ہو جاتی ہے۔ ☆ بہترین کلام وہ ہے جس سے سننے والے کو ملال اور اس پر بوجھ نہ ہو۔ ☆ سب سے زیادہ احمق وہ شخص ہے۔ جو دُوسروں کی رذیل صفات کو تو بُرا سمجھے۔

اور خود ان پر جما ہوا ہو۔ ☆ بیشک تنگدستی نفس کے لئے ذِلّت کا باعث۔ عقل دُور کر نیوالی اور فکر وغم بڑھانے والی ہے۔

جس شخص نے بندوں کا شکریہ ادا نہیں کیا۔ وہ خدا تعالیٰ کے شکر سے بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ ☆ جس شخص کی زبان اس پر حکمران ہو۔ تو وہی اُسکی ہلاکت اور موت کا فیصلہ کرتی ہے۔ ☆ جو شخص خواہ مخواہ اپنے آپ کو محتاج بناتا ہے۔ وہ محتاج ہی رہتا ہے۔ ☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جو شخص کسی کے عیب کی تلاش میں رہتا ہے ۔اُسے کوئی نہ کوئی عیب مل ہی جاتا ہے۔☆ جو شخص بندگانِ خدا پر ظلم کرتا ہے۔خُدا تعالےٰ خود اُس کا مدّعی ہو جاتا ہے۔☆ جو شخص اپنے ہر ایک کام کو پسند کرتا ہے۔اس کی عقل میں نقصان آجاتا ہے۔☆ جو شخص چھوٹی مصیبتوں کو بڑا سمجھتا ہے۔خدا تعالےٰ اُسے بڑی مصیبتوں میں مُبتلا کرتا ہے۔☆

جو شخص کل کو اپنی موت کا دن سمجھتا ہے۔اُسے موت کے آنے سے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔☆ جاہلوں کی صحبت سے پرہیز کرو۔اُن سے دُور رہو۔اور ان کو اپنے پاس سے دُور رکھو۔ کیونکہ بہت جاہلوں نے عقلمندوں کو ہلاک کیا۔☆صحبت صالح تراصالح کند☆صحبت طالح تراطالح کند☆ (سعدیؒ) ☆اِنسان کی قدرت کا اندازہ اس کی ہمت سے۔اس کی صداقت کا اس کی

مروّت سے۔اس کی شجاعت کا اس کی حمیّت سے اور اُس کی پاک دامنی کا اس کی غیرت سے ہوتا ہے☆ اُٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے☆ پھر دیکھ خُدا کیا کرتا ہے☆ باربردار گدھے اور بیل مردم آزار آدمیوں سے بہتر ہیں۔(سعدیؒ)

چند نصائح سیدنا امام بخاری رحمة الله علیه

﴿اِغْتَنِمْ فِي الْفَرَاغِ فَضْلَ رُكُوعٍ﴾

﴿فَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ مَوْتُكَ بَغْتَةً﴾

فرصت کے لمحات میں فضیلت نماز کے حصول کو غنیمت سمجھو۔اس بات کا ہر وقت امکان ہے کہ تمہاری موت اچانک ہی آپہنچے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

﴿كَمْ صَحِيحٍ رَأَيْتُ مِنْ غَيْرِ سَقَمٍ﴾

﴿ذَهَبَتْ نَفْسُهُ الصَّحِيحَةُ فَلْتَةً﴾

اپنی زندگی میں متعدد لوگوں کو میں نے صحت مند وتوانا دیکھا مگر ا یکبارگی اور اچانک وہ موت کا شکار بن گئے۔

علامہ تاج الدین سبکی نے اپنی مشہور تالیف طبقات کُبریٰ میں امام بخاریؒ کے دو شعر نقل کئے ہیں۔

﴿مِثْلُ الْبَهَائِمِ لَا تَرَىٰ اٰجَالَهَا﴾

﴿حَتّٰى تُسَاقَ اِلَى الْمَجَازِ وَتُنْحَرُ﴾

اہل غفلت کی مثال چوپایوں کی سی ہے جنھیں اپنی عاقبت کا کوئی احساس نہیں ہوتا، بالآخر انھیں مذبح لیجایا جاتا ہے اور ذبح کردیا جاتا ہے

﴿خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ وَاسِعٍ﴾

﴿لَاتَكُنْ كَلْبًا عَلَى النَّاسِ تَهِرُّ﴾

تم لوگوں سے حُسن اخلاق کا برتاؤ کرو۔اُس کتّے کی مانند نہ بنو جو بھونکتا ہی رہتا ہے۔

﴿اِنْ عِشْتَ تُفْجَعُ بِالاَحِبَّةِ كُلِّهِمْ﴾

﴿وَبَقَاءُ نَفْسِكَ لَا اَبَالَكَ اَفْجَعُ﴾

اگر زندگی باقی رہی تو تمہیں احباب کی موت کا غم اٹھانا ناگزیر ہے اس لحاظ سے تمہاری زندگی ایک درد انگیز چیز ہے۔

﴿عُمْدَةُ الدِّيْنِ عِنْدَنَا كَلِمَاتٌ﴾

﴿مُسْنَدَاتٌ مِنْ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿ اُترُکِ الْمُشبَّهَاتِ وَازْ هَدُودَ عْ مَا﴾

﴿ لَیسَ یَعْنِیکَ وَاعْمَلَنْ بِنِیَّة﴾

رسول اللہ ﷺ کے قول کی طرف منسوب کئے ہوئے چند کلمات ہیں جو ہمارے نزدیک دین کے ستون ہیں وہ یہ ہیں کہ مُشبَّھَــــات کو ترک کردو۔ لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے رغبت نہ کرو۔

لایعنی کاموں کو چھوڑ دو۔ نیک نیتی سے عمل کرو۔

(فضل الباری شرح بخاری)

﴿عَلیٰ قَدْرِ اِرْتِقَاءِ هِمَّتِکَ تَکُوْنُ دَرَجَتُکَ﴾

تمہاری نیت وارادہ میں جس قدر قوّت وبلندی ہوگی اسی کے بقدر تمہارا درجہ بلند ہوگا۔

داودطائیؒ (عیون الحق)

﴿شراب کے مفاسداور دینی ودنیوی نقصانات﴾

(حضرت مولنا مفتی شبیر احمد قاسمی شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ شاہی مرادآباد

﴿دیوث کون ھے﴾

رسول اکرم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تین قسم کے لوگوں کو کبھی جنت نصیب نہیں ہوگی۔

(۱) دیوث (۲) مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت (۳) شراب کا عادی تو صحابہ نے سوال کیا شراب کا عادی اور مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

عورت ان دونوں کی بات تو سمجھ میں آ گئی لیکن دیوث کون ہے یہ سمجھ میں نہیں آیا؟ اس پر آقائے نامدار علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ دیوث وہ منحوس شخص ہے جس کو اس بات پر غیرت اور شرم نہیں آتی ہے کہ اس کے گھر کی عورتوں کے پاس اجنبی مردوں کی آمد و رفت رہے کوئی اس کی ماں کے پاس آ رہا ہے کوئی اس کی بیوی سے بات کر رہا ہے کوئی اس کی بہن کے پاس آ رہا ہے ذرا بھی غیرت اور شرم نہیں آتی۔ آج کل کے زمانہ میں بے حیائی اور بے غیرتی کے نتیجہ میں جتنی بدکاریاں اور غلط تعلقات پیدا ہو رہے ہیں وہ اکثر اسی راستہ سے ہو رہے ہیں اپنی غیرت پر خود حملہ کرتے ہیں اجنبی مردوں کے چائے ناشتہ کے لئے اپنی بالغ لڑکی بالغ بہن اور بیوی کو پیش کرتے ہیں اور بڑی بے تکلفی سے دوستانہ گفتگو شروع ہو جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حدیث شریف ملاحظہ فرمائیے:

عن عمار بن یاسرعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثة لایدخلون الجنة ابدا ، الدیوث من الرجال، والرجلة من النساء ومدمن الخمر فقالوا یار سول اللہ اما مد من الخمر فقد عرفناہ فماالدیوث من الرجال قال الذی لایبالی من دخل علی اھلہ. (شعب الایمان للبیھقی حدیث ۱۰۸۰۰، ۲/۷ ۴۱، الترغیب والترھیب ۱۷۸/۳)

حضرت عمار بن یاسرؓ آپ ﷺ کا ارشادنقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ جنت میں ہر گز داخل نہیں ہوں گے (۱) مردوں میں سے دیوث (۲) عورتوں میں سے مردوں کے ساتھ جو مشابہت اختیار کرتی ہیں (۳) شراب کا عادی تو صحابہ نے کہا کہ یارسول اللہ بیشک مدمن الخمر یعنی شراب کے عادی کو ہم نے سمجھ لیا مگر دیوث کون ہے ؟ تو جواب دیا کہ دیوث وہ شخص ہے جس کو یہ پرواہ نہ ہو کہ اس کے گھر کی عورتوں میں کون آرہا ہے اور کون جارہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿شراب کی وجہ سے دس قسم کے لوگوں پر لعنت﴾

صرف ایک شراب کی وجہ سے دس قسم کے لوگ اللہ اور رسول کی لعنت کے عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

عن انس بن مالک قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخمر عشرة عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة الیہ وساقیها وبائعها وأكل ثمنها والمشتری لها والمشترة له (ترمذی شریف ۱/۲۴۲، المعجم الاوسط نسخه قدیم حدیث ۷۸۱۲، مسند امام احمد بن حنبل حدیث ۴۷۸۷، ابوداؤد شریف ۲/۵۱۷

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے شراب کے متعلق دس شخصوں پر لعنت بھیجی ہے (۱) دوسرے کے لئے شراب نچوڑنے والے پر (۲) اس کے پینے والے پر (۳) اس کے اٹھانے والے پر (۴) جس کی طرف اٹھا کر لیجائے اس پر (۵) اس کے پلانے والے پر (۶) اس کے بیچنے والے پر (۷) اس کی قیمت کھانے والے پر (۸) اس کے خریدنے والے پر (۹) جس کے لئے خریدی جائے اس پر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عن أبی موسی ان النبی ﷺ قال ثلاثة لایدخلون الجنة مدمن الخمر وقاطع الرحم ومصدق بالسحرومن مات مد من الخمر سقاه الله جل وعلامن نهر الغوطة قیل ومانهر الغوطة؟قال نهریجری من فروج المومسات یوذی اهل النار ریح فروجهم. (مستدرک حاکم جلد ۷ کتاب الاشربه حدیث ۲۳۴ ۷مسند امام احمد بن حنبل ۴/ ۳۹۹۷حدیث ۱۹۷۹ الترغیب والترهیب ۱۷۶/۳)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرت سیدالکونین علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشادفرمایا کہ تین قسم کے لوگوں کو جنت نصیب نہیں ہوگی (۱)شراب کا عادی (۲)قرابت داروں سے رشتہ ناطہ توڑنے والا (۳)جادو کی تصدیق کرنے والا یعنی جادوگرکوسچا سمجھنے والااور جو شخص شراب کا عادی ہوکر مریگااللہ تعالیٰ اس کونہرغوطہ سے پلائیگا حضورﷺ سے سوال کیا گیاغوطہ کس نہر کو کہا جاتا ہے فرمایا جوزانیہ عورتوں کی شرمگاہوں کی غلاظتوں سے جاری ہوگی ،اوراس کی بدبوایسی خطرناک ہوگی کہ خود اہل جہنم ان کی شرمگاہوں کی غلاظتوں کی بدبوکی ایذاء سے تکلیفیں اٹھائیں گے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال اربع حق علی الله ان لا يدخلهم الجنة ولا يذيقهم نعيمهامن مدالخمر واكل الربا وا کل مال اليتيم بغير حق والعاق لوالديه (مستدرک حاکم كتاب البيوع جلد ۳حديث ۲۲۶،الترغيب ۳/۱۷۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی نے اپنے اوپر یہ بات لازم کرلی ہے کہ چارقسم کے لوگوں کو جنت میں داخل نہیں کریگااورنہ ہی ان کو جنت کی نعمتوں میں سے کسی نعمت کے چکھنے کا موقع نصیب کریگا(۱)شراب کا عادی (۲)سودخور(۳)یتیم کا مال ناحق کھانے والے (۴)ماں باپ کا نافرمان۔

آداب نبوی ﷺ ﴿ حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی رحمۃ اللہ علیہ ﴾

ان آداب کوخوب یادکرواورعمل میں لاؤ بچوں کویادکراؤان سے عمل کراؤ کھاتے پیتے اور سوتے اوراٹھتے بیٹھتے وقت اورہر موقع پران سے پوچھ کچھ کروکہ فلاں چیز پرعمل کیایا نہیں؟ وباللہ توفیق

یارب صل وسلم دائماابدا علی حبیبک خیرالخلق کلھم۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

﴿مجلس کے آداب﴾

فرمایا معلم انسانیت سرور کائنات ﷺ نے کہ:

مجالس امانت کے ساتھ ہیں یعنی مجلس میں جو باتیں سنیں ان کا دوسری جگہ نقل کرنا (جبکہ وہ مصلحت کے خلاف ہو) امانت داری کے خلاف ہے اور گناہ ہے۔ (ابوداؤد شریف) ﴿کسی کو اس جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھ جاؤ۔﴾ ﴿بیٹھنے والوں کو چاہیئے کہ آنے والے کو جگہ دینے کے لئے مجلس کشادہ کرلیں۔ (بخاری شریف) ☆ جب مجلس میں تین آدمی ہوں تو ایک کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں آہستہ سے باتیں نہ کریں کیونکہ اس سے تیسرے کو رنج ہوگا۔ (بخاری شریف) (کسی ایسی زبان میں باتیں کرنا جس کو تیسرا آدمی نہیں جانتا وہ بھی اسی حکم میں ہے)۔ ☆ کسی شخص کے لئے یہ حلال نہیں کہ دو شخصوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے بیٹھ جائے (ترمذی) ☆ جب کوئی مسلمان تمہارے پاس آجائے تو جگہ ہونے کے باوجود اس کے اکرام کے لئے ذرا سا کھسک جاؤ۔ (بیہقی شریف) ☆ ہر چیز کا سردار ہوتا ہے اور مجلسوں کی سردار وہ مجلس ہے جس میں قبلہ رو ہو کر بیٹھا جائے۔ (طبرانی شریف)۔

سلام کے آداب:

فرمایا سید الانبیاء ﷺ نے کہ ☆ اللہ جل شانہ سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو (دوسرے کا انتظار کئے بغیر خود) سلام میں پہل کرے۔ (بخاری شریف) ☆ اسلام کا بہترین کام یہ ہے کہ کھانا کھلاؤ اور ہر مسلمان کو سلام کرو۔ جان پہچان ہو یا نہ ہو۔ (بخاری شریف) ☆ بات کرنے سے پہلے سلام کیا جائے (ترمذی شریف) ☆ سوار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑی تعداد والی بڑی جماعت والوں کو چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ (بخاری شریف) ☆ یہود ونصاریٰ کو سلام نہ کرو۔ (ہندو سکھ یہود ونصاری اور مرزائی سب کا فرا سی حکم میں ہیں) ☆ جب ملاقات کے وقت اپنے بھائی کو سلام کرلیا اور (ذرا دیر کو) درمیان میں درخت یا پتھر یا دیوار آڑ ہوگئی پھر اسی وقت دوبارہ ملاقات ہوگئی تو دوبارہ سلام کرے۔ (ابوداؤد شریف) یعنی یہ نہ سوچے کہ ابھی آدھا منٹ ہی تو سلام کو ہوا ہے اتنی جلدی دوسرا سلام کیوں کروں۔

☆ جب کسی گھر میں داخل ہوتو وہاں کے لوگوں کو سلام کرو۔ ☆ جب وہاں سے جانے لگو ان سے سلام کے ساتھ رخصت ہوجاؤ (بیہقی شریف) جب تم اپنے گھر میں داخل ہوتو گھر والوں کو سلام کرو اس سے تمہارے اور گھر والوں کے لئے برکت ہوگی۔ (ترمذی) ☆ جب کوئی شخص کسی کا سلام لائے تو یوں جواب دو علیک وعلیہ السلام۔ (ابوداؤد شریف) ☆ مریض کی عیادت کی تکمیل یہ ہے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ دیا جائے۔ ☆ اور تمہارے آپس میں سلام کی تکمیل یہ ہے کہ مصافحہ کرلیا جائے۔ (مسند احمد شریف) جب دو مسلمان ملاقات کے وقت آپس میں مصافحہ کریں تو جدا ہونے سے پہلے ضرور ان کی بخشش کردی جاتی ہے۔ (ترمذی شریف)۔

چھینک اور جمائی کے آداب: فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے کہ:

☆ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیئے کہ الحمد للہ کہے۔ (بخاری شریف)

☆ اور الحمد للہ سننے والا جواب میں یرحمک اللہ کہے۔ (بخاری شریف) ☆ پھر چھینکنے والا يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہے۔ (بخاری شریف) ☆ ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ کو جب چھینک آتی تھی تو ہاتھ یا کپڑے سے چہرہ مبارک ڈھانک لیتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے اور چھینک کی آواز بلند نہ ہونے دیتے تھے۔(ترمذی) ☆اور فرمایا حضور اکرم ﷺ نے کہ جب تم کو جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ دو کیونکہ جمائی کے سبب منہ کھل جانے سے شیطان داخل ہو جاتا ہے۔(مسلم شریف)

سفر کے آداب

☆سفر کو روانہ ہوتے وقت چار رکعت نفل نماز پڑھ لینا چاہیئے۔(مجمع الزوائد)

☆ہمارے پیارے رسول سرور دوعالم ﷺ جمعرات کے دن سفر میں جانے کو پسند فرماتے تھے۔(بخاری شریف) ☆اور تنہاء سفر کرنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا۔

☆بلکہ اگر دو آدمی ساتھ ہوں تب بھی سفر کرنے سے منع فرمایا۔☆اور اس کی ترغیب دی کہ کم از کم تین آدمی ساتھ ہونا اچھا ہے(ابوداؤد شریف) ☆اور فرمایا کہ سفر میں جس کے پاس اپنی ضروریات سے فاضل کھانے پینے کی چیزیں ہوں تو ان لوگوں کا خیال کرے جن کے پاس اپنا توشہ نہ ہو۔

(مسلم شریف) ☆آپ ﷺ کی عادت شریفہ تھی کہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو چاشت کے وقت مدینہ میں داخل ہوتے اور پہلے مسجد میں جا کر دو رکعتیں پڑھتے پھر(کچھ دیر) لوگوں کی ملاقات کے لئے وہیں تشریف فرما رہتے۔

(بخاری شریف) ☆اور فرمایا کہ سفر میں اپنے ساتھیوں کا سردار وہ ہے جو ان کا خدمت گزار ہو۔

☆جو شخص خدمت میں آگے بڑھ گیا کسی عمل کے ذریعہ اس کے ساتھی اس سے آگے نہیں بڑھ سکیں گے ہاں اگر کوئی شہید ہو جائے تو وہ آگے بڑھ جائے گا۔(بیہقی شریف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طہارت کے آداب

☆بیت الخلاء میں جاؤ تو پیشاب کے مقام کو داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے بچاؤ اور بائیں ہاتھ سے استنجاء کرو (سلم شریف) ☆بڑا استنجا تین پتھروں (یا تین ڈھیلوں) سے کرو (مسلم) اس کے بعد پانی سے ہاتھ دھو۔ (ابن ماجہ شریف) ☆جب بیت الخلاء میں جاؤ تو قبلہ کو منہ کر کے نہ بیٹھو۔ (بخاری شریف) ☆جب پیشاب کرنے کا ارادہ کرو تو اس کے لیے (مناسب جگہ) تلاش کرو (ابوداؤد شریف) مثلاً پردہ کا دھیان کرو اور ہوا کے رخ پر نہ بیٹھو۔☆ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو پیشاب نہ کرو۔ (بخاری شریف) جیسے تلاب حوض وغیرہ۔ غسل خانہ میں پیشاب نہ کرو کیونکہ اس سے اکثر وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔ (ترمذی شریف) ☆کسی سوراخ میں پیشاب نہ کرو۔ (ابوداؤد شریف) ☆کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو۔ (ترمذی شریف) ☆پائخانہ کرتے ہوئے آپس میں باتیں نہ کرو۔ (مسند احمد شریف) ☆بسم اللہ کہہ کر بیت الخلاء میں داخل ہو کیونکہ بسم اللہ جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرم کی جگہوں کے درمیان آڑ ہے۔ (ترمذی شریف) ☆لید اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو۔ (ترمذی شریف)۔

مہمان اور میزبان کے متعلق آداب:

فرمایا معلم الخلاق علیہ السلام نے کہ: ☆جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ مہمان کی عزت کرے ☆مہمان کے لئے اچھے یعنی پر تکلف کھانے کا اہتمام ایک دن ایک رات ہونا چاہئیے۔☆اور مہمانی تین دن تک ہے اس کے بعد صدقہ ہوگا۔☆مہمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ وہ تنگ ہو جائے۔ (یہ بخاری شریف سے لیا گیا ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☆جس کی دعوت کی گئی اور اس نے قبول نہ کی تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔ اگر کوئی شرعی عذر ہو جو دعوت قبول کرنے سے مانع ہو تو ایسی صورت اس سے مستثنیٰ ہے۔ ☆اور جو شخص بغیر دعوت کے (کھانے کے لئے) داخل ہو گیا وہ چور بن کر اندر گیا اور لٹیرا بن کر نکلا۔ (ابوداؤد شریف) ☆حضور اقدس ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ (رخصت کرتے وقت) مہمان کے ساتھ گھر کے دروازہ تک نکلے۔

بعض وہ آداب جو عورتوں اور لڑکیوں کے لئے مخصوص ہیں۔

☆مردوں سے علیحدہ ہو کر چلیں۔ ☆راستوں کے درمیان سے نہ گزریں بلکہ کناروں پر چلیں۔ (ابوداؤد شریف) ☆چاندی کے زیور سے کام چلانا بہتر ہے بجنے والا زیور نہ پہنیں۔ (ابوداؤد شریف) ☆جو عورت شان و بڑائی ظاہر کرنے کے لئے سونے کا زیور پہنے گی اس کو اس کی وجہ سے عذاب ہوگا۔ (ابوداؤد شریف) ☆عورت کی خوشبو ایسی ہو جس کا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو نہ آئے یعنی بہت ہی معمولی خوشبو ہو۔ (ابوداؤد شریف) ☆باریک کپڑا نہ پہنیں۔ (ابوداؤد شریف) ☆اگر دوپٹہ باریک ہو تو اس کے نیچے موٹا کپڑا لگائیں۔ (ابوداؤد شریف) ☆جو عورتیں مردوں کی شکل وصورت اختیار کریں ان پر اللہ کی لعنت ہو۔ (بخاری شریف) ☆اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہرگز کوئی نامحرم کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور ہرگز کوئی عورت سفر نہ کرے مگر اس حال میں کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔ (بخاری شریف)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

متفرق آداب:

☆اکڑ اکڑ کر اتراتے ہوئے نہ چلو۔(قرآن شریف) ☆اللہ تعالیٰ کو صفائی ستھرائی پسند ہے لہٰذا گھروں سے باہر جو جگہیں خالی پڑی ہوئی ہیں ان کو صاف رکھا کرو۔(ترمذی شریف) ☆اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا جاندار کی تصویریں ہوں۔(بخاری شریف)

☆جب کسی کے گھر جاؤ تو پہلے اجازت لے لو پھر اندر جاؤ۔(بخاری شریف) ☆اور اجازت لیتے وقت دروازہ کے سامنے کھڑے نہ ہو بلکہ دائیں کھڑے ہو۔(ابوداؤد شریف) اپنی والدہ کے پاس جانا ہو تو تب بھی اجازت لے کر جاؤ۔(موطا امام مالک) ☆کسی کی چیز مذاق میں لے کر نہ چل دو۔(ترمذی شریف) ☆ننگی تلوار جب میان سے باہر ہو دوسرے شخص کے ہاتھ میں نہ دو۔(ترمذی شریف) ☆اسی طرح چاقو چھری وغیرہ کھلی ہو تو کسی کو نہ پکڑاؤ۔ اگر ایسا کرنا پڑے تو اس کے ہاتھ میں دستہ دو۔ پھل اپنے ہاتھ میں رکھو اور خود بھی احتیاط سے پکڑو۔ ☆زمانہ کو برا مت کہو کیونکہ اس کا الٹ پھیر اللہ ہی کے قبضہ میں ہے۔ (مسلم شریف) ☆ہوا کو برا مت کہو۔ بخار کو بُرا مت کہو۔(مسلم شریف) ☆جب شام کا وقت ہو جائے تو اپنے بچوں کو باہر نکلنے سے روک لو۔

☆اور بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کر دو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور بسم اللہ پڑھ کر مشکیزوں کے منہ تسموں سے باندھ دو اور اللہ کا نام لے کر یعنی بسم اللہ پڑھ کر اپنے برتنوں کو ڈھانک دو اگر ڈھانکنے کو کچھ بھی نہ ملے تو کم از کم برتن کے اوپر چوڑائی میں ایک لکڑی ہی رکھ دو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کھانے پینے کے آداب:

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دائیں ہاتھ سے کھایا اور پیا کرو۔ کیونکہ بائیں ہاتھ سے کھانا شیطان کا طریقہ ہے۔ کھانے کے ادب میں ایک ادب یہ بھی ہے کہ کھانے سے فراغت کے بعد انگلیاں چاٹ لیا کرو تم نہیں جانتے کہ کس انگلی یا کس نوالے میں برکت ہے اور یہ بھی کھانے کے آداب میں سے ہے کہ آدمی ٹیک لگا کر کھانا نہ کھائے۔ اس طرح اگر کچھ پاک صاف زمین پر گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا شیطان ہر وقت تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی موجود ہوتا ہے۔ اگر کسی کا کوئی نوالہ گر جائے تو اس کو صاف کر کے کھالے اس کو شیطان کے لئے ہرگز نہ چھوڑے۔

﴿بے پردگی کی تباہ کاریاں﴾

ادنیٰ سمجھ بوجھ رکھنے والوں پر بھی اب یہ بات مخفی نہیں رہی کہ کئی ممالک میں بے شمار عورتوں کی بے حجابی، عریانی، اجنبی مردوں کے سامنے آزادنہ حسن آرائی اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ زیبائش کی تن نمائی فیشن بن چکی ہے بلاشبہ یہ عظیم منکرات اور اعلانیہ بغاوت خداوندی ہے۔ اور بے حیائی وعریانیت سے جنم لینے والی بدکاری، بے غیرتی بے تحاشہ بگاڑ روز بروز اُٹھتے فواحش تعزیرات اور سزاؤں کی نزول کے اصل اور بنیادی محرک وعوامل ہیں۔ پس اے مومنو اللہ سے ڈرو اپنے نادان لوگوں کی گرفت کروا اپنی خواتین کو محرمات الٰہی سے باز رکھو انہیں پردہ ستر پوشی کا پابند کرو، قہر خداوندی سے ڈرو، اس کی ہولناک پکڑ سے بچو۔

چنانچہ نبی علیہ السلام کا یہ فرمان بسند صحیح منقول ہے کہ بے شک جب لوگ برائی کو دیکھیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اور اسے نہ روکیں تو عنقریب اللہ تعالیٰ ان سب کی اپنے عذاب کی لپیٹ میں گرفتار کریں گے۔

فرمان الٰہی ہے ''اے نبی علیہ السلام ! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمان خواتین کو کہہ دیجئے کہ اوپر لمبی چادر لٹکائے رکھیں کہ یہی ان کے نہ پہنچاننے کے لائق تر ہے پھر انہیں ایذا نہ ہو گی اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا نہایت رحم والا ہیں'' (احزاب:۵۹) اس آیت میں جلابیب کی جمع ہے یہ وہ کپڑا ہے جسے خاتون پردہ اور ستر پوشی کے لئے سر پر رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمان خواتین کو اپنے ظاہر ہونے والے بال چہرہ اور دیگر خوبصورت حصوں پر چادر لٹکانے کا حکم دیا ہے تا کہ ان کی پاکدامنی ظاہر ہو جائے اور نہ کسی پر فریفتہ ہوں اور نہ کسی کو اپنے دام عشق میں پھنسانے کا ذریعہ بنیں جس سے انہیں اذیت ہو۔

حضرت علی بن ابوطلحہ، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی ضرورت کے لئے اپنے گھروں سے نکلیں تو سروں کے اوپر سے بڑی چادروں کے ساتھ چہروں کو ڈھانپ لیا کریں اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں۔ حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عبیدہ سلمانی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کہ یہ عورتیں اپنے اوپر چادریں لٹکائے رکھنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے چادر سے اپنے چہرے اور سر کو ڈھانپ لیا اور بائیں آنکھ کو کھلا رکھا۔

ایمان کی تین عادتیں : حضرت یحیٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تیرے اندر ایمان کی تین عادتیں ہوں تو تیرا شمار محسنین میں ہوگا۔

(۱) اگر تو کسی کو نفع نہ پہنچا سکے تو نقصان بھی نہ پہنچانا (۲) اگر تو کسی کو خوش نہ کر سکے تو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رنجیدہ بھی نہ کرنا (۳) اگر تو کسی کی تعریف نہ کر سکے تو برائی بھی نہ کرنا۔

صبر کی تین علامات :

حضرت شاہ کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تین صفات صابر کو حاصل ہیں۔

(۱) ترک شکایات (۲) زمین جیسی تواضع وعاجزی (۳) آفتاب کی طرح کی شفقت

ایمان کی بنیادی تین چیزیں :

حضرت یحیٰ معاذ رازی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایمان کی بنیاد تین چیزوں پر ہے

(۱) خوف خدا جس کے ترک سے گناہ ہوتا ہے۔

(۲) رضاء الٰہی ۔۔۔۔ جس سے عبادت کرنے کو جی چاہتا ہے۔

(۳) محبت الٰہی جس سے رضاء حق حاصل ہوتی ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اعمال کا دارومدار تین باتوں پر ہے۔(۱) ذکر عادت ۔ لفظ ذکر زبان سے جس میں دل غافل ہوتا ہے۔(۲) ذکر طلب ثواب ذکر زبان سے ہو لیکن دل بھی حاضر ہو۔۔۔۔(۳) ذکر دل سے ہو مگر زبان خاموش ہو ۔۔۔۔ اس دل کی قدر اللہ پاک کے سواء دوسرا کوئی نہیں جانتا۔

تصورِ عرش پر ہے وقف سجدہ ہے جبیں میری
میرا اب پوچھنا کیا ہے فلک میراز میں مری
پذیرائی کے قابل کوئی طاعت ہے نہیں مری
نظر تیرے کرم پر ہے الہ العلمین مری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیرے در سے رہے وابستگی تا یوم دیں میری
ہو مسکن بھی یہیں میرا ہو تربت بھی یہیں میری
اگر اک تو نہیں میرا تو کوئی شئی نہیں میری
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
تسلی اب تو کر جاؤ بوقت واپسیں میری
دم آخر تو خوش ہو جائے یہ جان حزیں میری
ادھر تو در نہ کھولے گا ادھر میں در نہ چھوڑوں گا
حکومت اپنی اپنی ہے کہیں تیری کہیں میری

خالق کائنات نے حضرت انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے ان نعمتوں میں ایک بڑی نعمت اولاد ہے یہی وجہ ہے کہ خالق کائنات نے اولاد کو بطور نعمت ذکر کرتے ہوئے کہیں پر فرمایا،، اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ،، کہ مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی نعمت ہیں،، وَاَمْدَدْنَاكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ ،، ہمنے تمہاری مدد کی مال اور بیٹوں کے ذریعے۔

www.kitabosunnat.com

اولاد صرف جنت کے پھول اور گھر کی رونق ہی نہیں بلکہ صدقہ جاریہ اور باعث راحت وسکون بھی ہے یہی وجہ ہے حضرات انبیاء کرام قرآن مجید میں جابجا اللہ پاک سے اولاد صالح طلب کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصَّالِحِيْنَ ،، اے میرے رب مجھے نیک اولاد عطا فرمادے،، کہیں پر حضرت زکریا علیہ السلام یہ فرماتے ہوئے نظر آتے ہیں،، فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ،، تو مجھے اپنے پاس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وارث عطا کردے جو میرا اور ال یعقوب کا وارث ہو۔جس اولاد کو اللہ پاک کی نعمت اور انبیاء علیہم السلام کیلئے اللہ کا سہارا کہا جاتا ہے اگر اس کی صحیح تربیت نہ ہو تو یہ والدین کی زندگی اجیرن بنا دیتی ہے اور ان کے دن کا سکون اور رات کی نیند حرام کردیتی ہے۔

بعض اوقات والدین تنگ آ کر یہاں تک کہہ دیتے ہیں کاش تو نے جنم ہی نہ لیا ہوتا لیکن بددعا کرنے سے پہلے والدین یہ نہیں سوچتے ہے کہ اگر ان کی تربیت صحیح ہوتی تو آج یہ روز بد نہ دیکھنا پڑتا۔

حضرت امیہ بن صلت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے نافرمان بیٹے کو اپنی پدرانہ شفقت یاد دلاتے ہوئے بڑے عجیب انداز میں کہا تھا۔،، کان المطروق دونك بالذی ،،جب تم بیمار ہوتے تو یوں محسوس ہوتا گویا کہ تمہارے بجائے میں بیمار ہوں،،طرفت بہ دونی فعینی تھمل ،،اسوجہ سے میری آنکھوں سے آنسوں جاری ہوجاتے۔ فخاف الردی نفسی علیك وانھالتعلم ان الموت وقت موجل،،میرا دل تمہاری ھلاکت سے خوف زدہ تھا حالانکہ اسے معلوم ہے کہ موت مقرر وقت پر ہی آئے گی جیسے والدین کی محبتیں اور احسانات بے شمار ہیں اولا دان کے حقوق تب ادا کرے گی جب وہ پہلے خود اولاد کے حقوق ادا کریں گے۔

بچوں کا عالمی دن منا کر حقوق الاطفال کے چمپیئن بننے والے سن لیں نبی ﷺ کی تعلیمات میں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ بچوں کے حقوق اجاگر کئے ہیں اور عالم انسانیت کو بتلا دیا اور سکھا دیا گیا ہے کہ بچوں سے کیسے محبت کی جاتی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

طلاق

ازکتاب الطلاق قاری فیاض الرحمن علوی

تربیت اولاد کی اکثر کتب میں نکاح سے متعلق شریعت مطہرہ کی روشنی میں ھدایات تو ضرور پائی جاتی ہیں ۔لیکن اس اہم موضوع کی طرف شائد اس وجہ سے توجہ نہیں دی گئی کہ طلاق کوئی اچھا اور مستحسن کام نہیں ۔اللہ رب العزت کے ہاں جائز امور میں سے سب سے ناپسندیدہ کام طلاق ہے تاہم شادی شدہ جوڑوں کو طلاق کے مسائل سے ناواقفیت کیوجہ سے بے شمار پیچیدگیوں؛ مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے جبکہ بسا اوقات بیک وقت تین طلاق کے صریح الفاظ کہہ دینا یا طلاق میں کنایہ کے الفاظ کا استعمال کرلینا پشیمانی کا سبب بنتا ہے۔نتیجۃً بعض نوجوان بعد میں حیلے بہانے بنا کر مستقلا گناہ کی زندگی گزارتے ہیں یا علیحدگی کی صورت میں اولاد ذہنی پسماندگی اور اخلاقی پستی کی طرف چلی جاتی ہے اسلئے میں نے اس کی اہمیت کیوجہ سے اکثر وبشتر آنے والے چند اہم مسائل کو اس کتاب میں شامل کرنا ضروری سمجھا۔

یا د رہے کے شریعت مطہرہ نے جسطرح شوہر کے حقوق زوجہ پر واجب کیے ہیں اسیطرح بیوی کے حقوق خاوند پر واجب ہیں سورہ بقرہ اور سورہ طلاق میں واضح کیا گیا کہ اگر نباہ کی صورت ممکن نہ ہو اور شوہر اسے اپنی زوجیت میں رکھ کر اسکے حقوق ادا نہ کرسکتا ہو تو پھر شریفانہ طور پر اسکو چھوڑ دے ۔اگر وہ ایسا نہ کرے تو یہ صریح ظلم ہے اور شرعی احکامات کی خلاف ورزی ہے ۔اس سلسلہ میں قرآن اور سنت کی روشنی میں چند ھدایات ملاحظہ فرمائیں۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ .فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْتَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

طلاق دو ہیں پس قاعدہ ودستور کے مطابق روک لو یعنی رجوع کر لو یا شریفانہ طریقہ پر جدائی کر دو۔

اللہ نہ کرے کہ گھر میں ناچاقی اور جھگڑے کی نوبت آئے۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہو جائے اور یہ انسانی فطرت کا تقاضا بھی ہے اکثر بہو اور ساس اور نندوں میں شکوہ شکایت پیدا ہوتی ہے اگر بیوی شکایت کرے تو اسے برداشت کی تلقین کی جائے اور علیحدگی کا تقاضا کرنے کے وقت والدین اور بہن بھائیوں کو سمجھائیں اور اللہ کا خوف دلا کر۔ اور یہ سمجھائیں کہ اگر آپ لوگوں کی طرف سے زیادتی ہوگی تو کل اللہ کی طرف سے کہیں انتقام کی بھینٹ نہ چڑھ جائیں اسلئے کہ زندگی بھی گناہوں کی سزا دیتی ہے۔ نیز

﴿ ناؤ کاغذ کی کبھی چلتی نہیں ﴾

﴿ ٹہنی ظلم کی کبھی پھلتی نہیں ﴾

نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے اختلافات دین کو ایسے برباد کرتے ہیں جیسے استرے سے سر مونڈھ دیا جاتا ہے اور اگر کوئی شدید شکایت ہو تو آمنے سامنے بات کی جائے بعض دفعہ بیوی بھی خاوند سے اکیلے میں منہ بنا کر جھوٹ موٹ بول کر ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے اور اگر خاوند یہ سمجھے کہ حالات درست نہیں ہو رہے تو بیوی کو جدا رہائش دے اور والدین کی خود خدمت کرے یہی شریعت کا تقاضا ہے اس سب کے باوجود اگر میاں بیوی میں بات حد سے بڑھ جائے تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق خاندانی پنچایت مقرر کی جائے جو زیادتی والے کو نصیحت کرے اور صلح کرا دے۔ بصورت دیگر خاوند صرف ایک طلاق رجعی دے دے اور اس کے قریب نہ جائے اب ان کے پاس تین ماہ کا عرصہ ہے، اس میں ٹھنڈے دل سے سوچنے کے لئے دونوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

موقع مل جاتا ہے، اگر پشیمانی ہو تو مرد رجوع کرے اور گذشتہ کوتاہی کا تدارک کریں اور اگر فیصلہ طلاق ہی کا برقرار ہے تو عدت گزر جانے کے بعد جتنا عرصہ بھی گذر جائے پشیمانی کی صورت میں نکاح جدید نئے مہر سے کر سکتے ہیں لیکن عدت گزرنے کے بعد مرد کا اختیار ختم ہو جائے گا اور رجوع کی گنجائش باقی نہیں رہیگی ۔عورت کی مرضی کا اعتبار ہوگا۔ اسلئے کہ وہ اب نکاح کی قید سے آزاد ہے جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے اسکی مرضی کے بغیر زور زبردستی خاوند اسے مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ اس سے دوبارہ نکاح کرے اسلئے کہ عدت کے بعد ایک طلاق رجعی ۔طلاق بائنہ بن جاتی ہے البتہ عدت کے اندر طلاق رجعی کی صورت میں رجوع کر سکتا ہے چاہے طلاق رجعی ایک ہو یا دو عدت کے اندر رجوع کی صورت میں تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ۔

طلاق کنایہ : البتہ طلاق کنایہ سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اس میں رجوع تو ممکن نہیں البتہ دوبارہ نکاح نئے مہر سے دوران عدت یا بعد از عدت کر سکتے ہیں طلاق کنایہ اسے کہتے ہیں کہ طلاق کی نیت سے یا مذاکرہ طلاق میں خاوند بیوی کو صریح لفظ طلاق سے طلاق نہ دے بلکہ ایسے الفاظ استعمال کرے جن میں احتمال ہوں مثلاً تو مجھ سے جدا ہے تو مجھ پر حرام ہے وغیرہ ایسی صورت میں طلاق واقع ہونے کی دو صورت ہیں (۱) خاوند کی نیت طلاق کی ہو (۲) شوہر اور بیوی کے درمیان طلاق کی بحث چل رہی ہو۔

طلاق کے صریح الفاظ۔ عام مروج الفاظ تو فقط طلاق ہی ہیں جنہیں ماضی یا حال کے ساتھ استعمال کیا جائے مثلاً تو مجھ پر طلاق ہے ۔ میں نے تجھے طلاق دی یا میں تجھے طلاق دیتا ہوں ۔ البتہ بعض الفاظ سے بعض زبانوں میں طلاق صریح ہی مراد لی جاتی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے جیسے میں تمہیں پر خطی دیتا ہوں میں نے تمہیں آزاد کر دیا، وغیرہ، البتہ مستقبل کے الفاظ یعنی دونگا سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

عدالت: اگر میاں بیوی میں عدالت خلع وغیرہ کا فیصلہ کر دے تو یہ بھی طلاق بائنہ ہوتی ہے۔اس میں تجدید نکاح کی گنجائش رہتی ہے عدت کے اندر یا بعد میں نیا نکاح نئے مہر سے کر سکتے ہیں۔تاہم اس میں یہ ضروری ہے کہ عدالت شریعت کی مقرر کردہ شرائط وقیود کے مطابق فیصلہ کرے؛ جس کی پوری تفصیل مسئلہ نا جزہ میں مذکور ہے،

خلع: بیوی اپنا حق مہر خاوند کو چھوڑنے پر راضی ہو اور خاوند بھی راضی ہو اور ان میں جدائی پنچایت کرا دے یا عدالت، تو یہ بھی طلاق بائنہ ہے بعض دفعہ جج صاحب خاوند سے تین طلاق لکھوا دیتے ہیں۔ جو صحیح نہیں ہے فقط لفظ خلع دونوں کی رضامندی سے لکھنا چاہیے تا کہ آئندہ ان میں دوبارہ نکاح کرنے گنجائش باقی رہے۔

عدالت کا دائرہ اختیار: شرعی طور پر عدالت مجاز کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر وہ سمجھے کہ میاں بیوی میں نباہ مشکل ہے یا مرد اسکے حقوق شرعی ادا کرنے سے قاصر ہے یا مرد حقوق زوجیت ادا کرنے کے قابل نہیں یا مفقود الخبر ہے تو بیوی کی درخواست پر عدالت تنسیخ کا حکم صادر کر سکتی ہے (نوٹ) اگر مرد کی بیماری عورت کو پہلے سے معلوم تھی اور اس نے اسے قبول کیا۔ یا شادی کے بعد معلوم ہوئی اور اس نے قبول کر لیا۔

تو وہ تنسیخ نہیں کرا سکتی البتہ خلع لے سکتی ہے اور شوہر کا حق زوجیت ادا نہ کرنا جوان عورت زیادہ عرصہ برداشت نہیں کر سکے گی نیز یہ کہ خاوند بھی تمام عمر اس پر شکوک وشبہات میں مبتلا رہے گا تیسرے یہ کہ بعض غلط کار لوگوں پر یہ کیفیت واضح ہو جائے گی تو وہ عورت کو برائی کی طرف راغب کرنے کی کوشش کریں گے اسلئے بعض دوسرے حقوق میں کوتاہی تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

برداشت کی جا سکتی ہے لیکن اس حق میں نہیں حالات کے تناظر میں چشم پوشی مشکل ہے۔ البتہ عدالت مرد کو علاج کیلئے وقت دے سکتی ہے۔مزید تفصیل فقہ کی کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔۔شوہر حق زوجیت ادا کرتا رہا ہو اور اچانک

کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ مرد اس حق کے ادا کرنے سے قاصر ہو جائے بڑھاپے کیوجہ سے یا کسی بیماری کی وجہ کی سے تو عورت علیحٰد اختیار نہیں کر سکتی اگر وہ چاہے تو خلع لے سکتی ہے۔مزید تفصیل فقہ کی کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔

عدالت اور خلع: بعض ناسمجھ وکلا تنسیخ کے بجائے خلع کا مقدمہ دائر کرتے ہیں اور مرد حاضر نہیں ہوتا یا وہ خلع پر راضی نہیں ہوتا اور عدالت کی کوتاہی یہ ہوتی ہے کہ وہ خلع کی ڈگری دے دیتی ہے ایسی صورت میں شرعاً عورت کسی جگہ نکاح نہیں کر سکتی اسلئے کہ خلع مرد اور عورت کے مابین باہمی معاہدہ ہوتا ہے۔

شوھر کی کوتاھی : اکثر خاوند تنسیخ نکاح کے مقدمہ میں بھی حاضر نہیں ہوتے اور تنسیخ کی ڈگری کے بعد جب اجراء ڈگری پر گرفتاری کا آرڈر ہوتا ہے تو مرد شدید مشکلات میں مبتلا ہوتا ہے۔

(نوٹ) کسی بھی ماتحت عدالت کے تنسیخ کے فیصلہ کو اوپر کی عدالت مین چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔البتہ مہر وغیرہ سے متعلق اپیل ہو سکتی ہے۔

طلاق ثلاثہ مغلظہ : تین طلاق بیک وقت اور ایک ہی لفظ سے ایک ہی مجلس میں حیض نفاس میں حمل کی حالت میں غصہ میں یا نشہ کی حالت میں واقع ہو جاتی ہیں اور رجوع یا تجدید نکاح کا حق نہیں رہتا البتہ ایک ہی لفظ سے تین طلاق واقع کرنا شرعاً پسندیدہ نہیں کیونکہ اس سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں گناہ بھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

البتہ امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک گناہ نہیں امام مالکؒ کے نزدیک ایک طلاق ہی کافی ہے اشد ضرورت کے وقت طہر (پاکی) میں ایک طلاق دیکر عدت گزرنے کا انتظار کرے۔

اگر عدت میں رجوع نہ کرے تو عورت خود بخود فارغ ہوجاتی ہے مزید طلاقوں کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

تین طلاقیں چاروں اماموں کے نزدیک واقع ہوجاتی ہیں:۔سیدنا عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں تمام صحابہ کرام کا اسپر اجماع ہوچکا ہے کہ تین طلاق کے بعد عورت آزاد ہوجاتی ہے سوائے شرعی حلالہ کے دوبارہ نکاح نہیں ہوسکتا۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور دیگر صحابہ کرام کے فتوے اسپر موجود ہیں بعض لوگوں کا کہنا کہ یہ عمر فاروقؓ کا انتظامی حکم تھا۔

یہ ان کی غلط فہمی ہے نبی ﷺ کا فرمان ہے عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّتِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ۔

لازم پکڑو میری سنت کو اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو جو کہ ھدایت یافتہ ہیں مزید تحقیق کیلئے میری تالیف کتاب الطلاق کا مطالعہ فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عملیات وتعویذات اور اس کے شرعی احکام

ازافادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہ

عملیات وتعویذات شریعت کی روشنی میں

امراض وپریشانیاں دور کرنے کے تین طریقے

امراض وپریشانیاں دور ہونے کی کل تین تدبیریں ہیں۔ دوا، دُعا، تعویذ پہلی دوتو ضرور کرو، دوا، دُعا، اور تیسری کبھی کبھی بعض امراض میں کرلوتو مضائقہ نہیں۔

یہ نہ کرو کہ دوااور تعویذ پر اکتفا کرلو اور دعا کو بالکل چھوڑ دو۔ جس طرح بیماری کا علاج دوا، دارو سے ہوتا ہے اسی طرح بعض موقع پر جھاڑ پھونک سے بھی فائدہ ہوجاتا ہے۔

الغرض اصل کام تو یہ ہے کہ صبر واستقلال کے ساتھ دوا اور دعا کرو۔ اور کبھی کبھی جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے جو حدود شریعت کے اندر ہوں کرلو۔ کوئی مضائقہ نہیں۔

جھاڑپھونک احادیث کی روشنی میں

شفاء امراض کے وہ عملیات جو احادیث پاک میں وارد ہیں۔

اسمائے الٰہیہ اور ادعیہ ماثورہ (یعنی وہ دعائیں جو حضور ﷺ سے منقول ہیں ان) سے جھاڑ پھونک بھی جائز ہے۔ عام امراض کے واسطے (حدیث میں) یہ علاج وارد ہے۔

مریض پر داہنا ہاتھ پھیرا جائے اور یہ پڑھے۔

اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ ھُوَ الشَّافِی لَاشِفَاءَ اِلَّاشِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا (بخاری ومسلم)

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دم کرنا۔ (مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکلیف کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر یہ دعاء پڑھنا مسلم شریف کی روایت میں آیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہ تین بار اور اَعُوْذُ بِعِزَّ اللّٰہ وَقُدْرَتِہٖ من شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔(مسلم)

یہ دعاء بھی مسلم شریف کی روایت میں آئی ہے۔یعنی پڑھ کر دم کرے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْعَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ للّٰہِ اَرْقِیْکَ (مسلم)

یہ دعاء بھی ابوداود اور ترمذی میں آئی ہے۔

اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیْکَ ۔سات مرتبہ۔

بخار اور دوسرے امراض کے لئے یہ دعاء ترمذی شریف میں ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرقٍ نِعَارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّار (ترمذی)

بخار کے لیے یہ آیت بھی لکھی جاتی ہے۔

قُلْنَا یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلاَ مًا عَلٰی اِبْرَاھِیْم.

اور جاڑا بخار (ملیریا) کے لیے یہ آیت: بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرِھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْم. (**نوٹ : غیر محرم پر ہاتھ رکھ کر دم کرنا جائز نہیں**)

اگر تعویذ میں کوئی آیت لکھنا ہو تو باوضو لکھنا چاہیئے۔

اور دوسرا بھی باوضو ہاتھ میں لے۔

البتہ جس کاغذ پر وہ آیت لکھی ہے اگر وہ دوسرے کاغذ میں لپیٹ دیا جائے تو بے وضو اس کو ہاتھ میں لینا درست ہے۔

اسی طرح اگر طشتری (پلیٹ) وغیرہ میں آیت لکھی جائے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہر قسم کی بیماری اور بلا سے حفاظت کے لئے بعض دعاؤں کی برکت ہے کہ بیماری لگنے اور بلا پہنچنے کا خوف نہیں رہتا۔ (چنانچہ) حضرت عمر اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی غم یا مرض میں مبتلا شخص کو دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی عَافَانِیْ مِمَّا ابتلاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً۔ سو وہ بیماری ہرگز اس شخص کو نہ پہنچے گی خواہ کیسی ہی ہو ترمذی جزاء الاعمال ۳۴

سحر جادو وغیرہ سے حفاظت کی اہم دعاء

بعض دعائیں ایسی ہیں کہ سحر (جادو) وغیرہ کے اثر سے محفوظ رکھتی ہیں۔

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چند کلمات کو اگر میں نہ پڑھتا تو یہود (سحر و جادو سے) مجھ کو گدھا بنا دیتے۔

کسی نے پوچھا وہ کلمات کیا ہیں انہوں نے یہ بتلائے۔ اَعُوْذُ بِوَجْہِ العَظِیْمِ الَّذِی لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْہُ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِأَسْمَاءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی مَاعَلِمْتُ مِنْھَا وَمَالَمْ اَعْلَمُ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ وَذَرَاَوَبَرَاَ (روایت کیا اس کو مالک نے جزو الاعمال) یہ دعاء کم از کم صبح و شام پابندی سے تین تین مرتبہ پڑھ کر دم کر لیا کریں انشاءاللہ مکمل حفاظت رہے گی۔ قضاء حاجات کے لیے صلوۃ الحاجہ اور اس کا طریقہ حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو کسی قسم کی حاجت ہو اللہ تعالیٰ سے یا کسی آدمی سے اس کو چاہیئے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے مثلاً سورہ فاتحہ پڑھے۔ اور نبی ﷺ پر درود شریف یا پھر یہ دعا پڑھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ. سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلاَّ غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلاَّ فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى اِلاَّ قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

سوال :۔ قرآن شریف ، یادرود شریف یا ذکر فراخی رزق یا قضارحاجت کے لیے پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب :۔ درست ہے جیسا کہ حدیث میں سورہ واقعہ کی یہی خاصیت وراد ہوئی ہے جو جواز کی صریح دلیل ہے۔

مسجد میں بیٹھ کر عملیات کرنیکا شرعی حکم عملیات میں ایک بات قابل لحاظ یہ ہے کہ جو عملیات دنیا کے واسطے ہوتے ہیں وہ موجب ثواب نہیں ہوتے ہیں (یعنی ان کے کرنے میں ثواب نہیں ملتا) ان میں ثواب کا اعتقاد رکھنا بدعت ہے۔ ایسے عملیات مسجد میں نہ کیے جائیں۔

سوال :۔ عملیات وتعویذات کرنا افضل ہے یا نہ کرنا افضل ہے عملیات وتعویذات نہ کرنیکی فضیلت۔

جواب : حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے اور بدشگونی نہیں لیتے ، اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔ مراد ہے کہ جو جھاڑ پھونک ممنوع ہے وہ نہیں کرتے۔

اور بعض نے کہا ہے کہ افضل یہی ہے کہ جھاڑ پھونک بالکل نہ کرے۔ اور بدشگونی یہ کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مثلاً چھینکنے کو یا کسی جانور کے سامنے سے نکل جانے کو منحوس سمجھ کر وسوسہ میں مبتلا ہو جائیں۔

موثر حقیقی تو اللہ تعالیٰ ہیں اس قدر وسوسہ نہ کرنا چاہئے۔ فال کھولنا یا کسی عمل کے ذریعہ غیب یا آئندہ کی خبریں معلوم کرنا اور اس پر یقین رکھنا درست نہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عراف

(یعنی غیب کی خفیہ باتیں بتانے والے) کے پاس آیا اور اس سے کچھ پوچھا ایسے شخص کی چالیس روز تک نماز قبول نہ کی جائے گی۔

سورہ نون والقلم کی آخری آیت نظر کیلئے دم کریں اول آخر درود شریف تین دفعہ پڑھیں۔ وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ. وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ. ہر بیماری کا علاج حدیث میں ہے فِيْ فاتحة الكتاب شفاء من كل داء سورۃ فاتحہ میں ہر بیماری کی شفا ہے بیمار کو دم کریں اور پانی پر پھونک کر پلائیں۔

جنات بھوت پریت۔ جادو۔ ٹونا کے وہم سے بچوں کو بچائیں۔ خواتین اور بچیوں کو عاملوں کے پاس محرم کے بغیر نہ چھوڑیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جنات کے بارے میں میرا پچاس سالہ مشاہدہ

فیاض الرحمٰن علوی

نوٹ :80 فیصد ۔ بیماریاں ۔ مرگی ۔ ہسٹریا ۔ لیکوریا ۔ ڈپریشن پاگل پنا وہم وغیرہ یا عورتوں کا مکروفریب ۔ نفسیاتی بیماریاں ۔ حتیٰ کہ پچاس ساٹھ سالہ عورتوں ، کا مکروفریب بچوں کا تعلیم سے بھاگنا ۔ ماں باپ کی استادوں کی مار پیٹ ۔ جوان بچیوں کے غلط تعلق قائم ہو جانا ۔ شادی کے بعد مرد کی ناکامی پسند کی جگہ والدین کا رشتہ منظور نہ کرنا ۔ عامل ان کو جنات بناتے ہیں ۔ بعض دفعہ سمجھانے سے مریض درست ہو جاتا ہے ۔ بعض دفعہ مار پیٹ سے کام لینا پڑتا ہے ۔

پڑھے لکھے شہروں کے لوگ مان جاتے ہیں ان پڑھ دیہاتی قبائلی سخت جان ہوتے ہیں عامل جھوٹ بول بول کر تھک جاتے ہیں کبھی کہتے ہیں جنات بچے ہیں گونگے ہیں ۔ بولتے نہیں یہ حقیقت ہے اکثریت کی جو لوگ پچاس سال سے میرے پاس آئے ۔ یا درکھیں غیب کا علم صرف اللہ رب العزت کو ہے ۔

مستقبل کی خبریں یہ رشتہ کامیاب ہوگا یا نہیں ۔ کوئی نہیں جانتا ۔ جنات بھی غیب نہیں جانتے جو لوگ کہتے ہیں ہم جنات کے ذریعہ تعویزات نکالتے ہیں ۔ سب دھوکا بازیاں ہیں بعض مریضوں کو ہسپتال میں داخل کرایا وہ ٹھیک ہو گئے ۔

بعض کو جاہل خواتین نے یا عاملوں نے علاج نہیں کرنے دیا وہ مر گئے ۔ جو عملیات احادیث مبارکہ میں ہیں وہ خود کریں ۔ یا کسی بزرگ سے دعا ۔ اور دم کروائیں دکان داروں سے خود بھی بچیں اور اولاد کو متعلقین کو بھی بچائیں جوان خواتین بچیوں کو جاہل عاملوں سے بچائیں ۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مختصر استخارہ :۔ کسی کو مشورہ دینا ہو یا خود کسی معاملہ میں فوری فیصلہ کرنا ہو تو استخارہ کر لیں۔ حدیث میں اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ ۔ پڑھ کر اللہ رب العزت کی طرف متوجہ ہوں۔ جو دل میں آجائے اس پر عمل کریں۔ چند مریضوں کے واقعات عبرت کے لئے لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں

کہ سلطانی بھی عیاری ہے درویشی بھی عیاری اقبالؒ

ریڑی پر ایک غریب سبزی فروش کی بیٹی رشید گڑھی رات کو فالج ہوا۔ صبح حیات آباد کمپلیکس میں داخل کی چند دنوں میں ٹھیک ہونے لگی۔ جاہل خواتین نے کہا۔ اس کے ساتھ جنات ہیں اسکو اصحاب بابا زیارت میں لے جائیں وہاں سے نکالی اور جنات کے جاہل عاملوں کے پاس پھرانا شروع کر دیا میرے بیٹے قاری ضیاء الرحمٰن نے کہا اسکے ساتھ جا کر اسکی بیٹی کو دیکھ لیں۔ میں نے اپنی گاڑی میں بٹھایا۔ ان کے گھر گیا چودہ پندرہ سالہ لڑکی بستر پر پڑی تھی نبضیں ڈھوب رہی تھیں میں نے کہا فوراً میری گاڑی میں ڈالیں ہسپتال پہنچاؤں خرچ میں خود کروں گا انہوں نے کہا ایک عامل صاحب آتے ہیں اور روزانہ جنات کو جلاتے ہیں۔ پیچھے سے مزید آجاتے ہے۔ میرے لاکھ سمجھانے پر وہ نہ مانے اگلے دن صبح دس بجے وہ فوت ہوگی۔

سرسام کی مریضہ افغانی

ہفتہ قبل اسکی شادی ہوئی۔ میرے پاس اسے لائے کہ اسکے ساتھ جنات ہیں۔ میں نے دیکھا تو اسکے سر میں بہت تکلیف تھی سر اٹھا نہیں سکتی تھی مجھے سرسام کی بیماری نظر آئی ان کو سمجھایا کہ جنات نہیں ہیں اسکو فوراً ہسپتال داخل کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ہسپتال میں کچھ بہتر ہونے لگی۔لیکن خواتین نے اسکو کہا۔یہ جنات کا کیس ہے اسے اصحاب بابا زیارت پر لے جاؤ۔ان کے بہکاوے میں آکر ہسپتال سے نکالا اور پھر جنات کے عاملوں سے علاج کراتے رہے۔ایک دن سیڑھیوں سے اٹھا کر میرے پاس لائے اسکی حالت بگڑ چکی تھی۔

میں نے لاکھ سمجھایا کہ جنات نہیں اسکو آج ہسپتال داخل کریں۔مگر عاملوں نے اس پر جنات حاضر کر کر کے انکے دماغ میں جنات ڈالے ہوئے تھے ایک ہفتہ بعد گلاب خانہ نمکمنڈی سے اسکا جنازہ اٹھا۔مجھے انتہائی افسوس ہوا۔

جنات کا عامل بھیابجلیوں والا جھانگیر پورہ

حاجی محمد شفیق نور سنز قصہ خوانی کا ایک بچہ ماں کے پیٹ میں سرسام ہوا۔ایک دن مجھے دکھایا میں نے حاجی صاحب کو سمجھایا کہ اسکا جسم تو بڑھ رہا ہے مگر دماغ نہیں۔لہٰذا اسکو نہ چھیڑیں اسکا کوئی علاج نہیں۔وہ مشہور عامل بھیا بجلیوں والا کو لے کر آئے۔وہ جنات کا عمل کرتا رہا اور بچے کے ہاتھ پر کپڑا ڈال کر اسکی انگلیوں اور ہاتھ کو دباتا۔بچہ تڑپتا۔ بالآخر بھیا نے حاجی صاحب سے کہا کہ میں اسکی ماں پر جنات حاضر کر کے علاج کروں گا۔حاجی صاحب نے مجھ سے مشورہ کیا تو میں نے کہا یہ جھوٹا ہے۔بچے کے ہاتھ کو دیکھیں کہیں دباتا ہوگا۔اسلئے بچہ تڑپتا ہے حاجی صاحب نے جب بچہ کا ہاتھ دیکھا تو سوجا ہوا تھا۔بھیا بہت کچھ وصول کر چکا تھا۔مشکل سے حاجی صاحب نے اس سے جان چھڑائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حاجی عبدالجلیل قمر ٹریڈنگ کا منشی معدہ کا مریض

بھیا بجلیوں والا نے اسکو کہا کہ تمہارے ساتھ جنات ہیں

چنانچہ اسکو ستون سے باندھا اور عمل شروع کیا۔ اسکو کہا بتاؤ کتنے جنات ہو۔ ہندو ہو کہ مسلمان منشی صاحب نے کہا میرے ساتھ کچھ نہیں۔ اسکو مارنا شروع کیا۔ اب جان چھڑانے کیلئے منشی صاحب نے کہا ہم اتنے جنات ہیں بھیا صاحب نے کہا تمہاری بیوی کے ساتھ بھی ہیں اسپر بھی حاضر کروں گا۔ منشی صاحب جب دروازہ سے نکلے تو عامل صاحب کو خوب گالیاں دیں۔

مرگی کے اکثر مریض عاملوں کے ہاتھ سے خراب ہوئے اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا فرمائیں اور وہم پرستی کے مرض سے نکالیں۔

﴿ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾

﴿تمت بعون اللّٰه وبفضله وكرمه وصلى الله على النبى الأمى واله وصحبه وازواجه وذرياته واتباعه اجمعين وارحمنا معهم برحمتك﴾

﴿يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾

استاذ القراء قاری

فیاض الرحمٰن علوی مرکزی دار القرآ پشاور سابق ممبر قومی اسمبلی پاکستان

بروز بدھ 24 دسمبر 2013ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

ہماری دیگر مطبوعات

مکتبہ علویہ نمکمنڈی پشاور

مرکزی دار القراء جامع مسجد مدنی نمکمنڈی پشاور

فون: 091-2210650

تجوید وقراءت کے دروس کے لئے مدرسہ کی ویب سائٹ وزٹ کریں۔

www.darulqurra.edu.pk

ندیم ٹریڈ سنٹر محلہ جنگی پشاور
0333-9173398
0300-9187770